مرآۃ النساء

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ
مولانا محمد صادق سیالکوٹی
رحمہ اللہ تعالیٰ

نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا تمام متاع ہے، اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیک بخت ہے۔"

خروش آموز بلبل ہو گرہ غنچے کی وا کر دے
کہ تو اس گلستاں کے واسطے بادِ بہاری ہے

مِرآۃُ النِّسَاء

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں دورِ جاہلیت کی عورت کی حالتِ زار بیان کر کے اسلام میں اس کے اعزاز و اکرام اور عزت و رفعت کا منظر دکھایا گیا ہے اور پھر اسلام کے وہ تقاضے بیان کئے گئے ہیں جو اس نے مسلمان و فا شعار عورت پر عاید کئے ہیں اور جن کا پورا کرنا سکولوں کالجوں کی لڑکیوں اور تمام مسلمان عورتوں پر فرض ہے

تالیف

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی مدظلہ العالی

ناشر: نعمانی کتب خانہ۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

کتابت: محمد سعید قطبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ——— مرآۃ النساء

نام مصنف ——— مولانا محمد صادق سیالکوٹی

صفحات ——— ۴۰۰

تاریخ اشاعت ——— جون ۱۹۸۶ء

ناشر ——— نعمانی کتب خانہ، لاہور

قیمت، 66

ملنے کا پتہ

(۱) نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

(۲) محمدی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

(۳) مکتبہ نعمانیہ اردو بازار، گوجرانوالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہ باید مرد را طبعِ بلندے مشربِ نابے
دلِ گرمے، نگاہِ پاک بینے جانِ بیتابے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ بے پردہ ہے افشاں سے جبیں تابندہ ہے
قوم کی بیٹی سے رُوحِ فاطمہؓ شرمندہ ہے

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوشِ شبیرے بگیری

نئی تہذیب میں دقت زیادہ تو نہیں ہوتی
مذاہب باقی رہتے ہیں فقط ایمان جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوار از مہجوریِ قرآں شُدی
شکوہ سنجِ گردشِ دَوراں شُدی
اے چو شبنم بر زمیں افتندۂ
در بغل داری کتابِ زندۂ

نوعِ انساں را پیامِ آخریں!
حاملِ اُو رحمۃ للعالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو قالب و یک جان

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ (پ۲ ع۷)

عورتیں لباس ہیں واسطے تمہارے (اے مردو!) اور تم لباس ہو واسطے عورتوں کے۔"

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
بُوئے پیرہن	۱۷
اسلام نے عورت کو فرشِ ذلت سے اُٹھا کر تختِ عزت پر بٹھا دیا	۲۲
عورت کی مختلف حیثیتیں	۲۴
عورت	۳۰
دنیا کی بہتر متاع	۳۲
عورت مرد کیلئے نصف دین ہے	۳۳
جوان آدمی کی زندگی	۳۴
نکاح نظر کو ڈھانکتا اور ستر کی حفاظت کرتا ہے	۳۵
نکاح اور اس کے متعلقات	۳۶
نکاح عبادت ہے	۳۷
نکاح کس طرح منعقد ہوتا ہے	۳۷
عائلی زندگی	۳۸
عورت کے لیے خاوند دین دار	
اور خوش خلق ہو	۳۹
بہت جننے والی عورت کی تعریف	۴۰
صرف ایک یا دو بیٹے	۴۱
لوحِ محفوظ ان کے آگے ہے؟	۴۱
خاندانی منصوبہ بندی کا نتیجہ	۴۲
اولاد کو قتل نہ کرو	۴۲
چین کی آبادی	۴۲
برتھ کنٹرول	۴۳
نکاح سے بہت محبت پیدا ہوتی ہے	۴۵
نکاح بڑی پاکیزگی ہے	۴۶
نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں	۴۷
نیک بیوی کی خوبیاں	۴۷
مرد کا اجنبیہ عورت کے ساتھ تخلیہ	۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
عورت کا بھید مرد کے پاس امانت ہے	۴۹
ہیجڑے گھروں میں نہ آنے پائیں	۵۰
جب مرد عورت کو بلائے	۵۱
تم میں بہترین کون ہے	۵۲
تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی	۵۳
عورتوں کے حق میں حسنِ سلوک کا حکم	۵۴
عورت کو بدراہ کرنے والا شخص	۵۵
بہشتی عورت کی پہچان	۵۶
جس عورت پر خاوند راضی ہو	۵۷
سوکن کو جلانے کے لیے جھوٹ بولنا	۵۷
خاوند عورت سے بُغض نہ رکھے	۵۸
میاں بیوی میں خوش طبعی کی مثال	۵۹
حضرت عائشہ کا حضورؐ کے ساتھ دوڑنا	۶۱
خاوند کی اطاعت کا سخت حکم	۶۲
دس عورتوں والا خاوند	۶۲
عورتیں عبادت میں مردوں کے ساتھ شریک ہیں	۶۳
فردوس مکانی ذکور وا ناث	۶۵
صفات خاصہ کی پہلی قسم	۶۶
صفات خاصہ کی دوسری قسم	۶۶
اسلام اور ایمان میں تفاوت	۶۷
صفات خاصہ کی تیسری قسم	۶۹
صفات خاصہ کی چوتھی قسم	۷۰
صفات خاصہ کی پانچویں قسم	۷۲
صفات خاصہ کی چھٹی قسم	۷۳
صفات خاصہ کی ساتویں قسم	۷۴
صفات خاصہ کی آٹھویں قسم	۷۵
صفات خاصہ کی نانویں قسم	۷۵
صفات خاصہ کی دسویں قسم	۷۷
ذکر الٰہی جہاد سے افضل ہے	۷۸
اللہ کا بندے کے ساتھ ہونا	۷۹
ذکر سے نجاتِ عذاب	۸۰
ذکر سونے چاندی کے خزانوں سے افضل ہے	۸۰
ہر ہر مجلس میں ذکر کرو	۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
باغ بہشت کے میوے	۸۲
زبان تیری تر رہے	۸۳
اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے	۸۴
اللہ تعالیٰ کے ذکر کا بیان	۸۴
عورتوں اور مردوں کے اذکار	۸۹
افضل ذِکر	۸۹
آسمانوں اور زمین سے وزن میں بھاری	۸۹
دوسرا ذکر	۹۱
تیسرا ذکر	۹۲
چوتھا ذکر	۹۲
مومنہ عورت کی منزل چرخِ نیلی فام سے پرے ہے	۹۳
حضرت آسیہؓ کا آوازۂ حق	۹۳
حضرت مریم عفیفہ	۹۷
نامحرم کو دیکھنا	۹۸
بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا	۹۹
جوان لڑکے کی شادی کر دیں	۱۰۰
بچے کا نام رکھنا	۱۰۱
بُرے نام بدل دینے چاہئیں	۱۰۱

عنوان	صفحہ
مخطوبہ کو دیکھنا	۱۰۵
بڑی برکت والا نکاح	۱۰۶
عورتوں کے فِتنہ سے بچو	۱۰۶
مُردار دُنیا	۱۰۷
بنی اسرائیل میں عورتوں کا اوّل فِتنہ	۱۰۹
بلعم باعور کا فِتنہ زا حیلہ	۱۱۰
عورت ستر ہے	۱۱۲
مرد مرد کا اور عورت عورت کا ستر نہ دیکھے	۱۱۵
شرم و حیا کی معراج	۱۱۶
بچو تم ننگا ہونے سے	۱۱۶
اللہ تعالیٰ سے حیا کرو	۱۱۷
جب کوئی غیر عورت خوش لگے	۱۱۸
خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرنا	۱۲۰
خوشبو لگا کر مسجد میں نہ آئیں	۱۲۱
جوان لڑکی کی شادی کر دو	۱۲۳
شادی پر دَف بجانے کا مسئلہ	۱۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے	١٢٨
فحش اور گندے اشعار	١٣١
آلات موسیقی	١٣٢
تعزیت میں صبر دلانے کا درجہ	١٣٢
بچے کے کان میں اذان اور اقامت	١٣٣
بچے کی تحنیک یعنی گھٹی	١٣٤
بچے کو دودھ پلانا	١٣٤
بچے کا عقیقہ کرنا	١٣٥
بچے کا ختنہ کرنا	١٣٨
ختنہ مسلمان ہونے کی پکی نشانی ہے	١٣٩
ختنہ کی نشانی سے ایک آریہ لاجواب ہوگیا	١٣٩
کھانا کھانے کا طریقہ	١٤١
دائیں ہاتھ سے کھائیں پئیں	١٤٢
بسم اللہ پڑھ کر کھایا کریں	١٤٢
ہاتھ دھو کر کھانا کھائیں	١٤٣
پلیٹ صاف کریں	١٤٤
کھانا جوتی اتار کر کھاؤ	١٤٤

عنوان	صفحہ
چار پایوں کی طرح نہ کھائیں	١٤٦
رات کو ہاتھ دھو کر سویا کریں	١٤٧
کھانا اتنا کھائیں کہ سانس لینے کی گنجائش رہے	١٤٧
مومن کم کھاتا ہے	١٤٨
بہترین لاون نمک ہے	١٥٠
برتن صاف کر کے اس کی دعا لیں	١٥٠
کھانا سخت گرم نہ کھائیں	١٥١
حسن اخلاق اور ادب کا بیان	١٥٢
کلام سے قبل سلام کرے	١٥٣
سوار پیدل پر سلام کرے	١٥٣
سلام کرنے میں عار نہ کریں	١٥٤
مصافحہ کرنے کا اجر	١٥٥
قہقہہ نہ لگائیں	١٥٥
منہ اور دانت صاف رکھیں	١٥٦
جمائی کے وقت ہاتھ منہ پر رکھیں	١٥٦
چھینک آئے تو الحمد للہ کہے	١٥٧
جو چپ رہا وہ نجات پا گیا	١٥٧
گالی گلوچ اور جھوٹ سے بچیں	١٥٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
غیر اللہ کی قسم کھانی	۱۵۹
رسول ﷺ رحمت بہشت کی ضمانت دیتے ہیں	۱۶۰
عورتیں مردوں کا بھیس نہ بدلیں	۱۶۱
مجالس کی باتیں امانت ہیں	۱۶۱
برائی کے بعد نیکی کرو	۱۶۲
اچھے خلق کا وزن سب سے بھاری ہوتا ہے	۱۶۳
اتارو لوگوں کو ان کے مرتبے میں	۱۶۳
نِکاح کرنا ضروری ہے	۱۶۴
جوانو! نِکاح کرو	۱۶۵
چار آدمیوں پر لعنت	۱۶۶
یہ عورت مرد بھی ملعون ہیں	۱۶۷
میاں بیوی کو آپس میں اچھا برتاؤ کرنا چاہیئے	۱۶۸
خاوند کو دُکھ نہ دو	۱۶۸
عورتوں سے نیک سلوک کرو	۱۶۹
عورتوں کے حق میں وصیّت خیر الوریٰ ﷺ	۱۷۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بردباری	۱۷۲
علم کی فضیلت اور اس کے حاصل کرنے کی اہمیت	۱۷۳
بغیر علم کے عمل نہیں ہو سکتا	۱۷۴
حافظ صاحب نے جیب کتر لی	۱۷۶
علم کے فضائل	۱۷۸
بعض مولویوں کی مخادعت	۱۷۸
فضیلتِ علم کا روشن چراغ	۱۸۰
تشریح حدیث	۱۸۱
تدارس علم کا ثواب	۱۸۴
ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے	۱۸۴
حدیث کے مبلغ کے لیے حضور ﷺ کی دُعا	۱۸۴
اللہ اسے ہرا بھرا رکھے	۱۸۵
علم صدقہ جاریہ ہے	۱۸۵
صدقہ جاریہ کی تین صورتیں	۱۸۶
بے عمل عالم کی وعید	۱۸۶
ریاکار عالم جہنم میں	۱۸۷
عقائد کا بیان	۱۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
مشرکین مکہ کا ایمان	۱۸۹
مشرکین مکہ کی عبادات	۱۹۰
بت پوجا کا مطلب	۱۹۲
اعمال برباد ہو گئے	۱۹۳
شرکیہ عمل اور عقیدے غارت گر ایمان ہیں	۱۹۵
اور کافری کیا ہے ؟	۱۹۶
قبریں کس طرح بت بنتی ہیں	۱۹۷
مسلمان جاکے لٹتے ہیں	۱۹۸
ایصال ثواب	۲۰۳
بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں	۲۰۵
بی بی فاطمہؓ کا معجزہ	۲۰۶
طالب اور مطلوب دونوں بودے ہیں	۲۰۷
سب سے بڑے گمراہ لوگ	۲۰۹
عالم برزخ والے پکاروں سے غافل ہیں	۲۰۹
تیرا کلمہ لغت غریب ہے	۲۱۲
عورتوں کی مجلس میلاد	۲۱۶

عنوان	صفحہ
حضور انورؐ موجود نہیں	۲۱۹
نذر نیاز اور منت ماننا	۲۲۱
بدعتیں اور بری رسمیں	۲۲۴
علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے	۲۲۷
قصۂ یوسفؑ سے حضور بے خبر تھے	۲۲۸
حضور غیب نہیں جانتے تھے	۲۲۹
حضورؐ نے انشاء اللہ نہ کہا	۲۲۹
حفظِ مراتب ضروری ہے	۲۳۱
کتا اور تصویر گھر میں نہ رکھیں	۲۳۳
حضرت جبریل علیہ السلام نہ آئے	۲۳۴
اسلام میں جاہلیت کی رسمیں اختیار کرنا	۲۳۶
سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح	۲۳۹
عورتوں کے مہر کا بیان	۲۴۲
مہر کتنا ہونا چاہیے	۲۴۳
دو جوتیوں پہ نکاح	۲۴۴
قرآن کی سورتوں پہ نکاح	۲۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
مہر خوشی سے لاکھ روپے بھی ہو سکتا ہے	۲۴۵
مہر بتیس روپے بدعت ہے	۲۴۵
الماس درخشاں مہر ۳۲ روپے	۲۴۶
حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح	۲۴۹
ولیمہ سنّت ہے	۲۵۲
بن بلائے دعوت میں نہ جائیں	۲۵۳
نہایت سادہ ولیمہ	۲۵۴
فخر کرنے والوں کا کھانا نہ کھائیں	۲۵۵
فاسق کا کھانا نہ کھائیں	۲۵۵
فتح مکہ پر عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں	۲۵۶
نکاح سے قبل خطبہ پڑھیں	۲۵۸
خطبۂ نکاح	۲۵۹
صُحبت کے آداب	۲۶۰
قربت کے وقت کی دُعا	۲۶۱
بیوی کے نان ونفقہ اور ضروریاتِ زندگی کا پورا کرنا مرد پر لازم ہے	۲۶۱
اُمہات المومنین رض کی فرمائشیں	۲۶۲

عنوان	صفحہ
امہات المومنین کو رخصت کر دیں	۲۶۳
حضرت عمر رض نے حضور کو ہنسا دیا	۲۶۳
مطالبہ کرنے والی نو بیبیاں	۲۶۴
مستورات سبق حاصل کریں	۲۶۵
ازواج مطہرات کو انتباہ	۲۶۶
ازواج مطہرات کو بالراست خطاب	۲۶۶
فاحشہ مبینہ سے کیا مراد ہے	۲۶۷
دو گنا عذاب کی وجہ	۲۶۸
حضور کی بیبیاں گناہ سے پاک رہیں	۲۶۸
ازواج مطہرات کے لیے دو گنا ثواب	۲۷۰
ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے آداب سکھائے	۲۷۱
عورتوں کے لیے نصیحت اور تقویٰ کا دریا بہہ رہا ہے	۲۷۲
عورتیں نرم لہجے سے بات نہ کریں	۲۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
عشقیہ غزلیں اور ہیجان خیز گیت	۲۷۳
عورتیں گھروں میں قرار پکڑیں	۲۷۵
عورتوں کا گھر میں بیٹھ رہنا جہاد کا ثواب ہے	۲۷۵
تو با زمانہ ستیز	۲۷۶
گھروں میں قرار پکڑو	۲۷۸
قوم اور ملک کی ترقی مردوں سے ہے	۲۷۸
بن سنور کر بے پردہ باہر نہ پھرو	۲۸۰
امت کی عورتوں کے لیے سبق	۲۸۳
پیغمبرﷺ کی بیبیو! نماز قائم کرو	۲۸۳
ترکِ نماز کافری ترکِ نماز آذری	۲۸۴
اسلام کی ذمہ داری اور بے نماز	۲۸۵
بے نماز کا حشر قارون اور فرعون کے ساتھ	۲۸۶
سب عورتیں اور مرد سنت کے نور میں نماز پڑھیں	۲۸۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ	۲۸۹
رسول رحمتﷺ کی نماز کا طریقہ دل پر نقش کر لیں	۲۹۲
اس نقشہ میں عمل کا رنگ یوں بھریں	۲۹۲
یہ ہے مسنون نماز	۲۹۵
نماز پڑھ کے دکھانے والے سربراہ مرسلاںﷺ	۲۹۶
روزہ فرض ہے	۲۹۷
روزوں سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	۲۹۹
ترکِ روزہ پر تخویف	۳۰۰
زکوٰۃ کی فرضیت	۳۰۱
کنگنوں کی زکوٰۃ	۳۰۲
حج فرض ہے	۳۰۳
حسنِ مجروح	۳۰۳
الحیاء من الایمان	۳۰۸
حیاء کا تقاضہ	۳۱۰
بدنظری کے تیر بے حیائی کی کمان سے چھوٹتے ہیں	۳۱۱
عورتوں کو حکم	۳۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
بے حیائی سے بچنے اور پاک دامنی کے بارے میں ارشادات خیر الوریٰ ﷺ	۳۱۳
ایک نوجوان کو حضور ﷺ کی حکیمانہ نصیحت	۳۱۴
آبروئے نسواں کا تحفظ	۳۱۷
عورت پر تہمت لگانے کی سزا	۳۱۸
ستر ڈھانپنا فرض ہے	۳۱۸
عورت بھی ستر کو ڈھانپے	۳۱۹
رحمت عالم ﷺ کا حضرت اسماءؓ کو حکم	۳۲۰
ایمان کی چھاپ	۳۲۱
بلا اطلاع اچانک گھروں میں نہ آؤ	۳۲۱
غیر مرد کسی عورت کو نہ چھوئے	۳۲۲
اگر عورت ناک بھوں چڑھائے	۳۲۷
عورت کی ردائے عفت بے داغ ہے	۳۲۷
پردہ اور عورت	۳۳۱
سر تسلیم خم کرنے کا حکم	۳۳۲
مسلمان عورتوں کیلئے لمحۂ فکریہ	۳۳۳
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفویؐ ہے	۳۳۵
عورت کا مقام گھر ہے	۳۳۸
گھروں سے باہر جانے کی اجازت ہے	۳۳۹
عورت اور اسکی زینت کے مواقع	۳۴۰
عورت سر سے پاؤں تک ستر ہے	۳۴۲
حالت احرام میں عورت مردوں سے چہرہ چھپائے	۳۴۳
باریک کپڑا جس میں بدن جھلکے نہ پہنیں	۳۴۵
عورتیں ننگے سر نہ پھرا کریں	۳۴۶
مسئلہ کو چھپانا بڑا گناہ ہے	۳۴۷
عورت اور مسئلہ طلاق	۳۴۸
طلاق دینے سے پہلے صلح کی سعی	۳۴۹
عورت کے لیے حلالہ کی لعنت	۳۵۳
حلالہ کے بارے میں ایک عبرتناک خط	۳۵۴
حضور ﷺ نے رکانہ کی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دیا	۳۵۶
بیک وقت تین طلاقیں دینی منع ہیں	۳۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
لاپتہ خاوند والی عورت کا مسئلہ	۳۵۸
لاپتہ خاوند والی عورت چار سال انتظار کرے	۳۶۰
مسئلہ لعان	۳۶۲
مسئلہ خلع	۳۶۳
رحمت عالم کے وقت خلع	۳۶۵
مسئلہ ایلاء	۳۶۷
مسئلہ ظہار	۳۶۸
ظہار یہ ہے	۳۶۹
جو کفارہ ظہار ادا کرنے کی طاقت نہ رکھے	۳۷۰
مسئلہ عدّت	۳۷۱
بیوہ عورت کی عدت	۳۷۱
حاملہ عورت کی عدّت	۳۷۲
حیض سے ناامید عورتوں کی عدّت	۳۷۲
عورتوں کا قبروں پر جانا	۳۷۲
قبرستان جنت البقیع میں عورتوں کا داخلہ بند ہے	۳۷۷
مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا فتوٰے	۳۷۸
عورتوں کا اہل قبور سے مرادیں مانگنا	۳۷۹
اہل قبور تو آپ کے پکارنے سے بے خبر ہیں	۳۸۰
حاجت روائی ہیں بے اختیار ہیں	۳۸۱
قبروں والے سُنتے نہیں ہیں	۳۸۲
خواتین سے گذارش	۳۸۲
بی بی فاطمہؓ کا معجزہ	۳۸۳
جاہل عورتوں کو اتنا پتہ نہیں	۳۸۴
بی بی فاطمہؓ بلائیں اور مصیبتیں ٹالتی ہیں	۳۸۵
بی بی فاطمہؓ کے ابا جان	۳۸۶
سکولوں کالجوں میں میلاد پڑھانا	۳۸۷
کونڈے بھرنا	۳۸۹
قضاعمری نماز بدعت ہے	۳۹۰
عذاب قبر کے دو نفل	۳۹۱
راہ داری کے اڑھائی سپارے	۳۹۱
میت پر نعت خوانی	۳۹۲
گھروں میں سپارے تقسیم کرنا	۳۹۲
معراج شریف کا روزہ	۳۹۲
سلام کرتے ہیں	۳۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بوئے پیرہن

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

آفتابِ اسلام کی ضیا باری سے پہلے دُنیا کے ظلمت کدہ میں عورت کی ذلیل زندگی کا بھیانک منظر انسان کو آتش زیرِ پا کر دیتا ہے۔ جہان کی ہیٹی۔ بھولی بسری۔ کُشتنی اور گردن زدنی عورت کسی قطار و شمار میں نہ تھی۔ اس کی مظلومیت، حق تلفی اور ستم کشی کی داستان سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں کو بھی تر کر دیتی ہے۔ جور و ستم اور ظُلم و تعدّی کے بوجھ تلے کراہنے والی عورت کی نعل در آتش زندگی کو وحوش و بہائم کی زندگی پر رشک آتا تھا۔

عورت پر اس سے بڑھ کر اور کیا ظُلم ہو سکتا ہے کہ عرب کی سرزمین میں اسے پیدائش کے جُرم میں چند سانس لیتے ہی زندہ گاڑ دیا جاتا تھا اور جو بچیاں کسی طور پروان چڑھ جاتیں تو اُسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی وراثت سے حصّہ دینا سوسائٹی میں گناہ خیال کیا جاتا تھا۔ اور رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد جب ہر ماہ اُسے پھُول آتے تو یہ دن بھی اُسے اچھُوتوں کی طرح ایک مخصُوص جگہ میں گزارنے پڑتے۔ گھر میں چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے اور برتنوں کو چھُونے تک کی ممانعت تھی۔

بعض قبائلِ عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ اپنی لونڈیوں کو ناچ گانا سِکھا کر اُن سے عصمت فروشی کراتے اور وہ جو کچھ کمائیں اپنے مالک کو دے دیتیں۔ خوُب صورت اور حسین لڑکیوں کے حسن و جمال سے متعلق اشعار لِکھ کر بازاروں میں گائے جاتے۔

جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو مرنے والے کی جائیداد میں اس کی بیوہ بھی ایک حصّہ قرار پاکر ورثہ میں چلی جاتی تھی۔ اگر اس کا وارث چاہتا تو خود اس سے نکاح کر لیتا چاہتا تو کسی اور کے نکاح میں دے دیتا۔ عورت کو اِس بارے میں اختیار نہ ہوتا کہ وہ اپنی مرضی کو دخل دے۔ عورت کی حیثیت ان کے نزدیک صرف اتنی تھی کہ وہ مرد کی محکوُم بن کر اس کی چاکری کرے۔ اس کا ہر حکم بجا لائے اور اس کی بدترین غلامی میں زندگی بسر کرکے چل بسے۔ مرد جب تک چاہتا اس کو نکاح میں رکھتا اور جب چاہتا اسے طلاق دے کر بیک بینی و دو گوش گھر سے نکال دیتا۔ طلاق کا طریق بھی ظلم و ستم کا ایک انوکھا نمونہ تھا۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد کئی بار طلاق دے کر پھر عدت کے اندر رجوع کر لیتا۔ خواہ سو بار طلاق دے کر سو بار رجوع کرے۔ اور بعض نفس کے پجاری چالیس پچاس عورتوں سے پیمانِ نکاح باندھ لیتے اور پھر جس عورت کا زمانۂ شباب اپنی رعنائیوں کے ساتھ ختم ہو جاتا اس کو طلاق کی آڑ لے کر گھر سے نکال دیتے۔

جاہل عربوں کا یہ عقیدہ تھا کہ عورت امن و چین کی غارت گر ہے۔ مرد کی تباہی کا باعث، نحوست کا پیکر ہے۔ اور ایک ایسی جُوتی ہے جو جلد خراب و خستہ ہو کر انسان کو تکلیف دیتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسے ہمیشہ ذلیل و خوار رکھا جائے۔ اس کے جذبات کو اُبھرنے اور پنپنے نہ دیا جائے۔ اس کے حسن و جمال سے عارضی طور پر فائدہ اٹھانے کے بعد جب بے کار ہو جائے تو گھر سے نکال دینا چاہیئے۔

عرب کے بعض بے حمیت لوگ خود تو عیش و آرام سے زندگی گزارتے، شراب پینے اور جوا کھیلنے میں مشغول رہتے اور اپنی بیوی کو محنت مشقت کے لئے دوسروں کے ہاں بھیج دیتے۔ پھر وہ کچھ کما کر لاتی، خاوند کی خدمت میں پیش کر کے اس سے پروانۂ خوشنودی حاصل کرتی۔ تاریخ طبری اور علامہ بلاذری کی فتوح البلدان وغیرہ میں عورت کی مبتذل اور سکون نا آشنا زندگی کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

سولھویں اور سترھویں صدی عیسوی تک یورپ میں بھی عورت کی حالت نہایت قابلِ رحم تھی۔ وہ ہنوز ظلم و تشدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ویران کنوئیں میں پڑی رو رہی تھی۔ یورپ کے حکماء کا قول تھا کہ عورت ایک ایسا خوشنما درخت ہے جو بظاہر اچھا لگتا ہے، لیکن اس کا پھل نہایت کڑوا ہے۔ عورت فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ امن کی دشمن اور بچھو ہے جو ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے۔ ہم سانپ سے محبت کر سکتے ہیں لیکن عورت سے محبت کرنا گوارا نہیں کرتے۔

(ملاحظہ ہو ہسٹری آف دی ورلڈ از سینٹ ہیلر)

رومۃ الکبریٰ میں بھی عورت سے بڑھ کر کسی چیز کو ذلیل نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اس پر حیوانوں کی طرح حکومت کی جاتی تھی اور ہر شخص سمجھتا تھا کہ طبقہ نسواں کو آرام و آسائش کی کوئی ضرورت نہیں اور عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مربّی اور سرپرست کی خدمت کرتی رہے۔ (تاریخ گبن)

نصاریٰ کے روحانی پیشوا یوحنا کا قول ہے کہ عورت فتنہ و شرّ کی بنیاد ہے اور انسانوں کی تباہی کا باعث ہے۔ وہ طبعاً امن و سکون کی حامی نہیں ہے بلکہ مائل بہ فساد ہے۔

(کتاب العتیق)

یونان میں عورتیں اپنے خاوند کی ملکیت سمجھی جاتی تھیں۔ جب کسی ماہ جبیں کا عہدِ شباب ختم ہو جاتا، اس کی رعنائی اور دلبری جاتی رہتی پھر اس کا شوہر اس کو ایتھنز (ATHENS) میں لے جا کر بچوں کی خدمت اور پرورش کے لئے فروخت کر دیتا۔ اور ایسا کرنا ملکی تمدّن کے کچھ خلاف نہ تھا۔ اور جب کسی آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کوئی مصیبت آتی اور وہ مالی مشکلات میں گھر جاتا تو وہ اپنی بیوی کو عارضی طور پر کسی دولت مند شخص کے پاس رہن رکھ سکتا تھا۔ اور عورت کو اس قدر ناپاک اور نجس سمجھا جاتا تھا کہ اس کو مذہبی تحریک میں شرکت کی اجازت نہ تھی۔

(ہسٹری آف یونان از فولر)

عراق، طبرستان اور اسپین میں بھی عورت کی ذلت انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ باشندگانِ اندلس کہتے تھے کہ عورت انسان کے لئے وجۂ ذلت ہے۔ اس کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا۔ اور تمام بنی آدم عورت کی وجہ سے ہی راحتوں اور مسرتوں سے محروم ہوئے۔ اہلِ طبرستان کہتے تھے کہ عورت تمام درندوں سے زیادہ خوفناک ہے۔ درندوں کے حملوں سے تو بچ سکتے ہیں لیکن عورت کے فریب سے بچنا محال ہے۔ (روضۃ المناظر)

ہندوستان میں بھی عورت کی کس میرسی، بے قدری اور ذلت کی حد ہو گئی تھی۔ عورت کو مذہبی تعلیم حاصل کرنا ممنوع تھا۔ بڑے بڑے رؤسا اور امراء اپنی عورتوں کو جوئے میں ہار دیتے تھے۔ اور بعض علاقوں میں چھ چھ سات سات بھائیوں کی ایک ہی عورت ہوتی تھی۔ اور پتی کے مرنے پر استری کو بھی ساتھ ہی زندہ جلا دینا تو ابھی کل کی بات ہے۔

بدنصیب عورت کو حق حاصل نہ تھا کہ وہ دین اور دنیا کے کسی معاملہ میں دخل دے۔ اگر غلطی سے کوئی عورت ایسا کر بیٹھتی تو اُسے جنگل میں رہنے کی سزا دی جاتی جو کم از کم چھ ماہ تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ (تاریخ ہند از پنڈت رادھاکشن)

ہندو مذہب میں بھی جائیداد کے اندر عورت ۔ مظلوم عورت کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے، خواہ والدین کی لاکھوں روپے کی جائیداد کیوں نہ ہو۔ وہ بروئے مذہب ایک پائی کی بھی حقدار نہیں ہے اور اگر عورت کسی ظالم بدچلن خاوند کے پلّے پڑ جائے تو مذہب نے شوہر کے شکنجۂ ظلم سے نجات پانے کی کوئی تدبیر نہیں بتائی۔ ہاں موت ہی ان میں جدائی کرا سکتی ہے۔

اِسلام نے عورت کو فرشِ ذلّت سے اُٹھا کر تختِ عزّت پر بٹھا دیا

دُنیا کی راندہ، ہیٹی، بدنام، رُسوا، حقیر، سبک، ذلیل، بودی، اچھوت، بے کس، بے کل، بے یار و مددگار، منحوس، شوم، بے نصیب، بدزشت، عورت کو اسلام نے گلے لگا لیا۔ اس کے تمام عیب اور خرابیاں جو اس کے ذمّہ لگا دی گئی تھیں، اس کی ردائے حیات سے دھو ڈالیں اُسے اخلاقِ فاضلہ کا نہایت اُجلا اور صاف لباس پہنا دیا۔ اور معاشرے میں اُسے وہ عزّت و آبرو کی جگہ دی کہ مردوں کو رشک آنے لگا۔ عورت کے تنِ مُردہ میں جب خونِ زندگی دوڑا تو اُسے معلوم ہُوا کہ اس کے مرُورِ حیات کی سیاہ رات روزِ روشن میں تبدیل ہو گئی ہے۔

قرآن کی للکار نے معاشرے کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

وَالْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔ زندہ گاڑی ہوئی پوچھی جائے گی۔ کس گناہ کے بدلے اُسے مار ڈالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا۔"

اسلام نے عورت کے قاتل کی سزا بھی قتل قرار دی۔ اسے والدین کے ترکہ میں مردوں کے ساتھ شریک کیا۔ قرآن نے عورت کے لئے جائداد میں حصے مقرر کئے۔ عورت کو بیٹی کی حیثیت سے بھی ترکہ کا وارث قرار دیا اور بیوی، ماں اور بہن کی حیثیت سے بھی وراثت دلائی۔

شادی کے بعد بھی اسلام عورت کی شخصیت کو برقرار رکھتا ہے۔ وہ بدستور معاشرے کی ایک ممتاز اور معزز رکن ہوتی ہے اس کی ہستی اس کے خاوند کی شخصیت میں مدغم نہیں ہو جاتی۔ وہ خاوند کی نوکر اور غلام نہیں بن جاتی۔ اس کی ذاتی جائیداد اور مال و متاع وغیرہ میں اس کے خاوند کو بغیر اس کی اجازت کے کسی قسم کے تصرف کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ عورت اپنا حق لینے کی غرض سے خاوند پر دعویٰ بھی کر سکتی ہے اور خاوند اس پر۔ وہ مردوں کی طرح دنیا میں مدعیہ بھی بن سکتی ہے اور مستغیثہ بھی۔ اور ضرورت کے وقت برابر عدالت کا دروازہ بھی کھٹکھٹا سکتی ہے۔

اسلام نے مرد کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ معقول وجوہ کی بنا پر عورت کو طلاق دے کر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر سکتا ہے، تو اس نے عورت کے لئے بھی خلع کا قانون بنا دیا ہے۔ جس کی رو سے بوقتِ ضرورت وہ بھی بذریعہ عدالت اپنے بے لگام شوہر سے رشتۂ ازدواج منقطع کرا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوہ عورت کے متعلق قرآن نے حکم دیا ہے کہ اس کو نکاحِ ثانی کرنے سے مت روکو اور حدیث شریف میں اس کے رشتہ داروں اور وارثوں کو تاکید آئی ہے کہ اس کا دوبارہ نکاح کر دو۔ مقامِ غور ہے کہ اسلام نے عورت کے جذبات، اس کی خواہشات اور اس کی عصمت و پاک دامنی کی کتنی پاسداری کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لڑکی کے بالغ ہوتے ہی جتنی جلدی ہو سکے اس کا نکاح کر دو۔ اس حکم میں عورت کی عصمت کی حفاظت اور اس کے جذباتِ شباب کی حمایت کا راز پنہاں ہے۔ عورت کی عزّت و حرمت کا اسلام کو یہاں تک پاس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی اکیلی عورت کے پاس تنہائی میں نہ بیٹھے اور عورت کو حکم دیا کہ کسی غیر محرم مرد کے ساتھ سفر میں نہ جائے۔ یہاں تک کہ حج جیسا مبارک اور عبادت کا سفر بھی غیر محرم کی معیت میں نہ کرے۔ سُبحان اللہ ؎

حضورؐ آئے تو روشن ہُوئی ہر اک ظُلمت
وگرنہ رات کا دامن ستارہ بار نہ تھا

عورت کی مختلف حیثیتیں

عورت بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ بہن بھی اور ماں بھی۔ اسلام کی روشنی میں عورت کی مختلف حیثیتیں ملاحظہ فرمائیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ خدا کے آخری پیغام میں صنفِ نازک کو کون سا مقام مِلا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضورؐ! میرے نیک سلوک کے لائق لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری والدہ! اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کون؟ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہاری والدہ! اس نے تیسری بار پوچھا۔ پھر کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تمہاری والدہ! اس شخص نے عرض کیا۔ حضورؐ! آخر ماں کے بعد کون میرے حسنِ معاملہ کا سب سے زیادہ حقدار ہو سکتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ پھر تمہارا والد سب سے زیادہ مستحق ہے! (بخاری شریف)

غور کریں کہ والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کے سلسلہ میں بہ نسبت مرد (باپ) کے عورت (ماں) کے حق میں زیادہ تاکید آئی ہے۔ اس سے عورت کی حیثیت اور شخصیت خوب اُجاگر ہوتی ہے۔ البتہ اطاعت اور فرماں برداری میں باپ کو اوّلیت حاصل ہے۔

حضرت مقدام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ماؤں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور پھر درجہ بدرجہ ہر رشتہ دار کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتا ہے۔ (ادب المفرد)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے فرمایا۔ (سنو!) جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"
(کنز العمال)

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رض بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ پاک میں ایک دفعہ میری والدہ میرے پاس تشریف لائیں اور وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئی تھیں، (مشرکہ ہی تھیں)۔ میں نے حضورؐ سے پوچھا۔ میری والدہ دِلی محبت کے ساتھ میرے پاس آئی ہیں۔ کیا میں براہِ صلہ رحمی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو؛ (بخاری شریف)

حضرت مغیرہ رض روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! (سنو!) اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی حکم عدولی اور حق تلفی کرنا حرام کر دیا ہے اور یہ بھی حرام کر دیا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے پہلو تہی کرو اور ساتھ ہی ناجائز مطالبات پیش کرو (خبردار!) یہ بھی حرام ہے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرو؛ (صحیح مسلم)

حضرت ابوطفیل رض روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ جعرانہ پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا۔ میں ان دنوں نوجوان تھا اور گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھائے جا رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت آئی اور اسے دیکھتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ میں نے پوچھا یہ کون خاتون ہیں؟ (جس کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے اس قدر محبّت اور احترام کا اظہار فرمایا ہے) کسی نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں جنھوں نے آپ کو بچپن میں دُودھ پلایا تھا؛ (ادب المفرد)

یہ ہے عورت کا مقام، کہ جناب سیدالمرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم اسے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک اپنے ہاتھوں سے بچھا کر دیتے ہیں۔ تاکہ قیامت تک مسلمان مرد، عورت کا احترام کریں۔

حضرت ابی ذرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہؓ سے فرمایا۔ عنقریب تم اس ملک (مصر) کو فتح کروگے جہاں پیمانہ قیراط مروّج ہے۔ (یاد رکھنا) اس ملک کے لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا کیونکہ ان کا ہم پر ایک حق ہے جس کی وجہ سے ہم پر صلہ رحمی واجب ہے؛ (صحیح مسلم)

یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا مصر کی رہنے والی تھیں۔ اور عرب لوگ اور خود حضرت انور صلّی اللہ علیہ وسلّم بھی حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی اولاد ہیں۔ تو گویا ہزاروں سال قبل کے عورت (حضرت ہاجرہ رضؓ) کے رشتہ کا پاس کرتے ہوئے مسلمانوں کو رحمتِ عالمؐ نے صلہ رحمی کی وصیّت فرمائی ؎

ترا پسینہ ہے عطر آگیں ترا تکلّم نشاط افزا
ترے شگوفوں پہ ہو رہی ہے نثار مشکِ ختن کی خوشبو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت کلیب بن منفعہ سے روایت ہے کہ میرے دادا نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ حضورؐ! یہ تو فرماؤ کہ میں کس کس سے حسنِ سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بہن سے، اپنے بھائی سے؛ (ادب المفرد)

حضور انورؐ نے جس طرح حسنِ سلوک میں ماں کے حق کو باپ کے حق پر مقدم فرمایا، اسی طرح نیک سلوک کرنے اور حسنِ معاملہ میں بہن کے حق کو بھائی کے حق پر اولیّت بخشی۔ یعنی صلہ رحمی اور حسنِ سلوک میں بہن پہلے ہے اور بھائی پیچھے۔ عورت مقدم اور مرد مؤخر ٹھہرا"

حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس مسلمان کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، اور وہ ان سے نیک سلوک کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور (اپنے فضل سے) بہشت میں داخل کرے گا؛ (ادب المفرد)

اِسلام سے قبل جو عورت کی حالت اور حیثیت تھی، وہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں، رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں عورت کی اس حالتِ زار پر۔ لیکن اسلام نے آکر جو اعزاز و اکرام اور رفعت و منزلت عورت کو بخشی ہے وہ بھی آپ سطورِ بالا میں پڑھ چکے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے عورت کو فرشِ ذلّت سے اٹھا کر تختِ عزّت پر بٹھا دیا ہے۔ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اس اسلام کو بصد جان سینے سے لگائیں، اور زندگی اسلام کے نور کے سانچے میں ڈھالیں جس نے ان کی کایا پلٹ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب میں اسلام کے وہ تقاضے بیان کئے گئے ہیں جو اس نے عورت پر عائد کئے ہیں اور جنھیں پورا کرنا مسلمان وفاشعار اور احسان مند عورت کا فرض ہے۔

خلوصِ دل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سکولوں کالجوں کی لڑکیوں اور سب عورتوں کو امتثالِ اوامر کی توفیق دے۔ جس اسلام نے ان کی زندگی کو چار چاند لگائے ہیں، یہ اس پر جان چھڑکیں۔

ے
ہاں اسی شاخِ کہن پہ پھر بنالے آشیاں
اہلِ گلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر

(اقبالؒ)

مارچ ۱۹۸۰ء

محمّد صادق سیالکوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَورت

عورت کے لغوی معنی ہیں ستر، شرمگاہ، آدمی کے بدن کا وہ حصہ جس کا ننگا کرنا باعثِ شرم ہے۔ وہ چیز جس کے دیکھنے دکھانے سے شرم آئے۔ چنانچہ مرد کے لئے عورت ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔ اتنا حصہ مرد کے لئے نماز کے اندر بھی ڈھانپنا فرض ہے اور نماز سے باہر بھی، کہ یہ شرمگاہ ہے۔ لیکن آزاد عورت کا سارا بدن سر سے لے کر پاؤں تک عورت ہے، شرمگاہ ہے، جس کا چھپانا ضروری ہے۔ (منہ اور دونوں ہاتھوں کے پردے میں اختلاف ہے)۔

قرآن میں ہے۔ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ۔ (پ ۲۱ ع ۱۸)

(منافقوں نے کہا) ہمارے گھر عورت ہیں"

یعنی ننگے ہیں، غیر محفوظ ہیں۔

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۔ (پ ۱۸ ع ۱۰)

یعنی ایسے لڑکوں سے پردہ نہیں ہے جو ابھی عورتوں کی پردہ کی باتوں سے ناواقف ہیں"

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ۔ (پ ۱۸ ع ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین (وقت یعنی نماز صبح سے پہلے، دوپہر، نماز عشاء کے بعد) تمہارے پردے کے ہیں ؟

توان وقتوں میں ملاقات کے لئے گھروں میں نہیں آنا چاہیئے۔ کہ اہلِ خانہ کو تکلیف ہوگی۔ نماز صبح سے پہلے سو رہے ہوں گے، دوپہر کو قیلولہ کر رہے ہوں گے اور نماز عشاء کے بعد بھی کپڑے اُتار کر سونے کا وقت ہے۔ یہ تینوں وقت عورات ہیں، پردے کے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرٰتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا (مشکوٰۃ شریف)

یا الٰہی! ہمارے ستر چھپا (ہمارے عیب ڈھانپ) اور ہمارے دل کو امن دے۔ (ڈر دُور کر) ؟

عورات جمع ہے عورت کی اور عورت کے معنی ستر کے ہیں :

عَوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ۔ مسلمان کا عیب (ننگ) دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (یعنی اس کا راز فاش کرنا)

اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ۔ عورت عورت ہے۔ عورت اس طرح عورت ہے کہ اس کا بے پردہ ہونا باعثِ شرم ہے۔

اَلنِّسَآءُ عَوْرَۃٌ۔ عورتیں عورت ہیں (کہ ان کا چھپانا ضروری ہے)۔

پس عورت کے معنی شرمگاہ۔ جسم کا وہ حصہ جس کا ننگا کرنا باعثِ شرم ہے۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ حضورؐ نے ایک شخص جرہد کو مسجد میں دیکھا کہ ان کی ران ننگی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَۃٌ۔ تجھے معلوم نہیں کہ یقیناً ران ستر ہے" معلوم ہُوا کہ ران بھی عورت ہے، ستر ہے۔ اِسے ڈھانپنا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے بیان ہو چکا کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک مرد کا اِتنا حصّہ عورت ہے۔ شرمگاہ ہے، اسے ڈھانپنا فرض ہے۔ عورت کے یہ معنی لغوی ہیں۔

جب ہم زبان سے لفظ عورت بولتے ہیں تو ذہن فورًا ایک مؤنث انسان کی طرف چلا جاتا ہے جیسے فارسی میں "زن" اور انگریزی میں WOMAN (وومن) کہتے ہیں اور ہر شخص عورت سے مراد زن ہی لیتا ہے۔

عورت کے لغوی معنی جو اُوپر مذکور ہوئے، خال خال لوگ ہی جانتے ہیں۔ سب ہی عورت کے معنی زن سمجھتے ہیں۔ اور واضح ہو کہ یہ مجازی معنی ہیں۔

اب عورتوں یعنی زنوں کو سوچنا چاہیئے کہ جب عورت کے معنی شرمگاہ کے ہیں، ننگی کے ہیں تو انہیں ضرور مستور رہنا چاہیئے۔ مستورہ کی جمع مستورات ہے اور مستورات کے معنی ہیں پردہ نشین عورتیں۔ پس عورت کی عزّت، حُرمت، آبرُو اور ارجمندی پردے میں ہے۔ اسے مستورہ ہونا چاہیئے، نہ کہ عورہ (بے پردہ) ؎

اس قوم میں ہے شوخیٔ اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد (اقبالؒ)

دُنیا کی بہتر متاع

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ وحیٔ خفی ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ ط (مشکوٰۃ)

تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع صالحہ عورت ہے"

یعنی دنیا تمام متاع ہے۔ سرمایہ ہے۔ پونجی ہے۔ اصل زر ہے جس سے نفع کمایا جائے۔ لیکن یہ سراپا متاع چیز فانی ہے۔ یہ محل، کوٹھیاں، بنگلے، زمینیں، دکانیں، باغ باغیچے، مال تجارت، لاکھوں کروڑوں روپے کا لین دین۔ یہ دنیا و مافیہا جلد فنا ہو جانے والی چیز ہے۔ البتہ جو نیک عورت ہے وہ امورِ آخرت پر معاون اور مددگار ہوتی ہے۔ اس کے بطن سے بچے پیدا ہوتے ہیں جو حافظ، عالم، محدث اور فقیہہ بنتے ہیں۔ مجاہد غازی ہوتے ہیں۔ جو دین کی پشتیبانی کرتے ہیں یا علومِ عصریہ کے فاضل ہو کر ملک کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں۔ پھر وہ عورت خاوند کی امورِ دین میں معاونت کرتی ہے۔ اس کے دم سے گھر کی رونق قائم ہوتی ہے۔ تو گویا عورت بھی متاعِ دنیا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خیر متاع الدنیا فرمایا ہے کہ صالحہ عورت دنیا کی بہتر متاع ہے۔

دل و نظر کا سفینہ سنبھال کر لے جا
مہ و ستارہ ہیں بحرِ وجود میں گرداب (اقبالؒ)

عورت مرد کیلئے نصف دین ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ ط (مشکوٰۃ شریف)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت بندے نے نکاح کیا۔ پس تحقیق پُورا کیا اُس نے آدھا دین اپنا۔ پس چاہیئے کہ تقویٰ کرے اللہ سے بیچ آدھے باقی کے۔"

جوان آدمی کی زندگی

فسادِ دین عام طور پر ستر اور پیٹ کے سبب ہوتا ہے۔ جب نکاح کر لیا تو فسادِ ستر سے رہائی پالی اور پیٹ کے فساد سے بچنے کے لئے اللہ سے ڈرے تاکہ خوبی دین کی پوری حاصل ہو۔

نکاح سے پہلے جوان آدمی کی زندگی ایک زبردست فتنہ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں۔ جوانی چو اُفتد بدانی۔ جوانی جب تجھ پر آئے گی تو پھر پتہ چلے گا کہ جوانی کیا ہے۔ عالمِ شباب میں آدمی کے حواسِ خمسہ بے قابو ہوتے ہیں۔ آنکھیں وہ فتنۂ دوراں ہوتی ہیں جو ہر لحظہ گنہگار کرتی ہیں۔ ہاتھوں، پاؤں، کانوں اور زبان پر ضبط نہیں رہتا۔ نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں۔ کی صورت حال دامن گیر ہوتی ہے۔ شباب ناکد خدا کے جنسی آتش فشاں ہر گھڑی پھٹتے اور قیامتیں ڈھاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی سیم بر اس کی زوجیت کے باغ کی بہار بنتی ہے تو اس کی جوانی کے دیوِ سرکش کو منٹوں میں رام کر لیتی ہے۔ اب اس کی باہر کی آزادیاں اپنی موت آپ مر جاتی ہیں اور وہ عروسِ نوخاستہ کے ہاتھوں تکمیلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصفِ دین کی شرابِ ناب پی کر تعمیرِ حیات میں لگ جاتا ہے۔ تو سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرد نے جب نکاح کر لیا تو اُس نے نصف دین کی تکمیل کر لی۔ پس شادی سے پہلے وہ نصف دین سے محروم تھا۔ بیوی نصف دین بن کر اس کی شریکِ زندگی ہو گئی۔ کتنا مقام بخشا اسلام نے عورت کو!!

مرد کو چاہیئے کہ باقی نصف دین میں وہ اللہ سے ڈرے، رزقِ حلال تلاش کرے۔ خود کھائے اور بیوی بچوں کو کھلائے۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ پر کاربند رہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنا فرض منصبی جانے اس طرح نصف دین جمع نصف دین برابر ہے پورے دین کے۔ مردِ مومن پورے دین کا حامل و عامل ہو گا۔

نکاح نظر کو ڈھانکتا اور ستر کی حفاظت کرتا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ۔

اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے اسبابِ جماع کی (یعنی بیوی کے نفقہ اور مہر کی) پس چاہیئے کہ نکاح کرے۔ پس تحقیق نکاح کرنا ڈھانکتا ہے نظر کو (اجنبی عورت پر نہیں پڑتی) اور محفوظ رکھتا ہے ستر کو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا عورت منکوحہ مرد کی آنکھ کی حفاظت کرتی ہے اور اسے حرام کاری سے بھی بچاتی ہے۔ شریف آدمی بیوی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اس کی نظر کی پیاس بجھ جاتی ہے اس لئے وہ غیر محرم عورتوں کو نہیں دیکھتا اور بیوی کی صحبت سے لُطف اندوز ہو ہو کر زنا کی آگ سے دور رہتا ہے۔ پس بیوی نے اس کی نظر کی بھی حفاظت کی اور ستر کی بھی۔ پھر جو لوگ اپنی جنسی پیاس آبِ جوئے خانہ سے بجھانے کے باوجود بیرونِ خانہ بھی جھک مارتے ہیں، یہ ہرگز شریف انسان نہیں ہیں۔ بدچلن حیوانِ ناہق ہیں۔

نکاح اور اُس کے متعلّقات

نکاح کے معنی ہیں ملنا اور جمع ہونا اور اس کا اطلاق صحبت کرنے اور عقد پر بھی ہوتا ہے۔ مسلمان کے لئے نکاح کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ یعنی تارک بیٹھنا نہ مرد کے لئے ہے نہ عورت کے لئے ہے۔ تو نکاح کرنے والا سوچ سمجھ کر نکاح کرے کہ علاوہ مہر کے؛ کیا وہ اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا کفیل اور ذمہ دار ہو سکے گا! یعنی کیا وہ کوئی ایسا حلال ذریعہ معاش رکھتا ہے جس سے نکاح کے بعد تمام گھریلو ضروریات پوری کرے گا اور اس کا مزاج بھی اتنا بُرا نہ ہو کہ تکبّر، غرور، غصّہ سے بھرا رہے اور لڑتا جھگڑتا اور مار کُٹائی کرتا رہے۔ تاکہ کسی کی لڑکی نکاح میں آکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب میں نہ پھنس جائے۔

نکاح عبادت ہے

زنا سے بچنے کے لئے نکاح کرنا عبادت ہے اور یہ عبادتِ نکاح حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے آج تک مشروع چلی آرہی ہے۔ نکاح کرنا مسجد میں اور نکاح کا اعلان کرنا اور نکاح سے پہلے مسنون خُطبہ پڑھنا سُنّت ہے۔ اور نکاح باندھنے والا نیک اور صالح ہو۔ گواہ عادل ہوں اور نکاح سے پہلے بیوی کو دیکھ لینے کی اجازت ہے۔

نکاح کس طرح منعقد ہوتا ہے

اور اچھا ہے کہ بیوی بہ نسبت خاوند کے کم ہو عمر میں اور حسب میں اور مال اور عزّت میں اور زیادہ ہو خاوند سے خلق میں، ادب میں اور حسن وجمال میں اور تقوٰی میں اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ ایجاب وقبول کے ساتھ لفظ ماضی کے۔ مثلاً عورت کہے کہ میں نے نفس اپنا تیری بیوی گیری میں دے دیا اور مرد کہے کہ میں نے قبول کیا۔ اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور شرطِ نکاح یہ ہے کہ الفاظ ایجاب وقبول کے سُننے عاقدین میں سے ہر ایک لفظ دُوسرے کا، خواہ بالاصالت خواہ بوکالت خواہ بولایت اور گواہ ہوں دو مرد آزاد مسلمان اور دونوں گواہ سنیں الفاظ عاقدین کے معًا۔ اور نکاح بغیر ولی کی اجازت کے منعقد نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائلی زندگی

اور نکاح کے فائدے اور نفعے یہ ہیں کہ شہوت کم ہوتی ہے، گھر کا بندوبست ہوتا ہے۔ کنبہ بڑھتا ہے۔ بیوی بچوں کی خبر گیری اور دیکھ بھال کے باعث مرد کو مجاہدہ نفس کرنا پڑتا ہے۔ فرزندِ صالح کا پیدا ہونا بھی بڑا نفع ہے۔ اور نکاح کی آفات بھی ہیں جن میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ مثلاً رزقِ حلال کی تلاش میں عاجز ہونا۔ روزی کے لیئے ناجائز ذرائع ڈھونڈنا اور عورتوں کے حقوق پورا کرنے میں کوتاہی کرنا۔ عورت کی بداخلاقی پر صبر کی سل چھاتی پر دھرے رکھنا اور عورت سے ایذا اُٹھانا۔ بیوی بچوں کے حقوق پورے کرنے میں اللہ کے حقوق سے غافل ہو جانا۔ مسلمان کو نکاح کے بعد بہت ہوشیار، محتاط اور میانہ رَو ہونا چاہیئے تاکہ دنیا بھی سنورے اور آخرت بھی بنی رہے۔ بعض نکاح کے بعد بیوی بچوں کے شغل اور گھریلو ضروریات کی فراہمی کی دلدل میں ایسے پھنس جاتے ہیں کہ آخرت کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ نماز، روزہ اور دوسرے فرائض کو گلدستۂ طاقِ نسیاں بنا دیتے ہیں۔ ان کے اُوپر نیچے، دائیں بائیں اور آگے پیچھے دنیا دُنی ہی گھومتی رہتی ہے۔ ایسے ہی خدا فراموش فنا فی الدنیا لوگوں کے بارے میں مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

اہلِ دنیا کافرانِ مطلق اند
روز و شب در زق زق و در بق بق اند

وہ خوش بخت مرد ہے جس کو ان خصلتوں والی بیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میسّر آئے۔ دین دار موحّدہ ، عاملِ کتاب و سنّت ، خوش خلق ، حسین ، کم مہر والی ، صاحب اولاد ، باکرہ اور صاحبِ نسب۔

عورت کیلئے خاوند دین دار اور خوش خلق ہو

حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔ (ترمذی شریف)

جب پیغامِ نکاح بھیجے کوئی تمہاری طرف وہ شخص کہ راضی ہو تم اس کے دین سے اور اس کے خُلق سے پس نکاح کرو اس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا۔"

ملاحظہ : رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے عورتوں کے اولیاءً کو خطاب فرمایا ہے کہ اگر کوئی دین دار اور اچھے اخلاق والا نکاح کا طالب ہو تو اس سے لڑکی کا نکاح کر دو۔ یعنی صرف اس کی دین داری ، نماز روزہ وغیرہ ہی نہ دیکھو بلکہ اس کا حسنِ خلق بھی ضرور دیکھو جس میں دونوں باتیں ہوں اس سے رشتہ کر دو۔ اور اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کروگے بلکہ صاحبِ مال بَر ڈھونڈو گے ، کوٹھیوں ، بنگلوں ، کاروں اور کثرتِ مال والا دولت مند چاہو گے تو دین اور حسنِ خُلق کے فقدان کے باعث اندیشۂ فتنہ و فساد ہوگا۔ غرض لڑکی کے نکاح کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے کے انتخاب کا معیار صرف مال وجاہ ہی نہ ہونا چاہیئے بلکہ دین دار اور حسنِ خلق لازم ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ نکاح کرنے میں چند چیزوں کی رعایت رکھیں۔ دین داری مع حسنِ خلق، آزاد ہونا، نسب اور صنعت، تو مسلمان عورت کا کافر سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ نیک بخت کا فاسق سے۔ موحدہ کا بدعتی اور مشرک سے اور نہ آزاد عورت کا غلام سے اور نہ مشہور النسب کا گمنام سے اور نہ اچھے حرفہ والے کا اس سے کہ حرفہ اُس کا حرام یا مکروہ ہو۔

بہت جننے والی عورت کی تعریف

معقل بن یسارؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ ط

(ابوداؤد۔ نسائی)

نکاح کرو اس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو۔ بے شک میں فخر کروں گا بہ سبب کثرت تمہاری کے اور اُمتوں پر۔"

خاوند سے محبت اور پیار کرنے والی عورت خاوند کے دل میں گھر کر لیتی ہے اور خاوند بھی خواہ مخواہ اس سے محبت کریگا۔ اور گھر کی آبادی اور رونق بڑھے گی۔ ماحول بڑا پُر لطف اور خوش گزراں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت جننے والی عورت بھی خاوند کے لئے برکت والی ہوتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ تمھاری کثرتِ اولاد کے سبب میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ یعنی میری اُمت دوسری امتوں کے مقابلہ میں بکثرت ہوگی۔ تو میاں بیوی کی اولاد زیادہ ہوگی تو اُمت کی کثرت ہوگی۔

صرف ایک یا دو بیٹے

لیکن یہاں یہ حال ہے کہ جب لڑکی اور لڑکے کی شادی ہوتی ہے تو اوّل اوّل وہ اولاد کے نام سے گھبراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اولاد نہ ہی ہو تو اچھا ہے، ساری عمر لڑکی لڑکا ہی بنے رہیں پھر اگر یہ خیال آجائے کہ اولاد سے نام پیچھے رہ جاتا ہے اور کوئی وارث بھی ہونا چاہیئے تو بڑی فراخ دلی سے کہتے ہیں۔ صرف ایک۔ ONLY ONE ۔ ٹھیک ہے نا بیگم۔ جی ٹھیک ہے۔ زیادہ اولاد سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ چہرے کی رونق میں بھی فرق پڑجاتا ہے۔ حسن ڈھلنے لگتا ہے۔ صرف ایک ہی ٹھیک ہے۔

پھر اگر دونوں دریا دل اور فیاض ہو جائیں تو میاں کہتے ہیں۔ بیگم! زیادہ سے زیادہ دو۔ صرف دو۔ جی ہاں۔ بس تیسرے کا نام نہ لیں۔ دو ہی ٹھیک ہیں۔ پروان چڑھ جائیں۔ لائق ہو جائیں تو دو ہی بڑے ہیں۔

لوحِ محفوظ اُن کے آگے ہے؟

یہ دونوں میاں بیوی اولاد کا حساب کتاب کچھ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندازسے کرتے ہیں کہ گویا لوحِ محفوظ اُن کے آگے ہے۔ اور یہ جو چاہیں اُس پر لکھ دیں۔ چاہیں تو صِفر کندہ کر دیں، چاہیں ایک لکھ دیں، چاہیں دو۔

خاندانی منصوبہ بندی کا نتیجہ

سب جانتے ہیں کہ حکومتِ پاکستان خاندانی منصوبہ بندی پر ۱۸ کروڑ روپے سالانہ خرچ کر رہی ہے کہ اولاد نہ ہو۔ لیکن پانچ فی صد مثبت نتیجہ نہیں نکلا۔ ایک ایک گھر میں چار چار پانچ پانچ بلکہ درجنوں بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ بے دریغ روپے کا ضیاع ہو رہا ہے۔ محکمہ دادِ عیش دے رہا ہے اور مُلک کی آبادی حشرات الارض کی طرح بڑھ رہی ہے۔

اَولاد کو قتل نہ کرو

ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج (پ ۸ ع ۶)

اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل نہ کرو۔ ہم تم کو اور ان کو (بھی) رزق (مقدر) دیں گے۔"

اس خیال سے اولاد کو قتل کرنا کہ اولاد بہت ہوگئی تو بھوکوں مرے گی۔ ان کے لئے رزق کہاں سے آئے گا۔ جس طرح ہو سکے اولاد کو پیدا ہونے سے روکو۔ قتل سے یا اسقاط سے یا نس بندی سے یا مانع حمل گولیوں سے یا .F. L (الیف۔ ایل) کے ذریعے روک دو۔

چین کی آبادی

غور کریں کہ چین کی آبادی بے پناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں کوئی خاندانی منصوبہ بندی کا محکمہ نہیں ہے۔ کثرت سے اولاد ہو رہی ہے اور وہ گندم میں خود کفیل ہیں۔ اُنہوں نے کبھی امریکہ وغیرہ سے گندم کا سوال نہیں کیا۔ لیکن ہم مسلمان ہیں قرآن ہماری بغل میں ہے جس میں ارشاد ہے۔

ہم تم کو رزق دیں گے اور ان کو بھی (یعنی تمہاری اولاد کو)

لیکن خدا تعالیٰ کے اس وعدے پر ہمارے ایمان کا حال بڑا بے حال ہے ؎

پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہُوا راہی (اقبالؒ)

برتھ کنٹرول

برتھ کنٹرول یعنی ضبطِ تولید اِسلام کی نظر میں درست نہیں ہے۔ بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ حضرت ابُوسعید خدری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ غزوہ بنی مصطلق میں نکلے اور مجرّد رہنا ہم پر سخت مشکل ہُوا تو ہم نے لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے عزل (برتھ کنٹرول) کا ارادہ کیا۔ ہم نے حضورؐ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔ "عزل نہ کرنے میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے۔ کیونکہ قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ ہوکر رہے گی"۔ بخاری مسلم

نوٹ: دورانِ جماع عین انزال کے وقت عضو باہر نکال لینا کہ حمل نہ ٹھہر جائے، عزل کہلاتا ہے۔ گویا یہ بھی ضبطِ تولید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا برتھ کنٹرول کی ایک صورت ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ہوکر رہے گی"

جب ہر جان پیدا ہی ہوکر رہے گی جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے تو پھر ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کی جو صورت بھی تم اختیار کروگے، بے سُود اور رائیگاں رہے گی۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محکمہ منصوبہ بندی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کہ بچے پیدا نہ ہوں۔ لیکن نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جب پاکستان بنا تھا، تو مغربی پاکستان کی آبادی چار کروڑ تھی اور اب آٹھ کروڑ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ کروڑوں روپے حکومت برتھ کنٹرول پر صرف کر چکی ہے لیکن سب خرچ بے سود گیا۔ جن رُوحوں نے دُنیا میں آنا تھا وہ روحیں آکر رہیں۔

حضرت ابُوسعید خدری ؓ ہی سے ایک روایت صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ کُلِّ الْمَآءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَّمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ ط۔

نہیں ہوتا ہر آبِ منی سے فرزند اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز کے پیدا کرنے کا تو کوئی چیز اس کو باز نہیں رکھتی۔"

مطلب یہ ہے کہ سارے ہی آبِ منی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے لئے تو ایک بُوند کافی ہوتی ہے۔ اور اگر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بچہ پیدا کرنا ہی منظور ہو تو ہو سکتا ہے کہ عزل کے وقت ہی کسی طرح ایک قطرہ اندر رہ جائے اور بچہ پیدا ہو جائے۔ پس بچے کی پیدائش اللہ کے ارادہ پر موقوف ہے نہ کہ عزل (برتھ کنٹرول) پر۔

صحیح مسلم میں ایک روایت جدامہ بنت وہب سے موجود ہے کہ حضورؐ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ذَالِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَ اِذَا الْمَوْؤدَةُ سُئِلَتْ۔ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہے بچہ کا پوشیدہ۔ اور یہ عزل داخل ہے اس آیت (کی وعید) میں۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی پوچھی جائے گی" مطلب یہ ہے کہ عزل کرنا پوشیدہ طور پر زندہ در گور کرنا ہے۔ معلوم ہوا کہ برتھ کنٹرول کے عامل، اس کے حامی، دوائیں دینے والے ڈاکٹر، حکیم، دوا ساز ادارے، اس پر کتابیں لکھنے والے اس کا پروپیگنڈا کرنے والے سب غلطی پر ہیں۔

نکاح سے بہت محبت پیدا ہوتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ ط (مشکوٰۃ شریف)

نہیں دیکھی تو نے (اے سننے والے) وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنے والوں کے مانند نکاح کے۔"

نوٹ: ایک محبت تو علاقہ قرابت سے ہوتی ہے۔ خون کے رشتہ کی محبت۔ یہ قدرتی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میاں بیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان جو محبّت نکاح سے ہوتی ہے۔ ایسی محبت کہیں نہیں دیکھی! عورت جب نکاح میں آجاتی ہے تو اس کی ماں، باپ، بہنوں اور بھائیوں کی محبّت پر خاوند کی محبت غالب آجاتی ہے اور رفتہ رفتہ خاوند کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور اقرباء کی محبّت گھٹتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ میاں بیوی یک جان و دو قالب ہو جاتے ہیں۔ یہ کیفیت نکاح سے پیدا ہوتی ہے۔ سُبحان اللہ! کیا چیز ہے عورت!

نکاح بڑی پاکیزگی ہے

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ طَاھِرًا مُّطَھَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ ۔ (مشکوٰۃ شریف)

جو شخص ارادہ کرے کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک پاکیزہ کیا گیا (یعنی زنا سے پاک پاکیزہ) پس چاہیئے کہ نکاح کرے آزاد بیویوں سے"۔

نکاح کرنے سے آدمی زنا سے بچتا ہے۔ پاک رہتا ہے۔ اور یہ پاکیزگی اخلاق اور کردار کی اللہ کے سامنے انسان کو سرخرو کرے گی اور دوسری بات حدیث شریف میں یہ فرمائی گئی ہے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرو۔ کیونکہ بہ نسبت لونڈیوں کے آزاد عورتیں بڑی مؤدّب مہذّب اور خوش اخلاق ہوتی ہیں۔ اولاد کی بھی بہت اچھی تربیّت کرتی ہیں۔ اور لونڈیاں کسی صورت بھی آزاد عورتوں کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں

ابی امامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَّظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ط (ابن ماجہ)

نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوٰی اللہ تعالیٰ کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے، بیوی نیک بخت سے، ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے اس کو خاوند فرمانبرداری کرے اس کی، اور اگر دیکھے خاوند اس کی طرف خوش کرے اس کو اور اگر قسم دے اس کو پورا کرے اس کو اور اگر غائب ہو خاوند اس سے خیر خواہی کرے اس کی بیچ اپنے نفس کے اور خیر خواہی کرے خاوند کے مال میں۔"

نیک بیوی کی خوبیاں

تقوٰی کے معنی ہیں اوامر بجا لانا اور نواہی سے بچنا۔ اور تقوٰی کی روح و رواں شرک سے بچنا ہے۔

فرماں برداری کرنا خاوند کی بیوی کے لئے از حد ضروری ہے اور بیوی کے نیک ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہاں خلافِ شرع امور میں خاوند کی اطاعت نہیں چاہیئے۔ بلکہ مخلوق میں سے کسی کی بھی نہیں کرنی چاہیئے۔

اور اگر خاوند دیکھے اس کی طرف تو خوش کرے اس کو۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیریں کلامی اور حسن وجمال سے خوش کرے۔ ایسا کہ اس کی سارے دن کی تکان دور ہو جائے اور سب غم غلط ہوکر رہ جائے۔

اگر قسم دے خاوند اس کو تو پورا کرے اس بات کو یعنی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں خاوند اس کو قسم دے تو وہ اس کام کو کرے یا نہ کرے۔ جیسا خاوند نے کہا ہے اور قسم دی ہے۔ اسی طرح اس کی مرضی کے مطابق کرے۔

اور خاوند غائب ہے، کہیں باہر گیا ہوا ہے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے اپنے نفس کے بارے میں۔ یعنی زنا اور فسق سے بچے۔ کیونکہ عورت سر سے پاؤں تک اپنے خاوند کی امانت ہے۔ اس کی غیر حاضری میں ہر طرح سے پرہیزگار رہے۔

اور خاوند کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے مال کی بھی خیر خواہی کرے۔ ضائع نہ کرے اور نہ مال میں خیانت کرے۔

مرد کا اجنبیہ عورت کے ساتھ تخلیہ

روایت ہے حضرت عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ ؕ

نہیں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے خلوت میں مگر ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان"

مطلب واضح ہے کہ غیر مرد غیر عورت کے ساتھ جب تخلیہ میں اکٹھے ہوتے ہیں تو شیطان ان دونوں کی شہوت کو جوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لاتا ہے۔ حتیٰ کہ نوبت زنا تک پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے حضرت مزکیِّ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی میں اکٹھا ہونے سے منع فرمایا ہے۔ بالفرض دونوں تخلیہ میں جمع ہونے والے بڑے متقی، پرہیزگار ہوں، اور تخلیہ میں رہیں بھی پاک و صاف، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے باعث گنہگار ہوں گے کیونکہ حضورؐ نے تنہائی میں جمع ہونے سے روکا تھا اور یہ رُکے نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بدنام ہو جائیں اور بدنامی سخت شرمساری ہے۔ غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں کتنی مصلحتیں، حکمتیں اور بھلائیاں ہوتی ہیں۔ آپ کے مذکورہ فرمان میں مرد اور عورت کی عزّت وعصمت اور آبرو کی حفاظت کا سامان بھی پوشیدہ ہے کہ نہ اکٹھے ہوں، نہ گنہگار ہوں، نہ بدنامی کا خطرہ مول لیں۔

عورت کا بھید مرد کے پاس امانت ہے

حضرت ابی سعیدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ فِي رِوَايَةٍ اَنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا ط (صحیح مسلم)

تحقیق بڑی امانت اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے تحقیق بدترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہ اعتبار مرتبہ کے قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ پہنچے طرف اپنی عورت کے (یعنی صحبت کرے) اور پہنچے عورت طرف اس کے۔ پھر ظاہر کرے وہ مرد بھید عورت کا۔"

ملاحظہ: یعنی قیامت کے روز سب سے بُرا آدمی وہ ہوگا جو اپنی بیوی کی پوشیدہ باتیں لوگوں میں ظاہر کرے گا اور عورت کے اس بھید کو افشا کرنا امانت میں بہت بڑی خیانت بھی ہے۔

مزید وضاحت اس حدیث کی یہ ہے کہ مرد رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے اور صبح اس مجامعت کے کوائف بیوی کی تنہائی کی باتیں، بیوی کے بدن کا رنگ، بوس وکنار وغیرہ کا حال اپنے دوستوں میں بیان کرے۔ گویا یہ تنہائی کی باتیں عورت کی امانت تھیں جن کا افشا کرکے اس نے امانت میں بڑی خیانت کی۔ بعض عورتوں میں بھی یہ عیب پایا جاتا ہے کہ وہ میاں بیوی کی خاص باتوں کو مزے لے کر اپنی سہیلیوں کو سناتی ہیں۔ یہ گناہ ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

ہیجڑے گھروں میں نہ آنے پائیں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُوْنَ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ ط (بخاری شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہیجڑے تمہارے گھروں میں نہ آیا کریں۔

اس حدیث میں حضورؐ نے ہیجڑوں سے بھی پردہ کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا ہے کہ ان سے عورتوں کو مردوں کی طرح پردہ کرنا چاہیئے۔ آج کل جب کسی گھر میں بچہ پیدا ہونا ہے یا بیاہ شادی کا موقعہ آتا ہے تو ہیجڑے ان گھروں میں آ گھستے ہیں۔ اور عورتیں ان سے پردہ نہیں کرتیں۔ سمجھتی ہیں کہ یہ مرد تو ہیں نہیں ان سے کیسا پردہ۔ یاد رکھیں ہیجڑوں سے پردہ کرنا چاہیئے اور ان کو گھروں کے اندر نہیں آنے دینا چاہیئے۔

جب مرد عورت کو بُلائے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَی الرَّجُلُ اِمْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْھَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ۔ (بخاری مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف پس انکار کرے عورت اور گزارے خاوند رات غصہ میں، لعنت کرتے ہیں فرشتے اس عورت کو صبح تک۔"

نوٹ: جن لوگوں کے سینے اس حدیث کی حکمتِ بالغہ کے نور سے روشن ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ مرد کی جنسی اشتہا کے ہیجانی لمحوں میں عورت کا اِبا اس کے وفورِ شوق کی دنیا کو تہ وبالا کر دیتا ہے۔ اس کے ولولوں کا خرمن جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اس عورت کو فرشتے رات بھر دھتکارتے رہتے ہیں۔

پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مرد کے دل میں عورت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفرت پیدا ہو جائے اور وہ ظلوم و جہول قضائے شہوت کے لئے کوئی غلط راستہ اختیار کرلے اور گھر کا چین غارت ہو جائے (خدا کرے کسی کے گھر ایسا نہ ہو)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا۔

اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ ط (ترمذی شریف)

جب مرد بلائے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے (یعنی صحبت کے لئے) پس چاہیئے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر "

یعنی عورت خواہ کتنی ہی مشغول و مصروف ہو، روٹی پکا رہی ہو، کچھ بھی کر رہی ہو، مرد حاجت کے لئے بلائے تو اطاعت کرے خاوند کی۔ یہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں جس کے آگے بلا چون و چرا سرِ تسلیم خم کرنا چاہیئے۔ آپ کے فرامین بے شمار حکمتوں، خوبیوں اور دانائیوں سے بھرے ہوتے ہیں جن تک ہماری پوری رسائی نہیں ہو سکتی۔

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں (اقبالؒ)

تم میں بہترین کون ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِىْ ط (ترمذی شریف)

بہترین تمہارا، بہترین تمہارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں بہترین تمہارا واسطے اہل اپنے کے۔"

یعنی تم میں بہتر نزدیک خلق اور خدا تعالیٰ کے وہ ہے جو اپنے اہل سے یعنی بیوی، بچوں، اقرباء اور خدام کے ساتھ بھلائی سے پیش آتا ہے۔ یہ بات اس کی خوش اخلاقی، محبّت اور طبیعت کی صفائی پر دلالت کرتی ہے۔ بعض آدمی گھر سے باہر عام لوگوں کے ساتھ بڑے خوش اخلاق ہوتے ہیں اور جونہی گھر آتے ہیں تو غصہ بگھارتے، گرجتے، کڑکتے اور گھر کو سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ گھر والوں کی شامت لے آتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور خلق اللہ کے نزدیک اچھے نہیں ہیں۔ صاحب خانہ کو نصیحت کرتے ہوئے رحمتِ عالمؐ فرماتے ہیں۔ تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہو۔ مثال کے طور پر حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں تم سب سے بہتر ہوں کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہوں۔

تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعُ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوْ (مشکوٰۃ شریف)

تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ تو ان کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ پہلا بھاگا ہُوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام جب تک وہ پھر آئے اپنے مالکوں کے پاس پھر رکھے ہاتھ اپنا ان کے ہاتھوں میں (یعنی اطاعت کرے ان کی) دوسرے وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو. تیسرے نشے والا یہاں تک کہ ہوش میں آ جائے"

جس عورت پر اس کا خاوند ناراض ہو اس عورت کی نہ نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی نیکی یہاں تک کہ خاوند راضی ہو. اللہ اکبر! عورتوں کو چاہیئے کہ وہ کسی صورت بھی خاوندوں کو ناراض نہ ہونے دیں کہ خاوندوں کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے اسی لئے تو ان کی کوئی نیکی بھی قبول نہیں فرماتا۔ یہاں تک کہ نماز بھی رد کر دی جاتی ہے۔ البتہ خاوندوں کو بھی چاہیئے کہ وہ درگذر سے کام لیا کریں۔ اور ذرا ذرا سی بات پر ناراض نہ ہوا کریں۔ البتہ بڑی بڑی نافرمانیوں گستاخیوں، زبان درازیوں اور بے حیائیوں پر تو غصّہ ضرور آتا ہے۔

عورتوں کے حق میں حُسنِ سلُوک کا حکم

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ط (ترمذی شریف)

کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اپنے اہل وعیال پر"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: کامل ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ شخص بہت خوش اخلاق ہو اور احسان کرنے والا ہو بندگانِ خدا پر اور اپنے اہل وعیال پر۔

عورت کو بدراہ کرنے والا شخص

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَيِّدِهٖ ط (ابوداؤد)

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بدراہ کرے کسی عورت کو اس کے خاوند پر یا غلام کو اس کے مالک پر۔"

ملاحظہ: وہ بُرا شخص ہے جو کسی عورت کا دل بُرا کرے اس کے خاوند کی طرف سے۔ اس کے خاوند کی برائیاں بیان کرے۔ کہے کہ تیرا خاوند غیر عورتوں کی طرف مائل رہتا ہے یا وہ نیا نکاح کرنے والا ہے، یا کہے کہ وہ تجھے اچھا نہیں سمجھتا یا کہے کہ تیرے خاوند کے مقابلہ میں فلاں شخص بڑا مالدار ہے۔ وہ عورتوں کو بڑا خوش رکھتا ہے۔ یعنی ایسی ایسی باتیں کرکے عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بد راہ کرے اور بہکائے، ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ مِنَّا (نہیں ہے ہم میں سے) کہہ کر دفع کیا ہے اپنی جناب سے۔ اور اسی حکم میں ہے کہ بہکائے خاوند کو اس کی بیوی کی طرف سے اور بہکائے لونڈی کو اس کے مالک کی طرف سے اور مالک کو بدراہ کرے اس کی لونڈی کی طرف سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہشتی عورت کی پہچان

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ ط

(مشکوٰۃ شریف۔باب عشرۃ النساء)

عورت جب پڑھے پانچوں نمازیں اور رکھے روزے ماہِ رمضان کے اور حفاظت کرے اپنی شرمگاہ کی اور فرماں برداری کرے اپنے خاوند کی تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔"

ملاحظہ: عورت نہ مشرکہ ہو نہ بدعتی اور نمازیں پڑھے۔ سنّت کے مطابق، ٹھہر ٹھہر کر، قومے، جلسے، رکوع اور سجدے کو آرام اور اطمینان سے پورا کرے۔ نمازوں میں ناغہ نہ کرے۔ روزانہ پانچ پوری کرے۔ اسی طرح ماہِ رمضان کے روزے بھی پرہیز کے ساتھ رکھے اور شرمگاہ کی حفاظت کرے یعنی فواحش سے اپنے نفس کو باز رکھے۔ متقی، پرہیزگار اور پاک دامن رہے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری میں زندگی گزارے۔ معروف میں اطاعت کرتی رہے۔ ایسی عورت داخل ہو جائے بہشت میں جس دروازے سے چاہے۔ کوئی رکاوٹ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس عورت پر خاوند راضی ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ ط (ترمذی شریف)

جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اس کا اس سے راضی ہو، داخل ہوگی بہشت میں۔"

سوکن کو جلانے کے لئے جھوٹ بولنا

حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میری ایک سوکن ہے۔ پس کیا مجھ پر گناہ ہے اگر اظہار کروں میں اپنے خاوند کی طرف سے (سوکن کے آگے) سوا اس کے کہ چیز دیتا ہے مجھ کو؟ (یعنی جو کچھ دیتا ہے اس سے زیادہ ظاہر کروں کہ سوکن جلے) حضورؐ نے فرمایا:

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ ط

اظہار کرنے والا ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیا گیا مانند اس شخص کے ہے کہ پہنے دو کپڑے جھوٹ کے۔ (بخاری مسلم)

اس عورت نے حضورؐ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی سوکن کو (جھوٹ موٹ) کہوں کہ میرا خاوند مجھے فلاں فلاں چیز دیتا ہے یعنی سوکن کو جلانے کے لئے زیادہ کچھ بتاؤں اس سے جو خاوند مجھے دیتا ہے تو ایسا کرنا گناہ تو نہیں؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ ایسا کرنا یوں ہے کہ جیسے کوئی شخص جھوٹ کے دو کپڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنے ۔مراد وہ شخص ہے جو کپڑے عاریت کے یا امانت کے پہنتا ہے لوگوں کو دکھانے کے لئے کہ گویا اس کے ہی ہیں جس طرح بیاہ شادی ہیں عورتیں مانگ کر زیور پہن کر جاتی ہیں یا کپڑے ۔ دکھانا یہ مقصود ہوتا ہے کہ یہ کپڑے اور زیور اسی بھاگوان کے ہیں اور یہ کسی اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی بیگم ہے ۔ لیکن ہے جھوٹ ۔ گھر آکر زیور بھی اور کپڑے بھی اتار کر مالک کو واپس کر دے گی ۔ حضورؐ انور نے کتنی نفیس مثال دے کر اُس عورت کو تنبیہہ کی کہ یہ جھوٹ ہے ۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے ۔

خاوند عورت سے بُغض نہ رکھے

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۔کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے :۔

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ ۔ (مسلم شریف)

مسلمان مرد ، مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے ۔ اگر ناخوش رکھے گا اس کی ایک خو کو تو خوش رکھے گا اس کی دوسری خُو کو ۔"

ملاحظہ : رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حکمت سے میاں بیوی کے رشتہ ازدواج کو استحکام بخشا ہے ۔ مرد اگر عورت کی کسی خُو یا فعل کو ناپسند کرتا ہے تو اس کی کسی اچھی عادت اور عش عش کرنے والے کام کو پسند بھی کرے گا ۔ اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کی کسی بُری عادت کے سبب اس سے بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسرے وقت اس سے ادائے دلبرانہ اور خلوصِ مومنانہ کا اظہار بھی ہو سکتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ آدمی کے تمام افعال اور اخلاق بُرے ہی نہیں ہوتے۔ اگر کچھ بُرے ہوتے ہیں تو کئی اچھے بھی ہوتے ہیں۔ پس اس کے اچھے اور نیک اعمال و اخلاق پر نظر کرنی چاہیئے اور ان پر خوش ہونا چاہیئے اور اگر کبھی اس کے برعکس ناگوار اخلاق کا اظہار ہو تو صبر کرنا چاہیئے۔ نسیم کا جھونکا بھی ضرور آئے گا۔ پھر اگر کوئی شخص بے عیب عورت تلاش کرے۔ یا عورت بے عیب مرد چاہے تو مرد ساری عمر بغیر عورت کے رہے گا اور عورت تمام زندگی بغیر مرد کے رہے گی۔ اس لیئے دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے کی اچھی عادتوں اور کاموں سے خوش ہونا چاہیئے اور ناگوار عادتوں اور خصلتوں کو برداشت کرتے ہوئے چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے کہ یہ دنیا کی زندگی ہے۔

میاں بیوی میں خوش طبعی کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(اے عائشہؓ) میں خوب جانتا ہوں جس وقت تو مجھ سے ہوتی ہے خوش، اور جس وقت تو مجھ سے ہوتی ہے خفا۔ (خفا یعنی بہ سبب کسی دنیوی بات کے) پس کہا میں نے (حضرت عائشہؓ نے) مِنْ اَیْنَ نَعْرِفُ۔ کس طرح پہچانتے ہیں آپ؟ فرمایا۔ اِذَا کُنْتِ عَنِّیْ رَاضِیَۃً فَاِنَّکَ تَقُوْلِیْنَ لَا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَ رَبِّ اِبْرَاهِيْمَ۔ جس وقت تو ہوتی ہے مجھ سے خوش پس تو کہتی ہے نہیں ہے اس طرح قسم ہے پروردگار محمدؐ کی۔ اور جس وقت تو ہوتی ہے مجھ پر خفا، پس تو کہتی ہے نہیں ہے اس طرح قسم ہے پروردگار ابراہیمؑ کی (یعنی نام میرا نہیں لیتی پروردگار ابراہیمؑ کہتی ہے) حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ ؕ ہاں اسی طرح ہے۔ قسم ہے اللہ کی، اے اللہ کے رسولؐ! نہیں چھوڑتی میں مگر نام تمہارا۔" (بخاری مسلم)

یاد رہے کہ عورت مرد کی زرخرید غلام کی مانند نہیں ہے کہ وہ ہر وقت سہمی ہوئی دست بستہ کھڑی رہے اور کبھی کوئی بات مزاح کی بھی نہ کرے۔ شب و روز خاوند کے حضور دم بخود رہے۔ باوجودیکہ عورت کے مقابلہ میں مرد کا مرتبہ کچھ زیادہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ (پ۲) اور واسطے مردوں کے اوپر عورتوں کے کچھ درجہ بڑھا ہوا ہے۔" پھر بھی میاں بیوی کا دوستانہ تعلق ہوتا ہے۔ بعض اوقات بے تکلفی سے گفتگو بھی ہو جاتی ہے۔ باہم ہنسی مذاق کی باتیں بھی ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔

مذکورہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک لطیف خوش طبعی کا بیان ہے۔ کبھی حضرت عائشہؓ کہتیں۔ نہیں ہے اس طرح قسم ہے ربّ محمدؐ کی اور کبھی یوں کہتیں۔ نہیں ہے اس طرح قسم ہے ربّ ابراہیمؑ کی۔ تو حضورؐ سمجھ جاتے کہ ربّ محمد خوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت کہتی ہے اور ربّ ابراہیمؑ خفا ہونے کے وقت کہتی ہے۔ یعنی خفگی کی حالت میں ربّ محمدؐ نہیں کہتی۔ پھر حضورؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کو کہہ ہی دیا۔ اے عائشہؓ میں خوب جانتا ہوں جب تو مجھ پر خوش ہوتی ہے اور جب تو مجھ پر خفا ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا۔ ہاں اسی طرح ہے لیکن خدا کی قسم! نہیں ترک کرتی میں مگر نام آپ کا۔" یعنی صرف نام ہی ترک کرتی ہوں اور دل میرا آپؐ کی محبّت سے بھرا ہوتا ہے۔ یونہی زبان سے ربّ ابراہیمؑ کہتی ہوں لیکن میری رگ رگ میں آپؐ کی محبّت سمائی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ کا حضورؐ کے ساتھ دوڑنا

حضرت عائشہ صدّیقہ رضؓ حضورؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں۔ آپؓ فرماتی ہیں۔ دوڑی میں ساتھ حضرتؐ کے اپنے پاؤں پر (یعنی پیدل) پس آگے نکل گئی میں حضرت سے۔ پس جب میں (کچھ) فربہ ہوگئی تو دوڑی میں ساتھ حضرت کے۔ پس آگے نکل گئے حضورؐ مجھ سے۔ فرمایا حضورؐ نے هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔ یہ بڑھ جانا (میرا) بدلے اُس بڑھ جانے کے ہے۔ یعنی پہلے تو بڑھ گئی تھی۔ اب میں بڑھ گیا ہوں۔ پس یہ بدلہ ہے تیرے بڑھ جانے کا۔ (ابوداوٗد)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال حسنِ خُلق ہے اور بڑی مہربانی اور اس میں سبق ہے امت کے لئے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ خوش طبعی اور اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت عورت پر رعب ہی نہیں جمائے رکھنا چاہیئے کہ خاوند گھر آئے اور عورت لرزلرز جائے کہ شاید کیا آفت آئی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ میاں بیوی کے درمیان دوستانہ تعلق بھی ہوتا ہے۔

خاوند کی اطاعت کا سخت حکم

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ط (ترمذی شریف)

اگر حکم کرتا میں کسی کو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو ضرور حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو۔"

ملاحظہ: یعنی سجدہ کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے کیونکہ سجدہ عبادت ہے۔ اگر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس سے خاوند کے حقوق بیوی پر بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ اتنے زیادہ کہ بیوی ان کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہے اور اس حدیث میں مبالغہ ہے خاوند کی اطاعت کے واجب ہونے میں۔ پس عورتوں کو خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت میں ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ خاوند کی نافرمان عورت بہت گنہگار ہوتی ہے۔

دس عورتوں والا خاوند

روایت ہے ابن عمر سے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا۔ اس حال میں کہ اس کے پاس دس عورتیں تھیں جاہلیت میں اور عورتیں بھی سب مسلمان ہوئیں خاوند کے ساتھ۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمۡسِكۡ اَرۡبَعًا وَّ فَارِقۡ سَائِرَهُنَّ۔ رکھ تو چار عورتوں کو (اپنے نکاح میں) اور جدا کردے باقیوں کو"۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح حالتِ کفر کا صحیح ہے۔ مسلمان ہونے پر تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسی عورتیں نکاح میں ہوں کہ ان کا جمع کرنا جائز نہیں۔ مثلاً دو سگی بہنیں نکاح میں ہوں۔ خاوند مسلمان ہو گیا ہے تو ایک نکاح میں رکھے اور دوسری چھوڑ دے اور چار سے زیادہ نکاح میں ہوں تو چار رکھ لے اور باقیوں کو چھوڑ دے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں حضورؐ نے غیلان کو حکم دیا ہے۔

عورتیں عبادت میں مردوں کی شریک ہیں

دورِ جاہلیت میں عورتوں کی ذلت، رسوائی، کس مپرسی اور گردن زدنی ہونا آپ معلوم کر چکے ہیں۔ اسلام نے جہاں عورت کا تقدس اور صحیح مقام اسے بخشا ہے وہاں عبادات میں بھی خالقِ لایزال نے اسے مردوں کے ساتھ شریک کیا ہے۔ یعنی جس طرح مرد عبادت کے ذریعہ قربِ خداوندی حاصل کرتے ہیں اور نجاتِ اُخروی پاتے ہیں، اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی طرح عبادت کرکے اللہ تعالیٰ کی مقرّب بن سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسائی شریف میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضورؐ! مردوں کا ذکر قرآنِ مجید میں آتا رہتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم عورتوں کا ذکر نہیں آتا۔ آپ فرماتی ہیں۔ ایک دن میں بیٹھی اپنے سر کے بال درست کر رہی تھی کہ میں نے حضورؐ کی آواز منبر پر سُنی۔ میں بالوں کو یونہی لپیٹ کر حجرے میں آگئی تو حضورؐ اس وقت یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (پ ۲۲ ع)

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں، فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والے مرد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگہبانی کرنے والی عورتیں، کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے
اور ذکر کرنے والیاں، ان سب (مردوں عورتوں) کے لئے
اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور جس طرح مردوں کو مُسلمین کہا ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مسلمات فرمایا ہے۔ مرد مومنین ہیں تو عورتیں بھی مومنات ہیں۔ مرد قانتین ہیں تو عورتیں بھی قانتات ہیں مرد صادقین ہیں تو عورتیں بھی صادقات ہیں۔ مرد صابرین ہیں تو عورتیں بھی صابرات ہیں۔ خاشعین مرد ہیں تو خاشعات عورتیں بھی ہیں۔ متصدقین مرد ہیں تو متصدقات عورتیں بھی ہیں۔ مرد صائمین ہیں تو صائمات عورتیں بھی ہیں۔ حافظینِ فروج مرد ہیں تو حافظات عورتیں بھی ہیں۔ ذاکرین مرد ہیں تو ذاکرات عورتیں بھی ہیں۔ تو مردوں کے ساتھ عورتیں برابر شریکِ عبادت ہیں۔ بارگاہِ لم یزل میں دونوں حاضری کا شرف پا رہے ہیں۔ اور پھر بخشش اور اجرِ عظیم کی خوشخبری دونوں کو مِل رہی ہے ذکور و اناث فردوس مکان ہیں اور مغفرت کے آبِ حیات سے سرشار ہیں۔ کتنا شرف بخشا اسلام نے معاشرہ کی راندی ہوئی عورت کو، دُنیا کی ٹھکرائی ہوئی زنِ خوار کو۔

عورت! شکر کر اُس ربّ لایزال کا جس نے مرد کے دوش بدوش تجھے دخولِ جنّت کا پروانہ دے دیا۔

فردوس مکانی ذکور و اناث

بہشت میں جانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیت میں دس نیک صفتیں گنائی ہیں۔ وہ روزہ مہر گردوں جو افسانہ و افسوں ہے کہ اندر یعنی اس فانی زندگی میں دس چھلکتے جام۔ ارم بدوش جام نوش جان کر لینے چاہئیں۔

صفاتِ خاصہ کی پہلی قسم

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ہے۔ یعنی وہ مرد جو اسلام لائے اور وہ عورتیں جو اسلام لائیں۔

صفاتِ خاصہ کی دوسری قسم

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وہ مرد جو ایمان لائے اور وہ عورتیں جو ایمان لائیں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان میں تفاوت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (پ۲۶ ع۱۴)

یعنی گنوار عرب نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ان سے کہہ دو کہ تم ابھی ایمان نہیں لائے لیکن کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے۔"

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اسلام عام ہے اور ایمان اس سے خاص ہے۔ بخاری شریف میں ہے لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن۔ زناکار جس دم زنا کرتا ہے اس حال میں وہ مومن نہیں ہوتا۔ یعنی دورانِ زنا ایمان اس سے جُدا ہو جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن پھر بھی زانی کافر نہیں ہوتا۔ پس ایمان بہ نسبت اسلام کے خاص ہے کہ ایمان نہیں تھا مگر اسلام باقی تھا۔

اسلام اور ایمان میں تفاوت

اب ایمان اور اسلام کا فرق سمجھیں۔ صحیح بخاری میں حدیثِ جبریل مذکور ہے کہ صحابہؓ کی جماعت میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک[1] شخص خوب صورت، سیاہ بال، سیاہ داڑھی، بہت سفید لباس، جس پر کوئی میل کا داغ تک نہ تھا، آیا۔ صحابہؓ نے خیال کیا۔ کہ یہ شخص پردیسی مسافر ہے۔ لیکن کوئی علامت سفر کی اس پر ظاہر نہیں ہے (یعنی کوئی گرد وغبار نہ چہرے پر ہے نہ کپڑوں پر) پھر وہ شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہوکر ادب سے بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ حضورؐ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے۔ کہ گواہی دے تو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔ اور نماز ٹھیک قائم کر اور زکوٰۃ دے اور خانہ کعبہ کا حج کر اور رمضان شریف کے روزے رکھ۔ یہ سُن کر اُس نے کہا۔ صَدَقْتَ آپ نے سچ فرمایا۔ صحابہؓ نے تعجب کیا کہ عجب سائل ہے کہ پوچھتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے (گویا پہلے ہی خود جانتا ہے) پھر اس شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ایمان کیا ہے۔ آپؐ نے

---

[1] یہ شخص جبریل تھا۔ انسانی شکل میں آیا۔ مسائل پوچھے تاکہ لوگ دین سیکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو یقین لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں اور رسولوں پر اور اللہ کی تقدیر پر کہ ہر خیر و شر سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا۔ صَدَقْتَ۔ آپ نے سچ بتایا۔ صحابہؓ نے پھر تعجب کیا کہ کیسا سائل ہے۔ پوچھتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ حضورؐ! احسان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اللہ کی اس طرح کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے۔ اور اگر تم نہیں دیکھتے ہو (یعنی یہ خاص کیفیت تم کو حاصل نہ ہو) تو پھر یہ جانو کہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ اسلام اور ایمان میں تفاوت ہے۔ اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے کیونکہ اسلام کے معنی ہیں عبادت کے واسطے گردن جھکانا۔ پس جو شخص مسلمان ہے وہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر اطاعت ظاہری کرتا ہے۔ نماز، روزہ حج، زکوٰۃ اور اوامرِ الٰہی کا مطیع ہے۔

اب یہ بات ممکن ہے کہ یہ سب باتیں ظاہر میں ہوں اور دل میں اس کو اعتقاد نہ ہو۔ جیسے منافقین ہوتے ہیں۔ پھر جس شخص نے اعتقاد قلبی کے بغیر یہ افعال پورے کئے (یعنی نماز، روزہ وغیرہ وغیرہ) تو شریعت کے قانون میں وہ شخص مسلمانوں کے معاشرے میں شمار ہوگا۔ اس کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی برتاؤ کیا جائے گا۔ اس پر جہاد نہ کیا جائے گا۔ نہ اس سے جزیہ لیا جائے گا۔ مگر بوجہ دلی اعتقاد نہ ہونے کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ منافق دوزخی ہوگا۔ کیونکہ اس کو اللہ کی توحید اور حضورؐ کی رسالت اور نبوت پر دلی یقین نہیں ہے۔ وہ منافق مسلمان ہے، جہنم کا ایندھن بنے گا۔

تو ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ کی خالص توحید اور حضورؐ کی رسالت پر یقین لانے کا اور جو کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب حق ہے۔ اور یہ یقین اور اعتقاد دل میں جم جائے اور راسخ ہو جائے۔ اور اسلام عبارت ہے اعمالِ صالح سے۔ اللہ تعالیٰ اور رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا۔ یعنی پانچوں نمازیں سنت کے مطابق ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے، قیامِ رمضان کرے۔ زکوٰۃ دے اور حج کرے۔ اخلاقِ حسنہ کے زیور سے آراستہ رہے۔ اکلِ حلال اور صدقِ مقال کی پابندی کرے۔ امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی پر تا زیست نظر رکھے۔ تمام مردوں اور عورتوں کو ایمان اور اسلام کی اس تشریح کے نور میں گام فرسا رہنا چاہیئے ؎

مشامِ تیز سے ملتا ہے صحرا میں نشاں اس کا
ظن و تخمین سے ہاتھ آتا نہیں آہوئے تاتاری

صفاتِ خاصہ کی تیسری قسم

وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ۔ قنوت کرنے والے مرد اور قنوت کرنے والی عورتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے اسلام اور ایمان کا ذکر ہو چکا ہے۔ جب مردوں اور عورتوں کے دل ایمان کے نور سے جگمگا گئے اور اس نورِ ایمان کی روشنی میں اعمالِ صالح کی حسین صورتیں فرشتوں کو اپنی طرف مائل کرنے لگیں۔ تو پھر مسلمان اور مومن مردوں اور عورتوں پر قنوت کا عالم طاری ہوتا ہے۔ قنوت کے معنی سکون کے ساتھ اطاعت گزاری کرنا۔ یعنی دنیاوی تعلقات وغیرہ سے فارغ ہوکر دل کو سکون و امن کے ساتھ اطاعتِ خداوندی میں اس طرح قائم کرے کہ آخرت کے عذاب سے ڈرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہو۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ۔ یعنی نماز میں اللہ کے حضور بڑے ادب سے فرماں بردار بن کر کھڑے ہوا کرو۔ یاد رہے کہ اسلام اور ایمان کی سچی فرمانبرداری سے قنوت کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ قانتین جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو اُن کے مرغزارِ ایمان میں سکون و قرار کی بادِ بہاری چلتی ہے جس سے ان کو وہ کیف و سرور حاصل ہوتا ہے کہ وہ دنیا و مافیہا کو بھول جاتے ہیں۔

ع کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی

صفاتِ خاصہ کی چوتھی قسم

وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
راست باز مرد اور راست باز عورتیں۔ سب سے بڑا صدق اور سچائی کلمہ طیبہ کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔ کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں قولی، بدنی، مالی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری مخلوق میں کوئی بھی اس کی ازلی ابدی صفات میں شریک نہیں۔ پس سب سے بڑی سچائی توحید ہے۔ پھر صادق مرد اور عورتیں اپنے اقوال میں ہمیشہ سچ کہتے ہیں۔ رات دن میں جو بات بھی زبان سے نکالتے ہیں، سچی نکالتے ہیں۔ ہر وعدہ سچا کرتے ہیں۔ کاروبار میں، لین دین میں، معاملات میں، استغاثوں میں، مقدموں میں، جھگڑوں میں، تنازعوں میں، دنیاوی امور میں، دینی مسائل میں، تبلیغ دین میں، وعظوں میں، خطبوں میں سچ ہی بولتے ہیں، صدق و راستی کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ سچائی ایمان کی نشانی ہے۔ اور جھوٹ نفاق کا نشان ہے۔ سچا نجات پاتا ہے۔

سچ بولا کرو، سچائی نیکی کی طرف رہبری کرتی ہے اور نیکی جنّت کی راہ دکھاتی ہے۔ جھوٹ سے بچو۔ جھوٹ بدکاری کی طرف رہبری کرتا ہے اور فسق و فجور انسان کو جہنّم کی طرف لے جاتا ہے۔ انسان سچ بولتے بولتے اور سچائی کا قصد کرتے کرتے خدا کے پاس صدیق لکھا جاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا اور جھوٹ کا قصد رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذّاب لکھا جاتا ہے۔ اِس مضمون کی اور بہت سی احادیث ہیں۔

صدق کی جبلّت بڑی پاکیزہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ حق و راستی کو ہی پسند کرتی ہے۔ تو ایسا آدمی خواہ مخواہ ایمان اور اسلام کو ہی پسند کرتا ہے کہ اس کی طینت آپ جنّت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف لے جاتی ہے۔ بعض صحابہؓ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اور انہوں نے بخوشی اسلام (سچائی) کو قبول کیا۔ اور پھر اسلام لاکر بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

صدق قول میں ہوتا ہے اور عمل میں بھی۔ عمل کا صدق یہ ہے کہ عمل خالص اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہو اور اس میں اپنے نفس کی کوئی خواہش نہ ملی ہو اور نہ نیّت میں ریا کا دخل ہو سہ

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

صفاتِ خاصہ کی پانچویں قسم

وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ۔ اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔

صبر دو طرح کرتے ہیں۔ ایک تو عبادت اور بندگی پر قائم رہتے ہیں۔ دوسری صورت گناہوں سے نفس کو روکنے پر ہے صابر مرد اور عورتیں عبادت کی تکلیف برداشت کرکے اپنے فرض کی ادائیگی پر جمے رہتے ہیں۔ روزہ کی عبادت میں بھوک اور پیاس پر صبر کرکے روزہ کو پورا کرتے ہیں۔ جہاد میں ثابت قدم رہ کر میدانِ جنگ میں کفار سے لڑتے ہیں۔ جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ مال کے ساتھ جہاد کرنا اور جان کے ساتھ جہاد کرنا اور زبان کے ساتھ جہاد کرنا۔ تینوں قسم کا جہاد ثابت قدمی اور صبر کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ قولی، مالی، بدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں بے شمار رکاوٹیں اور شیطانی موانع پیش آتے ہیں صابرین اور صابرات صبر کی بدولت ہی ان سے نمٹتے اور اپنے فرائض کی پابندی کرتے ہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق کی راہ رکاوٹوں سے اَٹی اور کانٹوں سے بھری ہوئی ہے۔ انسانی اور جنّی شیطانوں سے سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ اِن حالات میں بَلَآ اِنْ تَصْبِرُوْا کی برقی رَو ہی مجاہدوں کو فعّال رکھتی اور قدموں کو ڈگمگانے سے روکتی ہے۔

مصیبتوں پر بھی صبر کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ سخت صبر صدمے کے شروع پر ہوتا ہے اور اسی کا اجر زیادہ ہے پھر تو جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے خواہ مخواہ ہی صبر آ جاتا ہے۔ الحاصل عورتوں اور مردوں کے لئے صبر کی نِعمت بھی قُرب خداوندی کی طرف لے جانے والی سیڑھی ہے۔

صفاتِ خاصہ کی چھٹی قسم

وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعٰتِ۔ اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں۔

خشوع اور خضوع کے معنی ہیں عاجزی اور گڑگڑانا۔ مراد تسکین، دل جمعی، فروتنی، تواضع اور مسکینی۔ اور یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کے دل میں خوفِ خدا ہو اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر وناظر جانتا ہو اور عبادت اس طرح کرے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو کم از کم یہ درجہ تو ضرور حاصل ہو کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ بھی خشوع ہے کہ آدمی دل سے اور اعضاء و جوارح سے اللہ کے حضور ایسا جُھکے کہ اس کو اطمینان آ جائے۔ سکون کی دولت ملے ؎

تجھ سے گریباں مرا مطلعِ صبح نشور
تجھ سے مرے سینے میں آتشِ اَللّٰہ ھُو

صفاتِ خاصہ کی ساتویں قسم

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ۔ اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔

صدقہ یہ ہے کہ محتاج کمزور آدمی جو نہ کما سکتے ہوں اور نہ اُن کا کوئی کمانے والا ہو۔ مالدار اپنے مال سے جو اہل وعیال کی حاجت سے زاید ہو، اللہ کی خوشنودی کے لئے ان محتاجوں کو دے اور دینے کے بعد کوئی احسان نہ رکھے بلکہ یہاں تک پوشیدہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ایسے ہی صادق الایمان بندہ کے حق میں ارشادِ خیرالوریٰ ہے کہ قیامت کے روز سات بندوں کو اللہ تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن سوائے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا۔ ان سات بندوں میں ایک ایسا صدقہ دینے والا مذکور ہے (جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے)۔ یہ حدیث بخاری، مسلم میں ہے۔ ایک حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹاتا ہے جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ کو پانی بجھا دیتا ہے۔ مبارک ہیں وہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں جو اللہ کی رضا اور خوشی کی خاطر ناداروں، ضعیفوں، کمزوروں، محتاجوں کو صدقہ و خیرات دیتے ہیں۔

عورتیں نوٹ کرتی جائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کو مردوں کے ساتھ ساتھ عبادات میں شامل کر رہا ہے۔ ان کا ذکر قرآن میں کر رہا ہے۔

صفاتِ خاصہ کی آٹھویں قسم

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصَّآئِمَاتِ اور وہ مرد جو روزہ رکھنے والے ہیں اور وہ عورتیں جو روزہ رکھنے والی ہیں"

روزہ یہ ہے۔ الامساك عن الاكل والشرب والجماع یعنی آب و طعام اور جماع سے طلوعِ فجر سے لے کر غروب آفتاب تک باز رہنا" روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔ یعنی بدن کو ہر قسم کی آلائشوں اور آلودگیوں سے پاک کر دیتا ہے۔ روزہ شہوت کو بھی توڑ دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہِ جواناں! تم میں سے جسے طاقت ہو وہ تو اپنا نکاح کر لے تاکہ اس سے نگاہیں نیچی رہیں اور پاک دامنی حاصل ہو۔ اور جسے نکاح کی طاقت نہ ہو (یعنی نہ مہر دے سکے اور نہ بیوی کا خرچ اٹھا سکے)، تو وہ روزہ رکھے۔ یہی اس کے لئے گویا خصی ہونا ہے۔ (مشکوٰۃ)

صفاتِ خاصہ کی نانویں قسم

وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَافِظَاتِ ۔ اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں"

یعنی گناہ اور حرام سے فروج کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہاں اپنی نکاحی بیبیوں سے اختلاط حلال اور روا ہے۔ اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۔ یعنی اپنی منکوحہ عورتوں اور مملوکہ باندیوں سے اختلاط کی کچھ ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ مشکوٰۃ میں حدیث ہے۔ حضورؐ نے منکوحہ بیوی سے جماع کرنے کو نیکی فرمایا۔ ایک صحابیؓ نے حیران ہوکر پوچھا۔ حضورؐ! کیا یہ کام (مجامعت) بھی نیکی ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ کام غیر عورت سے کیا جاتا تو کیا تھا۔ اس نے کہا۔ حضورؐ! زنا ہوتا۔ فرمایا۔ پھر جس کام (منکوحہ بیوی سے جماع) نے زنا سے بچایا۔ وہ کام نیک نہ ہوا؟"

پس جو نیک شریف خدا سے ڈرنے والے مغفرت اور اجرِ عظیم پانے والے انسان ہیں، وہ ضرور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایسے مرد اور عورتیں نہ صرف شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ اپنی نظروں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ نہ مرد کسی عورت کو شہوانی نظر سے دیکھتا ہے اور نہ عورت کسی مرد کو غیر نظر سے دیکھتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی نظروں، ہاتھوں، پاؤں، زبانوں، کانوں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی جنسی حرکتیں مقدمہ زنا کہلاتی ہیں۔ الحاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظتِ فروج بہت بڑا تقویٰ بلکہ جہاد ہے۔ ایسے موقع پر کہا گیا ہے ؎

دشوار ہے اِس بزم میں جینا میرا
گرداب میں آیا ہے سفینہ میرا
کچھ آج وہ کثرت ہے حسینوں کی یہاں
ہے چوبۂ قصاب پہ سینہ میرا

ان حالات میں مردوں اور عورتوں کا خوفِ خدا کے حصار میں رہنا، اپنی حفاظت کرنا اور بچ بچ کے رہنا، چال چلن کی چادر کو بے داغ رکھنا، فرشتوں سے کم نہیں۔ ان ہی کو اجرِ عظیم اور مغفرتِ وسیع کا وعدہ دیا گیا ہے۔

صفات خاصہ کی دسویں قسم

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ۔ اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو بہت یاد کرنے والی عورتیں"

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ کو یاد کرنے کا بڑا درجہ ہے۔ نیک مرد اور نیک عورتیں ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے ہیں۔ کھڑے، بیٹھے، کروٹ پر ربّ عزّوجل کو یاد کرتے ہیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رات کو مرد نے اپنی عورت کو جگایا۔ پس دونوں نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس رات میں یہ دونوں ذاکرینِ کثیر و ذاکرات میں لکھے جائیں گے" (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر الٰہی جہاد سے افضل ہے

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون افضل درجہ والا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ بندے جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ! کیا یہ لوگ ایسے شخص سے بھی بڑھ جائیں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ (سنو!) اگر غازی نے اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارا کہ ہتھیار ٹوٹ گیا اور خون آلودہ ہوگیا تو ایسے غازی سے بھی اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والا افضل ہے۔" (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ مکہ چلے جاتے تھے کہ جمدان پر پہنچے۔ پھر فرمایا۔ یہ جمدان ہے۔ آگے چلو کہ مُفَرِّدُوْنَ سبقت لے گئے۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ مفردون کون ہیں؟ فرمایا۔ ایسے بندے جو اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں اور ایسی عورتیں جو اللہ کو بہت یاد کرتی ہیں۔ (صحیح مسلم)

پھر فرمایا۔ اے اللہ! حج اور عمرے میں اپنا سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہؓ نے کہا۔ بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ صحابہؓ نے پھر بال کتروانے والوں کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا۔ کتروانے والوں کے لئے بھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ کے عذابوں سے نجات دینے والا کوئی عمل اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذکر سے بڑا نہیں ہے۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا۔ میں تمھیں سب سے بہتر، سب سے پاک اور سب سے بلند درجہ کا عمل بتاؤں جو تمہارے حق میں سونا چاندی راہِ خدا میں لٹانے سے بہتر ہو؟ اور اس سے بھی افضل ہو کہ کل تم اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرو۔ تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں (یعنی گھمسان کی لڑائی ہو) صحابہؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ! ضرور بتلائیے۔ فرمایا آپؐ نے۔ اللہ بزرگ و برتر کا ذکر ہے" (مسند احمد)

مسند احمد ہی میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون مجاہد افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ سب سے زیادہ خدا کا ذکر کرنے والا۔ اس نے پھر روزہ دار کی نسبت پوچھا۔ آپؐ نے یہی جواب دیا۔ پھر نماز، زکوٰۃ، حج، صدقہ سب کی بابت پوچھا۔ حضورؐ نے سب کا یہی جواب دیا کہ اس کو زیادہ ثواب ہے جو اللہ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ پھر خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے والے بہت ہی بڑھ گئے۔ حضورؐ نے یہ سن کر فرمایا۔ ہاں تو نے سچ کہا۔ (مسند احمد)

اللہ کا بندے کے ساتھ ہونا

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ فرماتا ہے۔ میں ساتھ اپنے بندے کے ہوں جس وقت یاد کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو اور ہلاتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونوں ہونٹ اپنے۔"

(بخاری شریف)

ذکر سے نجاتِ عذاب

معاذ بن جبل رضؓ نے کہا۔ نہیں کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دے اس کو خدا کے عذاب سے ذکرِ خدا سے۔"

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

یعنی ذکر کے برابر کوئی عمل عذاب سے چھٹکارا کروانے والا نہیں۔ پس ذکرِ الٰہی سب پر افضل ہے۔ روایت ہے ابن عمرؓ سے۔ کہا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ نہ بہت کرو کلام بغیر ذکر خدا کے۔ اس لئے کہ بہت کلام کرنا بغیر ذکر خدا تعالیٰ کے سبب ہے دل کی سختی کا اور بہت دُور آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل ہے؛ (ترمذی شریف)

حضرت اُم حبیبہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہر کلام ابن آدم کا وبال ہے اس پر نہیں نفع اس کو مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا اللہ کا ذکر۔" (ترمذی)

ذکر سونے چاندی کے خزانوں سے افضل ہے

حضرت ثوبان رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ جب نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی۔ تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر میں۔ پس کہا بعض صحابہؓ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے (یعنی سونے اور چاندی کی مذمت میں نازل ہوئی ہے) کاش ہم جانیں کہ کون سا مال بہتر ہے (سونے اور چاندی سے) کہ ذخیرہ کریں ہم اس کو۔ فرمایا آپؐ نے بہترین مال زبان ہے یاد کرنے والی اللہ کو اور دل شکر کرنے والا اور بیوی مسلمان جو مدد کرے اس کی اس کے ایمان پر" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لاکھوں کروڑوں روپے کے سونا چاندی جمع کرنے سے اللہ تعالیٰ کا ذکر بہتر ہے۔ دنیا کی زندگی کے لئے اگرچہ مال ازحد ضروری ہے کہ بغیر مال کے نہ نکاح کیا جا سکتا ہے نہ بیوی بچوں کی پرورش ہو سکتی ہے نہ مسجدیں بن سکتی ہیں اور نہ دینی مدرسے قائم ہو سکتے ہیں اور نہ جہاد ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡفَقۡرِ۔ "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے تنگدستی محتاجی سے"۔ مذمت اس مال کے بارے میں آئی ہے کہ آدمی سونا چاندی اور مال و دولت اکٹھا کرتا جائے۔ نہ اس کی زکوٰۃ دے اور نہ اُسے فی سبیل اللہ خرچ کرے اور نہ غریبوں مسکینوں کو دے۔ بس جمع ہی کرتے کرتے مر جائے۔ بہتر یہ ہے کہ مال حلال اس حد تک کمائے کہ دنیا کی زندگی عزت و آبرو کے ساتھ پوری ہو جائے اور محتاجی نہ ہو۔ حدیث مذکور میں ہے اَیُّ الۡمَالِ خَیۡرٌ۔ کون سا مال بہتر ہے۔ یعنی سوائے سونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چاندی کے کہ ہم اس کو ذخیرہ کریں۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا۔ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ۔ بہترین مال زبان ہے خدا کو یاد کرنے والی۔ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ اور دل شکر کرنے والا۔ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ۔ اور بیوی مسلمان جو مدد کرے اس کی اس کے ایمان پر۔"

نوٹ: مسلمان نیک بیوی خاوند کو نماز روزہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ تہجد کے لئے اٹھاتی ہے۔ حلال مال کمانے پر زور دیتی ہے۔ زنا اور حرام کاموں سے باز رکھتی ہے۔

ہر ہر مجلس میں ذکر کرو

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بیٹھے ایک مجلس میں کہ نہ یاد کرے اس میں اللہ تعالیٰ کو، ہوگا بیٹھنا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یعنی اس کے حکم سے) افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص لیٹے اپنی خواب گاہ میں (یعنی سوتے وقت) کہ نہ یاد کرے اس میں اللہ تعالیٰ کو، ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا۔" (ابوداؤد)

نوٹ: یعنی ہر حال میں اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر ہر مجلس میں شب و روز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جو وقت ذکرِ الٰہی سے خالی گزرے گا قیامت کے روز موجب حسرت و ندامت ہوگا۔

باغ بہشت کے میوے

حضرت انسؓ روایت کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت گزرو تم بہشت کے باغوں سے تو میوے کھایا کرو۔ صحابہ رض نے عرض کیا۔ حضورؐ! کیا ہیں بہشت کے باغ؟ فرمایا۔ حُلَقُ الذِّکْرِ ذکر کے حلقے؛ (ترمذی)

ایک حدیث میں حضورؐ نے مساجد کو جنّت کے باغ فرمایا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط کو میوے فرمایا۔ (مشکوٰۃ)

الحاصل، حضورؐ نے اللہ کے ذکر کی ترغیب دی ہے کہ ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔ مسجد میں جب لوگ ذکرِ الٰہی کریں گے تو وہ بھی ذکر کے حلقے ہی ہوں گے۔ عورتوں اور مردوں کو دنیا کی زندگی غنیمت جان کر خوب خوب ذکرِ الٰہی میں گزارنی چاہیئے ورنہ قیامت کے روز حسرت و ندامت ہوگی۔ پھر حسرت وندامت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

زبان تیری تر رہے

عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا۔ یا رسولؐ اللہ! اسلام کے احکام بہت غالب ہوئے ہیں مجھ پر۔ (یعنی فرضوں کے علاوہ احکام بہت ہیں جن کے پورا کرنے سے میں عاجز ہوں) پس خبر دو مجھ کو ساتھ ایسی چیزوں کے کہ بھروسا کروں میں ساتھ اس کے (یعنی کوئی مختصر عمل بتا دیں جس کا ثواب بہت زیادہ ہو) فرمایا حضورؐ نے لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ ہمیشہ رہے زبان تیری تر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی یاد سے۔" (ترمذی شریف)

فرائض تو کسی صورت کم نہیں ہو سکتے۔ ان کے علاوہ احکام اسلام بہت سارے ہیں۔ سائل عرض کرتا ہے۔ حضورؐ! میں احکام اسلام سارے کے سارے بوجہ ضعف پورے کرنے سے عاجز ہوں۔ لہٰذا آپؐ مجھے کوئی مختصر، جامع اور آسان کام بتا دیں۔ اس کو اپنا وِرد بنالوں اور بے نیاز ہو جاؤں سب نافلہ عبادات سے۔ رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھ؛

اللہ کا ذِکر بہت بڑی چیز ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ؕ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ (پ ۲۱ ع ۱)

یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بے شک (نماز) ذکرِ خدا بہت بڑی چیز ہے۔"

نماز اللہ کے ذِکر کا نام ہے۔ ساتھ فرمایا۔ اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ معلوم ہوا نماز اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا ذکر ہے اور یہ ذکر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا بیان

یاد رہے کہ تمام اوامرِ خداوندی کا امتثال یادِ خدا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا ذکر ہے ۔ چنانچہ نماز اللہ کا بہت بڑا ذکر ہے ۔ روزہ بھی ذکر ہے ۔ زکوٰۃ دینا بھی ذکر ہے۔ اور حج کرنا بھی ذکر ہے ۔ اور توحید خداوندی کو ماننا افضل ذکر ہے ۔ جیسا کہ فرمایا حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (مشکوٰۃ)

افضل ذکر لا الٰہ الاّ اللہ ہے ۔ اس میں اللہ کی الوہیّت کا اثبات اور ہر غیر اللہ کے الٰہ ہونے کی نفی ہے ۔ یعنی قولی ، بدنی، مالی عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔ اس کے سوا کوئی بھی اس کی عبادت میں شریک نہیں ، نہ اس کی صفات میں۔

خدا تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل ذکرِ ربّ مجید ہے ۔ اللہ نے فرمایا ۔ فَانْكِحُوْا ۔ نکاح کرو۔ تو اللہ کا حکم مان کر نکاح کرنا ذکر ہے ۔ بیوی بچوں کے لئے روزی کمانا بھی ذکر ہے ۔ نمازوں کی پابندی کے ساتھ آٹھ گھنٹے کام کرنا ، ملازمت ہو ، دکانداری ہو، دستکاری ہو ، کوئی ذریعہ معاش ہو ، سب نافلہ عبادت اور ذکرِ الٰہی ہے ۔ والدین کے حقوق ، بیوی اور اولاد کے حقوق ، خاوند کے حقوق ، ہمسایوں کے حقوق ، معروف میں حکومت کی اطاعت ، غرض ہر کام دنیا کا خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق بجا لانا ، عبادت اور ذکرِ حق تعالیٰ ہے ۔ اسی طرح مرد مومن اور عورت مومنہ کے شب و روز اگر اسلام کی ہدایت اور قرآن و حدیث کی روشنی میں گزریں گے تو یہ چوبیں گھنٹے ذکرِ الٰہی میں گزریں گے اور اس طرح مومن مرد اور مومن عورت کی دُنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دین بن جائے گی۔ عبادت اور یادِ الٰہی کہلائے گی۔
اب ذکر کی دوسری اقسام کی طرف توجہ فرمائیں کہ ذکر دل سے بھی ہوتا ہے۔ اور زبان سے بھی۔ دل کا ذکر ہے فکر کرنی خدائے واحد القہار کی عظمت، جلال، جبروت اور ملکوت میں اور اس کی بے شمار نشانیوں میں کہ آسمان اور زمین میں ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَّتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (۲ع۴)

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن اور رات کے آنے جانے میں اور کشتیوں کے جو چلتی ہیں دریا میں لوگوں کے نفع کی چیزیں لے کر، اور جو کچھ اتارا اللہ نے آسمان سے پانی، پس زندہ کیا ساتھ اس کے زمین کو پیچھے اس کی موت کے اور بکھیرے زمین میں ہر قسم کے حیوانات اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادلوں کے جو حکم کے بندھے ہیں درمیان آسمانوں اور زمین کے البتہ نشانیاں ہیں (توحید کی) ان لوگوں کے لیئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں؛

اب اگر انسان مذکورہ آیت میں غور کرے تو ایک ایک لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کے ذکر کا چشمہ نظر آئے گا جس سے یادِ الٰہی کی نہریں نکل کر دل کی سرزمین کو سیراب کر رہی ہیں۔

اتنا بڑا آسمان ۔ جس کی نہ کوئی حد ہے نہ کنارہ جو روئے زمین پر خیمہ زن ہے۔ اس میں ستارے اور سیارے ہیں۔ سورج، چاند، بے شمار نجوم جو دعوتِ فکر دے رہے ہیں۔ پھر زمین اور آسمان کے درمیان خلاء ہے اور خلاء میں طبقات ہیں۔ ہوا، بادل، بادلوں کا بکھرنا، منتشر ہونا، برسنا، برس کر کھلنا، دھوپ، چاندنی، زمین میں کھیتی باڑی، ہر قسم کا اناج، ندی، نالے، دریا، سمندر، پہاڑ، جڑی، بوٹیاں، دریاؤں اور سمندروں کی مخلوق اور بے شمار فائدے کی چیزیں جو دریاؤں اور سمندروں میں ہیں۔ پہاڑوں کے اندر بے شمار نافع اشیاء، زمرّد، نیلم، پکھراج، لعل، یاقوت، ہیرے، موتی، مونگا، یشب، مرجان، عقیق، سونا چاندی اور بہت سے جواہرات جو خالقِ کائنات کا پتہ دیتے ہیں اور درختوں کا ہر ہر پتّہ جو معرفتِ کردگار کا دفتر ہے، باغوں میں درخت، درختوں کی ہریالی، پھلوں کے ذائقے، پھولوں کے پیارے رنگ اور خوشبوئیں جو مشامِ جان کو معطّر کر دیتی ہیں۔ غرض ؎

وَفِیْ کُلِّ شَیْئٍ لَّہٗ اٰیَۃٌ
تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ

اور ہر چیز میں واسطے اس کے نشانی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ وہ ذات ایک ہے (کوئی اس کی ذات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات میں شریک نہیں)۔

ساری سائنس اور بے شمار ایجادات خلق میں غور و فکر کا نتیجہ ہی تو ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج (پ ۴ ع ۱۱)

وہ (نیک) لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو لایعنی پیدا نہیں کیا۔"

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے لو لگا رکھی ہے وہ تو ہر ہر چیز میں خالقِ لایزال کی شان اور قدرت دیکھتے ہیں اور فکر کے دریا میں غوطے لگا کر اس کے ذکر کا کیف پاتے ہیں۔

ہاں تو اوپر جس آیت میں صفاتِ خاصہ کی دس قسمیں بیان ہوئی ہیں، ان میں مردوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے عورتوں کا بھی برابر ذکر کیا ہے اور ہم اس آیت کو یہاں لائے بھی اسی لئے ہیں تاکہ عورتیں جان لیں کہ اللہ تعالےٰ قرآن میں ان کا ذکر بھی کرتا ہے۔ اسلام کے دیس کی وہ بھی معزز شہری ہیں اور اعمالِ صالح کی بدولت وہ بھی مردوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گی۔ چنانچہ مذکورہ آیت کے اخیر میں ارشاد ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعَدَّ اللّٰہُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ ان سب مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے؟

عورتوں اور مردوں کے اذکار

اب ہم زبان سے ذکر کرنے کے اذکار لکھتے ہیں تاکہ ذاکرین اور ذاکرات ان سے زبان کو تر کر کے خوشنودیٔ رب الارباب حاصل کریں۔

یہ تو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں۔ فرائض پنجگانہ بھی ذکرِ الٰہی ہے اور تمام اوامرِ خداوندی کو بجا لانا بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ہر ہر حکم کی تعمیل اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ یہاں ہم زبان کے ذکر کے لئے کچھ تسبیحات لکھتے ہیں۔ ذاکرین اور ذاکرات معمول بنالیں۔

افضل ذِکر

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط (ترمذی)

حضورؐ نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو افضل ذکر فرمایا ہے۔[1] اس ذکر کی اور فضیلت ملاحظہ ہو۔

آسمانوں زمینوں سے وزن میں بھاری

حضرت ابی سعید

---

[1] بعض مسجدوں میں اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔ یہ غلط ہے اور بے علمی کی بات ہے۔ افضل ذکر صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ حدیث میں حضورؐ نے ذکر صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو فرمایا ہے۔ ہاں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ فافہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
کہا موسےٰ علیہ السلام نے اے میرے پروردگار! سکھا مجھ کو
ایک چیز کہ یاد کروں میں تجھ کو ساتھ اس کے اور دعا کروں
میں تجھ سے ساتھ اس کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اے موسیٰؑ
کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ پس کہا موسیٰؑ نے، اے میرے پروردگار
سارے بندے تیرے کہتے ہیں یہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ
چاہتا ہوں میں ایسی چیز کہ خاص کرے تو مجھ کو ساتھ اس
کے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰؑ (سن) اگر ساتوں آسمان
اور آباد رہنے والے ان کے سوائے میرے اور ساتوں
زمینیں رکھی جائیں ایک پلڑا (ترازو) میں (پھر سن) البتہ
جھک جائے ان چیزوں کے پلڑے سے پلڑا لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ کا۔" (مشکوٰۃ شریف کتاب الاسماء)

نوٹ: غور کریں کہ لا الہ اِلاّ اللہ کا ثواب کس قدر ہے؟
حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اے
میرے ربّ! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا جس سے میں تیرا ذکر کروں
تجھ سے دعا کروں۔ ارشاد ہوُا۔ اے موسیٰ علیہ السلام کہہ لا الہ الاّ
اللہ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! یہ وظیفہ
تو سب لوگ جانتے ہیں، عام ہے۔ میں نے تو عرض کیا تھا کہ
مجھے کوئی خاص الخاص وظیفہ عنایت ہو جو کوئی نہ جانتا ہو۔
ارشاد ہوُا۔ اے موسیٰؑ! سُن! جس وظیفہ کو تو نے معمولی سمجھا
ہے یہ وظیفہ یعنی لا الہ الاّ اللہ اگر اس کا ثواب ترازو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں ساتوں آسمان مع فرشتوں کے (سوائے میرے) اور ساتوں زمینیں رکھ دی جائیں تو پلڑا لا الٰہ الاّ اللہ کا جھک جائے گا۔ یعنی وزن ثواب لا الٰہ الاّ اللہ کا ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے زیادہ ہوگا۔

اسی لئے حضورؐ نے فرمایا۔ لا الٰہ الاّ اللہ افضل ذکر ہے پس ذاکرین کو چاہیئے کہ اپنے اذکار میں لا الٰہ الاّ اللہ کو بھی شامل کر لیں۔ اگر پانچ صد بار اس ذکر کو روز پڑھ لیا کریں تو زہے قسمت!

دوسرا ذکر

حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص کہے سو بار (یہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ہوگا ثواب اس کے لئے برابر آزاد کرنے دس بردوں کے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے سو نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اس سے سو برائیاں اور ہوتی ہے اس کے لئے پناہ شیطان سے اس دن شام تک اور نہیں لائے گا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص (قیامت کے دن) اس سے بہتر عمل مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔" (بخاری مسلم)

نوٹ: بہتر ہے کہ ذاکرین اس عمل کو بھی سو بار پڑھ لیا کریں۔ بے حد اجر و ثواب کا موجب ہوگا۔

تیسرا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لِاَنْ اَقُوْلَ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ (صحیح مسلم)

(مذکورہ کلمات) کہنا بہت محبوب ہے طرف میری اس چیز سے کہ نکلا ہے اس پر آفتاب۔"

یعنی تمام دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے مجھے (یہ کلمات) بہت پیارے اور محبوب ہیں (کلمات یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط

ذاکرین کو چاہیئے کہ یہ کلمات بھی کم از کم سو بار روز پڑھ لیا کریں۔ دنیا و مافیہا ان کے ثواب کے مقابلے میں ہیچ ہے۔

چوتھا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ۔ دو کلمے ہیں ہلکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان پر بھاری ہیں ترازو میں، پیارے ہیں طرف رحمان کے؛"
وہ دو کلمے یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؕ (بخاری مسلم)

نوٹ: ذاکرین ہر وقت ان دو کلموں سے زبان کو تر رکھا کریں۔

زیادہ اذکار و اوراد کے طالب ہماری دو کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ حضورؐ کی ساری زندگی کے اذکار ان کتابوں میں مندرج ہیں۔ ایک رحمتِ عالمؐ کی دُعائیں
دوسری حزبُ الرّسولؐ

مومنہ عورت کی منزل چرخِ نیلی فام سے پرے ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں دو مومنہ موحدہ عورتوں کا حال بیان کیا ہے تاکہ مسلمان ان پاک باز عورتوں کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی منزل کو پالیں۔ خصوصاً عورتیں اِن زنانِ نیک طینت و پاک رُو کے ایمان کی روشنی میں گام فرسا ہوں۔

حضرت آسیہؓ کا آوازۂ حق

پہلی عورت حضرت آسیہؓ فرعونِ لعین کی بیوی ہے۔ فرعون بڑا ظالم، جابر بادشاہ تھا۔ اس نے خدائی کا دعوٰی کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَحَشَرَ فَنَادٰى فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (پ ۳۰)

www.KitaboSunnat.com

فرعون نے (مصر کے لوگوں کو) اکٹھا کیا۔ پھر پکارا۔ پس (تخت آبنوس پر بیٹھ کر) کہا۔ میں ہوں پروردگار تمہارا سب سے بلند" اس کی بیوی حضرت آسیہؓ نے فرعون کے دعویٰ خدائی کے خلاف آواز بلند کی اور کہا۔ لا الٰہ الاّ اللہ۔ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے" وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہی مارنے والا جلانے والا ہے، حاجت روا، مشکل کشا، دور نزدیک سے سننے والا ہے۔ بیمار کرنے والا، شفا دینے والا، عزّت دینے والا، ذلّت دینے والا، شاہ بنانے والا، گدا بنانے والا، ہے۔ کوئی جنّ، فرشتہ، پیغمبر، آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق میں سے اُس ربّ لایزال کی ذات اور صفات میں شریک نہیں ہے۔ قیام صرف اسی ذاتِ لم یزل کے لئے ہے۔ رکوع اور سجدہ، قولی، بدنی اور مالی عبادت کا تنہا اللہ تعالےٰ ہی حق دار ہے۔ ازل اس کے لئے، ابد اس کے لئے ہے۔ وہ سدا زندہ سب کا تھامنے والا ہے۔ بقا اس کے لئے ہے اس کے سوا سب نیست و نابود اور فنا ہونے والے ہیں۔ اے فرعون! اس جھوٹی خدائی سے توبہ کر۔ یہ خدائی مِٹ جانے والی ہے اور تو موت کی آغوش میں جانے والا ہے تو ربُّ الاعلیٰ نہیں ہے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنا رسول بنا کر ہم میں مبعوث کرنے والا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ ہے۔ میں سچے دل سے، پورے خلوص سے شہادت دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور موسیٰؑ اللہ کا رسُول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اے حقیر پانی کی بوند! مان لو موسیٰؑ کو اللہ کا رسول۔

حضرت آسیہؓ کی حق کی للکار سے فرعون کے ایوانِ کبر و غرور میں زلزلہ آگیا۔ توحید کی ضربِ کاری سے فرعونِ مصر کی خدائی کا محل دھڑام سے زمین پر آگرا۔ آسیہؓ کے دل کے بحرِ ذخار کی موجیں جھوٹے ربّ کے دعووں کے خس و خاشاک کو بہا کر لے گئیں۔ سارے ملک میں ہلچل مچ گئی اور فرعون کے نام سے لرزنے والے لوگ اس عورت کی جرأت اور بے باکی پر حیران رہ گئے۔

جرأت آموزِ شیر بیشہ، حضرت آسیہؓ کے آوازۂ حق سے فرعون سٹپٹایا اور حواس باختہ ہو گیا۔ غیظ و غضب کے عالم میں بولا۔ آسیہؓ! تم نہیں جانتی کہ میں ذی الاوتاد یعنی میخوں والا مشہور ہوں کہ میں جس پر غضب ناک ہو جاؤں اس کے ہاتھ پاؤں میں میخیں گاڑ کر موت کا مزا چکھا دیتا ہوں۔ تمہیں کس چیز نے میری بغاوت پر اُکسایا۔ میری قلمروِ جبروت میں تمہاری اتنی دیدہ دلیری، مخالفت اور سرکشی؟ کیا میرے غضب کے سامنے ٹھہر سکو گی؟ تم میری عقوبت اور سزا کا تصور نہیں کر سکتی۔ خبردار! چشم زدن میں تم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دوں گا۔ ہوش کے ناخن لو اور میری اطاعت کا جوا گردن میں ڈال لو۔ میرے دعوٰی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کے حصار میں پناہ لو۔

خدائے لم یزل کے دَر پر دائم پڑی ہوئی، دنیا و مافیہا سے بے نیاز آسیہؓ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔ موت کے سناٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کھو جانے والے بے بس انسان! ظلمت کدۂ گور کے ناچار زندانی! دودۂ قہر کی قوتِ لایموت! سنو! مجھے تمہاری دھمکیوں کی کوئی پروا نہیں۔ توحیدِ خداوندی میرے ایمان کی چٹان بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میری نس نس میں رچ بس چکی ہے۔ موت میرے نزدیک جان سے پیاری اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ میخوں والے ظالم! میرے ہاتھوں پاؤں میں میخیں جلد گاڑ تاکہ موت مجھے آغوش میں لے کر میری منزل تک پہنچا دے۔ میں دیدارِ ربّ العالمین کے لئے سخت بیتاب ہوں۔

فرعون نے حکم دیا کہ اس کے ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھونک دو اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دو۔ جب اس پر میخیں گاڑی جا رہی تھیں اور جلّاد زور زور سے ہتھوڑے چلا رہے تھے، تو مومنہ موحدہ کا دمِ واپسیں آ پہنچا۔ اُس وقت اُس نے اللہ کی جناب میں دعا کی۔ جسے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرما دیا ہے۔ آسیہؓ نے کہا۔

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۲۸ ع۲۰)

جس وقت کہا اس عورت (آسیہؓ) نے، اے رب میرے بنا واسطے میرے نزدیک اپنے گھر (میرا) بہشت میں اور نجات دے مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے اور نجات دے مجھ کو ظالموں کی قوم سے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی
ستارے جس کی گردِ راہ ہیں وہ کارواں تو ہے

عورتوں کو غور کرنا چاہیئے کہ آسیہؓ بھی ایک عورت تھی۔ اس نے فرعون کی خدائی پر لات مار کر اللہ تعالیٰ کی محبت میں جان دے دی اور خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرا گھر بہشت میں اپنے پاس بنانا۔ اللہ تیری جدائی اور دوری میں برداشت نہیں کر سکتی۔ عِنْدَكَ۔ اپنے پاس، اپنے نزدیک، اپنی جوار میں، اپنے قرب میں ؎

فضا تیری مہ و پروین سے ہے ذرا آگے
قدم اُٹھا یہ مقام آسماں سے دُور نہیں

حضرت مریم عفیفہ

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ (پ ۲۸ ع ۲۰)

اور (یاد کرو حال) مریم بنت عمران (کا) جس نے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی۔ پس پھونکا ہم نے اس میں روح اپنی کو۔ اور (وہ) مانتی تھی اپنے پروردگار کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور وہ تھی فرماں برداروں سے۔"

نوٹ: اہلِ ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوسری مثال عمران کی بیٹی حضرت مریمؑ کی بیان فرمائی ہے۔ یہ عورت بڑی پاکباز شرم و حیا کا مجسمہ تھی۔ اس نے اپنی شرمگاہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری پوری حفاظت کی اور بدی اور بے حیائی سے پوری طرح ناآشنا تھی۔ پھر ہم نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ عیسیٰؑ کی روح کو اس کے گریبان میں پھونک دیا اور اس طرح کنواری مریمؑ نے بچہ جنا۔ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام۔ مریمؑ نے اپنے پروردگار کے تمام احکام، ارشادات اور اس کی کتابوں کو سچا جانا، سب کی تصدیق کی اور وہ اپنے پروردگار کی بڑی ہی فرماں بردار اور اطاعت گذار تھی۔

حضرت آسیہؓ اور حضرت مریمؑ دونوں کی زندگی آج کل کی عورتوں کے لئے مشعلِ راہ ہے ؎

دمِ عارف نسیمِ صبح دم ہے
اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے

نامحرم کو دیکھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ۔

لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو اجنبی عورت کو (قصداً) دیکھے اور لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس پر جو اپنے آپ کو (بلاضرورت) کسی نامحرم کو دکھلائے۔" (رواہ البیہقی)

نوٹ: یہ نظروں کے تیر ایک دوسرے کو گھائل کر دیتے ہیں۔ اس سے فتنے پیدا ہوتے ہیں اور انجام بدکاری پر منتج ہوتا ہے۔

آج کل یہ وبا زوروں پر ہے۔ گلیوں، کوچوں، بازاروں گزرگاہوں، ریلوے سٹیشنوں، میلوں، اجتماعوں میں بے محابا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر نظریں اٹھتی ہیں اور دیکھنے والے اور دکھلانے والیاں حدیث کی رُو سے ملعون ہوتے ہیں۔ غور کریں جس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنتی کہیں۔ ناظر کو ملعون اور منظور الیہ کو بھی ملعون فرمائیں وہ کس قدر خدا کی رحمت سے دور اور عذاب کے قریب ہو جائیں گے۔ بیاہ شادی کے موقعوں پر عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر بارات والوں کو تاکتی جھانکتی ہیں۔ دولہا کو خاص طور پر دیکھتی ہیں اور ایسے ہی ہزاروں عورتیں مکانوں کی چھتوں پر سے تعزیوں کو دیکھتی ہیں اور خاص کر ماتم کرنے والوں پر نظر جماتی ہیں اور کچھ پروا نہیں کرتیں کہ وہ ملعون ہو رہی ہیں۔ ان پر لعنت برس رہی ہے۔ اس نظر بازی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

ہاں پہلی نظر جو اتفاقاً کسی عورت پر پڑ جائے اس کا کوئی گناہ نہیں۔ پھر بار بار دیکھنا گنہگار بنا دیتا ہے۔

بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے زبردستی اس کی شادی کردی ہے حالانکہ وہ لڑکا مجھے پسند نہیں تھا۔ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آپؐ نے فرمایا۔ تجھے اختیار ہے چاہے اس نکاح کو قائم رکھ چاہے توڑ دے۔ (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ بالغ لڑکی کا نکاح زبردستی نہیں کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیئے۔ ایسا نکاح ناجائز ہے۔ والدین کو لڑکی کا نکاح کرتے وقت اس کی مرضی معلوم کر لینی چاہیئے۔ اگر وہ اس جگہ رضامند ہو تو نکاح کریں ورنہ نہ کریں۔

بعض لالچی باپ بہت سا روپیہ لے کر بوڑھے آدمی سے لڑکی کا نکاح کر دیتے ہیں۔ لڑکی رضامند نہ بھی ہو پھر بھی جبرًا رخصت کر دیتے ہیں۔ ایسے باپ ظالم ہیں۔ ایسے موقع پر اسلام نے اس لڑکی کو اجازت دی ہے کہ وہ اس نکاح سے انکار کر دے خواہ باپ نے ہی کیا ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا ہے۔

جوان لڑکے کی شادی کر دیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ لڑکا عطا کرے (اس کے تین فرض ہیں)

۱۔ اس کا اچھا نام رکھے۔

۲۔ اس کو ادب سکھائے یعنی دین و دنیا میں کام آنے والی مفید تعلیم دے۔

(۳) جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر اس کا نکاح نہیں کیا، فَاَصَابَ اِثْمًا پھر اس سے کسی قسم کا گناہ سرزد ہو گیا (زنا وغیرہ) فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰی اَبِیْهِ۔ تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا" (رواہ البیہقی)

نوٹ: نام اچھا رکھے۔ یعنی جو نام شرعًا جائز اور اچھے مفہوم والے ہوں (وہ نام رکھنے چاہیئں) ایسے نام جن سے شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بُو آئے ، یا شرعًا قابلِ اعتراض ہوں ، نہ رکھیں۔ نام چونکہ ساری زندگی انسان کے ساتھ رہتا ہے ، ہزاروں لاکھوں مرتبہ وہ بولا جاتا ہے ، اس لئے بڑا موزوں ، بڑا جامع اور بامعنی ہونا چاہیئے۔

بچّے کا نام رکھنا

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ان سے پہلے لڑکے کے لئے 'عبد' لگالیں جیسے عبداللہ ، عبدالرحمٰن۔ اور اگر لڑکی ہو تو اسماء الحسنیٰ سے قبل اَمَۃٌ لگالیں۔ جیسے امت اللہ ، امتہ الرحمٰن۔ یا پھر نبیوں کے ناموں پر نام رکھ لیں اور لڑکیوں کے نام حضورؐ کی بیبیوں، بیٹیوں یا صحابیات کے ناموں پر رکھ لیں۔ یا خود کوئی بڑے اچھے اسلامی مفہوم کا حامل مرکب توصیفی یا مرکب اضافی بنالیں اور یہ کام کوئی عالم اور ادیب ہی کر سکتا ہے۔ خود نام رکھنے کی اہلیّت نہ ہو تو کسی اہلِ علم سے نام تجویز کرالیں۔ گھر کی بے پڑھی ، بڑی بوڑھی سے نام نہ رکھوا لیں۔ بُوٹا ، پیراندتہ ، گھسیٹا، پیر بخش ، حسین بخش ، وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر غلطی سے ایسے نام رکھے جا چکے ہیں تو اُس شخص کو خود نام تبدیل کر لینا چاہیئے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے کئی غلط نام بدل ڈالے تھے۔

بُرے نام بدل دینے چاہئیں

مسروق سے روایت ہے کہا انہوں نے ملاقات کی حضرت عمرؓ سے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو کون ؟ میں نے کہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مسروق ہوں، اجدع کا بیٹا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ اجدع شیطان کا نام ہے"۔ (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ: اجدع شیطان کا نام ہونے کے سوا بُرے معنے بھی رکھتا ہے۔ ناک، ہاتھ اور ہونٹ کٹے ہوئے کو اجدع کہتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ قابلِ اعتراض معنے اور مفہوم رکھنے والے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدل دینا چاہیئے کہ ترمذی میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الۡاِسۡمَ الۡقَبِیۡحَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیتے تھے۔"

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی تھی اُس کو عاصیہ کہا جاتا تھا (عاصیہ معنی گنہگار)۔ فَسَمَّاھَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ جَمِیۡلَۃً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔" (صحیح مسلم)

عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا ہوُا تھا۔ سعید بن مسیّب نے میرے سامنے حدیث بیان کی کہ میرے دادا کا نام حَزَن تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ دادا صاحب نے کہا۔ میرا نام حَزَن ہے۔ قَالَ بَلۡ اَنۡتَ سَھۡلٌ۔ حضورؐ نے فرمایا۔ (حَزَن نہیں) بلکہ تو سَھل ہے (یعنی حَزَن نام کو بدل کر سھل رکھ لے) انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا۔ جس نام کو میرے باپ نے رکھا ہیں اس کو نہیں بدلتا۔ (یعنی حَزَن ہی رہنے دوں گا) سعید بن مسیّب کہتے ہیں۔ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ۔ ہمارے خاندان میں اب تک سختی رہی"۔ (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ:۔ حَزَن کے معنی سختی کے ہیں اور سَہل کے معنی آسانی خوبی اور برکت کے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَزن نام کو جس کے معنی سختی کے ہیں، سہل نام سے بدل دیا لیکن شومیٔ قسمت کہ سعید کے دادا نے اپنا نام حَزن ہی رہنے دیا۔ سَہل نام نہ رکھا۔ بات یہ بنائی کہ حزن نام باپ کا رکھا ہوُا نام ہے، میں اس کو نہیں بدلتا۔ یہ نہ سوچا کہ میرے باپ کی حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا ہے۔ آخر حَزن نام کی بے برکتی قائم رہی کہ سعید ہی کہتے ہیں کہ اب تک ہمارے خاندان میں سختی چلی آ رہی ہے۔

مسلمان عورتوں اور مردوں کو چاہیئے کہ جو نام اپنے معنوں اور مفہوم کے لحاظ سے بُرے ہوں اُن کو ضرور بدل دیں جس نام میں غلطی یا بُرائی کا شُبہ ہو، کسی موحّد عالم سے مشورہ لے کر اس کو بدل ڈالیں کیونکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بُرے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

بشیر بن میمون تابعی ہیں وہ اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے جو صحابی ہیں، نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص تھا اصرم۔ وہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس حاضر ہوا۔ حضورؐ نے اس شخص سے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا۔ میرا نام اَحْرَمْ ہے۔ آپؐ نے فرمایا (احرم نہیں) بلکہ تو زُرْعَہ ہے۔ اس کو ابوداؤد نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

اور کہا کہ بدل دیئے حضورؐ نے نام عاص، عزیز، عتلہ، غراب، حباب اور شہاب۔" (ابوداؤد)

ملاحظہ:۔ حضورؐ نے احرم نام بدل دیا کہ احرم حرم سے ہے اور حرم کے معنے درخت کاٹنے کے ہیں۔ اس لئے احرم پسند نہ کیا اور زرعہ نام رکھ دیا۔ زرعہ زراعت سے ہے جس میں خیر و برکت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

حضورؐ نے عاص نام بھی بدل دیا کہ عاص کے معنی ہیں گنہگار۔ عزیز اللہ کا صفاتی نام ہے اس لیئے اس کو بدل دیا۔ ہاں عبدالعزیز نام رکھ سکتے ہیں۔ عزیز کا بندہ۔ اور عتلہ کو بدل دیا کہ اس کے معنی سختی، غلظت اور شدّت کے ہیں اور حَکَم حاکمِ حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ ہے۔ ابوالحکم کنیت بھی بُری ہے۔ اسی طرح ابوالاعلیٰ کنیت بھی نہایت زشت اور زبوں ہے۔ کہ اَلْاَعْلٰی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تو آپ سجدے میں کہتے ہیں کہ پاک ہے رب میرا اَلْاَعْلٰی۔ تو جو شخص ابوالاعلیٰ کنیت رکھ کر اَلْاَعْلٰی کا باپ بنتا ہے، اس میں کتنا تکبر اور غرور پایا جاتا ہے۔ اور غراب نام بھی حضورؐ نے بدل دیا کہ اس کے معنی ہیں کوّا۔ اور کوّا مردار کھانے والا نجس اور پلید جانور ہے۔ اسے حرم میں بھی مارنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ہے۔ اور حباب بھی بدل دیا کہ اس کے معنی شیطان کے بھی ہیں اور سانپ کے بھی ہیں اور شہاب شعلۂ آگ کو کہتے ہیں۔ اسے بھی بدل دیا۔

زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ میرا نام بَرّہ رکھا گیا تھا (یعنی نیکوکارہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ۔ اپنی جانوں کو پاک نہ جانو۔ اللہ خوب جانتا ہے کون تم میں نیک ہے۔" سَمُّوْهَا زَيْنَبَ۔ نام رکھو اس کا (بَرّہ بدل کر) زینب۔" (مشکوٰۃ)

مخطوبہ کو دیکھنا

حضرت ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اس نے۔ میں ارادہ رکھتا ہوں ایک عورت سے نکاح کرنے کا انصار میں سے۔ فرمایا حضورؐ نے فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔ دیکھ لے تو اس کی طرف کیونکہ (بعض) انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے۔" (صحیح مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اپنی مخطوبہ کو ایک نظر دیکھ لینے کی اجازت ہے تاکہ نکاح کے بعد موافقت اور محبت پیدا ہو اور اگر لڑکا کسی طرح لڑکی کو نہ دیکھ سکے تو کسی عقلمند اور خیرخواہ عورت کو بھیج دینا چاہیئے تاکہ وہ اچھی طرح لڑکی کو دیکھ آئے اور اس کی عادات اور اخلاق کے بارے میں بھی کچھ معلومات حاصل کر آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار کی لڑکیوں کی آنکھیں کیری یا کرنجی ہوتی ہیں اس لئے پیغامِ نکاح بھیجنے والے کو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ لڑکی کو دیکھ لو تاکہ پوری تسلی ہو جائے اور وہ پسند آ جائے اور جب لڑکی کو دیکھا جائے تو اس کا مُنہ اور ہاتھ دیکھنے چاہئیں کہ وہ اس کے حق میں ستر نہیں۔

بڑی برکت والا نکاح

حضرت عائشہ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرْکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً۔ بے شک بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت میں۔" (مشکوٰۃ)

نوٹ: محنت میں آسان ہونے کا یہ مطلب ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور روٹی کپڑا بہت نہ مانگے بلکہ جو کچھ انصاف سے اس کو ملے، اس پر راضی رہے۔

عورتوں کے فتنہ سے بچو

ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَّ اِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَآءِ ط (صحیح مسلم)

دنیا شیریں سبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تم کو خلیفہ کرنیوالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے دنیا میں۔ پس دیکھتا ہے کس طرح عمل کرتے ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں (کے فتنہ) سے۔ پس تحقیق اوّل فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتوں کے۔"

ملاحظہ: دنیا شیریں سبز ہے۔ یعنی جیسے مٹھائی طبیعت کو مرغوب ہے اور سبز چیز آنکھوں کو بڑی پیاری لگتی ہے اسی طرح دنیا دلوں میں بڑی پیاری ہے اور آنکھوں کو نہایت اچھی لگتی ہے دنیا اور دنیا کی ہر چیز اتنی پیاری ہے کہ اس کی شیرینی سے نہ طبیعت سیر ہوتی ہے اور نہ اس کی ہریاول سے آنکھیں بے نیاز جہانِ آب و گل کے مہمانوں کو چاہیئے کہ اس مہمان خانہ میں دل نہ لگا بیٹھیں۔ اس کی محبت، پیار، الفت اور دوستی کے ساگر میں ڈوب ہی نہ جائیں۔ بلکہ دنیا اور اس کی بے شمار نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فائدہ اٹھائیں۔ متاعِ دنیا سے خوب خوب متمتع ہوں اور ساتھ ہی رختِ سفر باندھے خالقِ حقیقی سے ملنے کے لئے تیار بھی رہیں۔ ہاں دنیا کو ربِّ متعال کی پسند کے موافق برتنے سے دنیا دین بن جاتی ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن
نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن

مردار دُنیا

دنیا (ملعون) کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا، دنیا کا سامان اور اسباب، سونا، چاندی اور فرزند و بیوی دنیا نہیں ہے۔ یعنی خدا کے احکام سے بے نیاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا، اس کی عبادات سے جی چرانا، اس کے اوامر اور نواہی کی پروا نہ کرنا، اور دنیا اکٹھی کرنے میں رات دن ایک کرکے دنیا اور صرف دنیا ہی کا ہوکر رہ جانا۔ یہ دنیا مذموم اور مردود ہے۔ ایسی روش کے متعلق ارشاد ہے۔

الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب

دنیا مردود ہے اور اس کے طلبگار سگ ہیں"

اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تم کو۔ یعنی اللہ نے تم کو دنیا میں اپنا نائب بنایا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ تم کیونکر دنیا میں تصرف کرتے ہو۔ کیا دنیا میں اس کے اوامر و نواہی کا خیال رکھتے ہو؟ اس کے احکام پر چلتے ہو؟ یا شتر بے مہار ہوکر باغیانہ روش اختیار کرتے ہو۔ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا پس بچو دنیا سے یعنی دنیا کے مال و جاہ، زر و زن اور اس کی آرائش اور زینت پر فریفتہ اور فدا نہ ہو جاؤ۔ ایسا کہ اپنے آپ کو ان چیزوں میں مدغم کر دو۔ فنا فی الدنیا ہو جاؤ۔

وَاتَّقُوا النِّسَآءَ۔ اور بچو عورتوں سے۔ یعنی اپنی بیوی کے سوا سب عورتوں کو اپنی مائیں، بہنیں سمجھو۔ ان کے ساتھ ہر غلط کام کرنے سے بچو۔

عورتوں سے بچنے کی اس لئے تاکید کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں کے سبب ہی اُٹھا تھا کہ اس فتنہ نے ایک بڑے ولی اللہ بلعم باعور کی آخرت تباہ کی۔ اور بنی اسرائیل کے ستّر ہزار آدمی بھی اس فتنہ نے ہلاک کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے۔

بنی اسرائیل میں عورتوں کا اوّل فتنہ

وہ قصّہ یوں ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام قوم جبّارین کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے زمین کنعان میں وارد ہوئے۔ اس قوم میں ایک شخص بلعم باعور بڑا ولی اللہ مستجاب الدعوات تھا۔ قوم، بلعم باعور کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ موسیٰ علیہ السلام بہت بڑی فوج لے کر ہم پر حملہ آور ہوا ہے۔ لہٰذا آپ دعا کریں کہ موسیٰ علیہ السلام یہاں سے واپس چلا جائے اور شکست کھا جائے۔ بلعم باعور نے کہا ___ میں خدا کے پیغمبر اور ان کے ساتھیوں مومنوں پر کیونکر بد دعا کروں اور ایسا کرکے اپنی آخرت برباد کرلوں میں ہرگز ان پر بد دعا نہیں کروں گا۔ قوم نے منّت سماجت اور عاجزی کی کہ ضرور موسیٰ علیہ السّلام کے خلاف دعا کرو۔ بلعم باعور نے کہا۔ اچھا میں استخارہ کرتا ہوں کہ کیا حکم ہوتا ہے۔ اس نے استخارہ کیا تو خواب میں اُسے موسیٰ علیہ السلام پر بد دعا کرنے سے منع کیا گیا۔ پھر اس نے قوم کو کہا کہ استخارہ میں بد دعا کرنے سے مجھے روک دیا گیا ہے۔

پھر قوم کی نہایت خوبصورت عورتیں اس کے پاس تحفے لے کر آئیں اور بڑی الحاح و زاری سے موسیٰ علیہ السلام پر بد دعا کرنے کو کہا۔ بلعم باعور عورتوں کے فتنہ میں پڑ گیا اور ایک گدھے پر سوار ہو کر بغرض بد دعا کوہ حبان کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا جس کے دامن میں موسیٰؑ اور ان کا لشکر اترا ہوا تھا۔ راستے میں کئی بار اس کا گدھا زمین پر گرا۔ اور وہ اس کو مار مار کر اٹھاتا رہا۔ بالآخر گدھا اللہ کے حکم سے بولا۔ اے بلعم باعور! دیکھ تو کہاں جاتا ہے۔ اللہ کے پیغمبر کے خلاف بد دعا کرنے کے لئے جاتا ہے؟ فرشتے آگے آتے ہیں۔ اور مجھے آگے جانے سے روکتے ہیں۔

بلعم باعور نے گدھے کو وہیں چھوڑ دیا اور خود پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور دعا کی۔ بد دعا میں جب بنی اسرائیل کا نام زبان سے نکالنے کا قصد کرتا تو قدرتِ خداوندی سے بنی اسرائیل کے نام کے بجائے قوم بلعم باعور کا نام نکلتا۔ قوم نے کہا۔ ہم پر بد دعا کرتے ہو۔

بلعم باعور نے کہا۔ اللہ تعالیٰ میری زبان سے یہی نکلواتا ہے۔ کیا کروں۔ پھر بلعم باعور کی زبان منہ سے نکل کر سینہ پر آپڑی پھر بولا۔ آہ! میری دنیا اور آخرت دونوں برباد ہوگئیں۔ ایک حیلہ بتاتا ہوں۔ وہ کرو۔

بلعم باعور کا فتنہ زا حیلہ

اپنی نہایت خوب صورت عورتوں کو آراستہ کرکے کچھ چیزیں بیچنے کے بہانے انہیں دے کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو اور ان ماہ وشوں کو کہہ دو کہ اگر بنی اسرائیل کا کوئی آدمی ان کو خیمے میں بلائے تو یہ انکار نہ کریں۔ اگر ایک آدمی بھی زنا کا مرتکب ہوگیا تو تم کامیاب ہو جاؤ گے اور موسیٰؑ کی قوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برباد ہو جائے گی۔

بلعم باعور کی قوم نے اپنی عورتوں ۔ خورشید خدوں اور ماہ جبینوں کو نہایت آراستہ کر کے پروگرام کے مطابق بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دیا۔ ان میں سے ایک عورت بنی اسرائیل کے ایک سردار کے سامنے سے گزری۔ وہ سردار اس کے حسن وجمال پر فریفتہ ہو گیا۔ اُس کا ہاتھ پکڑ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور کہنے لگا۔ اے موسیٰؑ! کیا یہ عورت مجھ پر حرام ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ ہاں! قطعًا حرام ہے۔ اس کے قریب نہ جانا۔ وہ کہنے لگا۔ اے موسیٰؑ! میں آپ کی یہ بات ہرگز ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ وہ سردار اُس پری وَش کو خیمے میں لے گیا اور اس کے ساتھ منہ کالا کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کی شومی اور شامت سے بنی اسرائیل کے لشکر میں ایسی وبا بھیجی کہ ستّر ہزار آدمی مر گئے۔ حضرت ہارون کا پوتا ہتھیار لے کر ان کے خیمہ میں گیا۔ اور زانی اور زانیہ دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور دعا کی۔ اے اللہ! اس ایک آدمی کی معصیت کے باعث سب کو ہلاک کرتا ہے تُو۔ ہم پر رحم کر۔ کہ تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ وبا اسی وقت تھم گئی۔

یہ تھا اوّل فتنہ بنی اسرائیل کا جس کا مذکورہ حدیث میں ذکر آیا ہے اور اِس فتنہ کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ بیشک وجودِ زن سے تصویرِ کائنات میں رنگ ہے اور عورت ایک لامثال شاہکار ہے کہ اس کا جواب ہی نہیں ہے۔ بایں ہمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اپنے حسن و جمال اور خونریز غمزوں کی بدولت مردوں کے لئے ایک فتنۂ جان لیوا ہے۔ عابدوں، زاہدوں، پیروں، مرشدوں، ولیوں، اماموں، پیشواؤں اور مقتداؤں پر یہ تیلیم پری اگر ایک خونریز نظر ڈال دے تو الاّ ماشاء اللہ سب کے تقدس و ورع کی دنیا میں ایک ہلاکت خیز زلزلہ آجائے اور شاید ہی کوئی فرشتہ خصلت ہستی جس نے "لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ" کا لباس پہن رکھا ہو۔ زلزلہ کی زد سے بچ نکلے۔

انسان تو رہے ایک طرف، شاعر کی زبان میں یہ فتنہ تو فرشتوں پر بھی اثر انداز ہے۔ ؎

آنکھیں وہ فتنہ دوراں کہ گنہگار کریں
گال وہ صبح درخشاں کہ ملک پیار کریں

پیار عورتوں سے ہماری ایک عرض ہے کہ وہ مہربانی کرکے اپنا تمام "اسلحہ" صرف اپنے خاوندوں پر ہی استعمال کریں۔ خاوندوں کے سوا اوروں کو بخش دیں۔ کہ اسی میں رضائے رب ذوالجلال ہے ؎

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

عورت ستر ہے

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَرْءَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ ط (ترمذی)

عورت ستر ہے جب نکلتی ہے (اپنے پردے سے) اچھا کرکے دکھاتا ہے شیطان اس کو مردوں کی نظر میں۔"

عورت، عورت ہے۔ عورت کے معنی ہیں ستر۔ پردہ۔ یعنی عورت کو پردہ میں رہنا چاہیئے۔ جس طرح ستر کو چھپاتے ہیں، شرمگاہ کو ننگا نہیں کرتے اسی طرح عورت بھی ستر ہے۔ اسے حجاب میں رہنا چاہیئے۔

جب عورت بے ستر ہوکر باہر نکلتی ہے تو مردوں کی نظر اس کے حسن و جمال پر پڑتی ہے تو شیطان کو شیطانیاں کرانے کا موقع مل جاتا ہے اور پھر نتیجہ بُرا نکلتا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

رنگیں رخوں نے ذبح کیا مجھ کو ریل پر
مرنے کو اور جائیے پنجاب میل پر

اگر یہ رنگیں رخ پردہ میں ہوتے تو نہ شاعر کی نظر اُن پر پڑتی اور نہ وہ ذبح ہوتا۔ یاد رکھیں۔ عورت کا چلنا پھرنا، اُٹھنا بیٹھنا، بولنا چالنا، حرکت، سکون، گفتار، رفتار، آواز، لیٹنا، کروٹ لینا، ہنسنا، رونا، دیکھنا، اس کے سر کے بال، ناک کان، آنکھیں، بھوئیں، ہونٹ، رخسار، ہاتھ، پاؤں، انگلیاں، ایک ایک چیز مردوں کے لئے قیامت ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ یہ قیامتیں پردہ میں رہیں۔

ایک شاعر کہتا ہے ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی انداز سے پھر کھول دیں زلفیں ستم گرنے
کس کافر سے اب ہوگی حفاظت دین وایماں کی

پھر کہتا ہے ؎

نہ لو انگڑائیاں اس طرح اُٹھ کر خوابِ نوشیں سے
کہیں کروٹ نہ لے دُنیا مرے جذباتِ پنہاں کی!

اگر شاعروں کے وہ تمام شعر اکٹھے کئے جائیں جو انہوں نے عورت ذات پر کہے ہیں تو خاصی ایک کتاب بن سکتی ہے۔ اور شاعروں کے یہ اشعار کچھ لغو اور بے معنی نہیں ہیں بلکہ عورت ہے بھی ایک ایسا شاہکار کہ اس سے بڑھ کر کوئی حسین چیز خدا نے پیدا ہی نہیں کی۔ اس کی خوبی اور نزاکت کا یہ عالم ہے۔ کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی آواز بھی چھپانے کی چیز ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب امام بھول جائے تو مقتدی سُبحان اللہ کہہ کر اسے یاد دلائیں۔ اور اگر مرد یاد نہ دلا سکیں تو عورتیں اپنی صف سے سبحان اللہ کہہ کر یاد نہ دلائیں بلکہ تالی پیٹ دیں تاکہ امام سمجھ لے کہ وہ بھول گیا ہے۔ عورتوں کے لئے تصفیق ہے (تالی مارنا) تو نماز جیسے روحانی اور پاکیزہ مقام کے اندر بھی عورتوں کو آواز سے امام کو آگاہ کرنا منع ہے۔ ثابت ہوا عورت کی آواز بھی عورت[1] ہے۔ چھپانے کی چیز ہے۔

---

[1] حدیث سے تو عورت کی آواز بھی چھپانے کی چیز ثابت ہوئی لیکن افسوس صد افسوس! آجکل ریڈیو اور ٹی۔وی پر گانے والیاں نیک نام ہو رہی ہیں۔ مال و دولت بھی حاصل کرتی ہیں اور ملک کے اندر شہرت بھی پاتی ہیں بجتیں کا خراج وصول کرتی ہیں اور خیر سگالی کے وفد کی صورت میں دوسرے ملکوں میں جا کر اپنے موسیقی کے فن کا کمال دکھاتی ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد مرد کا اور عورت عورت کا ستر نہ دیکھے

حضرت ابی سعیدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْأَۃِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا یُفْضِی الْمَرْأَۃُ اِلَی الْمَرْأَۃِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ط (صحیح مسلم)

"نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگے ہوکر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگی ہوکر ایک کپڑے میں۔"

نوٹ: ناف سے لے کر گھٹنوں تک مرد کا ستر ہے۔ اتنے حصّہ مرد کو (بلا ضرورت) دیکھنا مرد کے لئے درست نہیں۔ نہ عورت بیگانی کے لئے۔ اور مرد کے اتنے حصّہ کے سوا باقی بدن مرد کا دیکھنا جائز ہے مرد اور ہر عورت کے لئے۔ اسی طرح سَتر عورت کا ناف سے گھٹنوں تک عورت کے لئے دیکھنا بھی درست نہیں یعنی عورت بھی عورت کا ستر نہیں دیکھ سکتی۔

اور مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع ہونا ننگے ہوکر اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع ہونا ننگی ہوکر حرام ہے۔

(حاشیہ صفحہ ۱۱۶) غور کریں۔ خدا کے نزدیک کتنی گنہگار ہیں اور قوم کے نزدیک کتنی محبوب ہیں۔ یہ حال ہے ہماری دینداری کا اور اسلامی نظام کے نفاذ کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! شرم و حیا کی کتنی پاکیزہ تعلیم ہے۔ نہ بانس اُگے نہ بانسری بجے!

شرم و حیا کی معراج

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ط (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔"

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی حیا کی یہ معراج ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔ حالانکہ یہ آپؐ کی چاہیتی بیوی تھیں۔ لاکھوں رحمتیں ہوں عائشہؓ کی روحِ پاک پر۔ شرم و حیا کا اس سے بڑھ کر تصور ہو نہیں سکتا ایک روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیقہؓ طیبہ کا ستر کبھی نہیں دیکھا۔ ازدواجی دنیا میں شرم و حیا، ادب اور ورع کا یہ عالم لامثال ہے۔

بچو تم ننگا ہونے سے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِيَّاكُمْ وَ التَّعَرِّىْ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَّنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِى الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَ اَكْرِمُوْهُمْ ط (ترمذی شریف)

بچو تم ننگا ہونے سے (اگرچہ تم تنہا ہو) اس لئے بے شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تمہارے وہ (فرشتے) ہیں کہ نہیں جدا ہوتے تم سے مگر وقت پائخانہ کے اور اس وقت کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پس حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔"

نوٹ:۔ بچو ننگا ہونے سے اور ستر کو چھپائے رکھو۔ صرف رفع حاجت اور بیوی سے ہمبستری کرتے وقت ستر کھول سکتے ہو۔ فرشتے حفاظت کرنے والے اور کراماً کاتبین ہر وقت تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔ ان سے حیا کرنا اور ان کی تکریم و تعظیم کرنا لازم جانو!

اللہ تعالیٰ سے حیا کرو

بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے بہز کے دادا (معاویہ بن جیدہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰ مِنْهُ ط (ترمذی)

"ڈھانک تو ستر اپنا مگر اپنی بی بی یا لونڈی سے۔ کہا میں نے اے اللہ کے رسولؐ خبر دو مجھ کو کہ جب تنہا ہو آدمی (اس وقت بھی ڈھانکے) فرمایا حضورؐ نے اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کی جائے اس سے۔"

یعنی اگر تنہائی میں کوئی نہ دیکھتا ہو تو اللہ تو دیکھتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے شرم کریں اور تنہائی میں بھی ستر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھولیں مگر بضرورت۔ اپنی بیوی اور لونڈی کا جو ذکر اوپر آیا ہے یہ اس لئے کہ نکاح اور ملک ستر دیکھنے کو مباح کر دیتے ہیں۔

جب کوئی غیر عورت خوش لگے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَأَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَھِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَّ عِنْدَہٗ نِسَآءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَأَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا (مشکوٰۃ)

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی وہ حضورؐ کو۔ پس آئے آپؐ حضرت سودہؓ کے پاس (جو آپؐ کی بیوی تھیں) اور وہ خوشبوئیں بنا رہی تھیں اور ان کے پاس عورتیں (بیٹھی ہوئی) تھیں۔ پس خلوت کر دی عورتوں نے حضورؐ کے لئے (یعنی عورتیں باہر چلی گئیں) پھر پوری کی حضورؐ نے حاجت اپنی (بیوی سودہؓ سے صحبت کر کے) پس فرمایا جو شخص دیکھے کسی عورت کو کہ خوش لگے اس کو پس چاہیئے کہ آئے طرف اپنی بیوی کے (اور صحبت کرے) اس لئے کہ ساتھ اس کی بیوی کے ہے مانند اس چیز کے کہ ہے ساتھ اس عورت کے!!

ملاحظہ: یہ حدیث جنسی دنیا میں بے حیائی، بدکاری اور زنا سے بچنے کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ یاد رہے کہ حق بات کے اظہار کے لئے یا مسئلہ بیان کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی کی طرح ڈالنے میں ہمیشہ پہل کی ہے۔ جنسی خواہش کی تسکین کا شریفانہ اور خدا کے نزدیک پسندیدہ طریقہ بتانے کے لئے یہاں بھی مزکیِّ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم بارانِ رحمت کا پہلا قطرہ بنے ہیں۔

یہ قدرتی بات ہے کہ آدمی جب گھر سے باہر نکلتا ہے تو کسی نہ کسی چیز پر پہلی نظر پڑتی ہی ہے اور ہر خوبصورت چیز اچھی ہی لگتی ہے۔ خوبصورت گائے، بھینس، بکری، بلی۔ کبوتر مرغابی، بلبل، ہرن ۔ باغ کے اندر جائیں تو مختلف رنگوں کے پھول ۔ یہ سب آنکھوں کو اچھے لگتے ہیں۔ ایسے ہی خوبصورت عورت پر پہلی نظر پڑے تو وہ بھی اچھی ہی لگتی ہے اور یہ پہلی نظر ہرگز ہرگز قابلِ گرفت نہیں ہے۔ بالکل معاف ہے دوسری بار دیکھنا یا بار بار دیکھنے کی کوشش کرنا، یہ گناہ ہے۔

سرورِ رسولاں صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے تو اچانک ایک عورت پر نظر پڑی جو حضورؐ کو طبعًا اچھی لگی۔ اس پر اچانک نظر پڑتے ہی اُمت کو راہ دکھانے کے لئے حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے اور اپنی بیوی حضرت سودہؓ سے مباشرت فرمائی اور پھر وحی سے بولنے والی زبان یوں گُل ریز ہوئی۔

اَيُّمَا رَجُلٍ رَاٰى اِمْرَاَةً تُعْجِبُهٗ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِىْ مَعَهَا ٥

جس مرد کی نظر کسی عورت پر پڑے اور وہ اس کو خوش لگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اسے چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے (اور صحبت کرے تاکہ اس کی شہوت جاتی رہے اور وسوسہ دور ہو جائے) کہ اس کی بیوی کے ساتھ، اسی چیز کے مانند ہے جو اس عورت کے ساتھ ہے۔"

یعنی جس عورت پر نظر پڑی ہے۔ جو چیز (فرج) اس کے پاس ہے، وہی چیز تیرے گھر میں موجود ہے۔ پھر حلال فعل اختیار کر اور حرام سے بچ!

کیسی تعلیم ہے حضورؐ کی کہ خیالات پاکیزہ رہیں۔ نظر پاک رہے دل اجلا ۔

رخشندہ تیرے حسن سے رخسارِ یقین ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً" (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت (عطر) خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے، ایسی عورت بدکار ہے۔"

نوٹ: عورت روز نہائے۔ بالوں کو تیل اور خوشبو لگائے آرائش کرے لیکن رہے گھر کے اندر۔ جب خوشبو لگا کر باہر نکلے گی، مردوں کے پاس سے گزرے گی تو خوشبو سے کشش پیدا ہو گی اور مرد کوشش کریں گے دیکھنے کی کہ یہ کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پری وش ہے۔ اس طرح جب عطر میں بسی ہوئی عورتیں باہر جائیں گی تو فتنہ پیدا ہوگا۔ نماز جمعہ عبادت ہے، مسجد عبادت کی جگہ ہے۔ حضورؐ نے خوشبو لگاکر عورت کو مسجد میں جانے سے منع کیا ہے۔ ایسی عورت کو حضورؐ نے بدکارہ فرمایا ہے۔ حالانکہ اس نے کوئی فعل بد نہیں کیا۔ صرف خوشبو لگا کر بازار گئی ہے۔ پس خوشبو لگا کر مردوں کی مجلس سے گزرنا اتنا گناہ ہے جتنا بدکاری کا گناہ ہوتا ہے۔ کیا حال ہوگا ان عورتوں کا جو خوشبو لگا کر سنگار کرکے بازاروں، گلی کوچوں میں جاتی ہیں، سینماؤں میں جاکر فلمیں دیکھتی ہیں۔ حضورؐ تو ایسی عورتوں کو بدکار فرمائیں اور ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں۔ چند روزہ فانی زندگی کا پیراہن جب چاک ہوگا تو پھر ایسی عورتوں کو پتہ چلے گا کہ کیا پیش آیا ہے۔

خوشبو لگاکر مسجد میں نہ آئیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ۔ (ابوداؤد)

جو عورت دھونی کی خوشبو بسائے، تو ہمارے ساتھ عشاء میں نہ آئے۔"

نوٹ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو لگاکر مسجد میں آنے سے عورت کو منع کر دیا۔ کیونکہ جب عورت خوشبو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا کر مسجد میں آئے گی تو مردوں کی نظریں خود بخود اُٹھیں گی۔ جو فتنہ کا باعث ہوں گی۔ حالانکہ حضورؐ نے مسجدوں کو خوشبو دار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ یعنی مسجدوں میں اگر بتیاں سلگاؤ، بخور جلاؤ، مسجدوں کو عطر میں بساؤ اور فرمایا۔ جو (کچا) پیاز کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔ کہ پیاز کی بُو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ الحاصل مسجدوں کو بدبو سے پاک رکھنے اور ان میں خوشبو لگانے کا حکم دیا۔ بے شک مرد خوشبو لگا کر مسجدوں میں آئیں۔ لیکن عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے گی تو گنہگار ہوگی۔ غور کریں کہ جب عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آئے گی تو گنہگار ہوگی۔ تو اگر گلیوں، کوچوں، بازاروں، کلبوں، سینماؤں اور مخلوط سوسائیٹیوں میں خوشبو لگا کر جائے گی تو کتنے درجے زیادہ گنہگار ہوگی؟ دورِ حاضر کی عورت پر اگر آج یہ مسائل بارِ خاطر ہیں یا اسے ناپسند ہیں تو کل قیامت کے روز اگر یہ عورت خدا کو ناپسند ہوئی اور اللہ ناراض ہوُا تو پھر کیا بنے گا؟ یہ بات اسی زندگی میں سوچنے کی ہے۔

گھر میں اگر عورت خاوند کے لئے سو سنگار کرے، اور عطر میں ڈوب جائے تو عین ثواب اور نیکی ہے۔ عورت کا بن ٹھن کر خوشبو لگا کر نامحرموں کے سامنے ہونا گنہگار ہونا ہے۔

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گِل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تو کرلے (اقبالؒ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان لڑکی کی شادی کر دو

پیچھے آپ حدیث پڑھ آئے ہیں کہ لڑکا جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دو۔ اگر نہ کرو گے تو لڑکے سے اگر بدکاری ہو گئی تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا۔

اسی طرح لڑکی کے بارے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تورات میں مکتوب ہے کہ جس لڑکی کی عمر بارہ برس کی ہو جائے (یعنی اُسے حیض آنے لگے) اور اس کے والدین اس کا نکاح نہ کریں۔ پھر اگر اس سے کوئی گناہ ہو گیا، تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہو گا۔ (رواہ البیہقی)

نوٹ :۔ لڑکی جوان ہو جائے تو جتنی جلدی ہو سکے اس کی شادی کر دینی چاہیے۔ بلا وجہ دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ کو لڑکیوں کی شادی کا بڑا غم اور فکر ہوتا ہے۔ لڑکیاں جوان ہو جاتی ہیں اور موزوں رشتے نہیں ملتے۔ ماں باپ دن رات اس غم میں گھُلے جاتے ہیں اور رشتہ نہ ملنے کے باعث لڑکیوں کی عمریں بڑھتی جاتی ہیں۔ لڑکیوں کا نکاح کرنے کے ساتھ والدین کے لیئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ لڑکی کا رشتہ اچھا، موزوں اور ہر طرح سے خیر و خوبی کا حامل ہو۔ ایک موحدہ اہل حدیث لڑکی اگر کسی مشرک، بدعتی اور قبر پرست کو نکاح میں دے دی جائے تو سمجھ لو کہ والدین نے لڑکی کو جہنم میں جھونک دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سسرال والے اگر لڑکی کو بزرگوں کی قبروں پر لے جائیں اور نذر نیاز چڑھانے کو کہیں یا اہلِ قبر کو سجدہ کرائیں وغیرہ وغیرہ، تو اگر لڑکی یہ سب کام کرے تو اس کی عاقبت برباد ہوگئی۔ اور اگر سسرال کے کہنے پر نہ چلے اور یہ شرک کے کام کرنے سے انکار کرے تو گھر میں فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ نوبت طلاق تک پہنچ جائے۔ اس لئے والدین کے لئے لڑکی کا صحیح اور موزوں رشتہ تلاش کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ والدین لڑکیوں کے رشتہ کے غم میں نعل در آتش رہتے ہیں۔

پھر ایک اور مصیبت ہے کہ لڑکے والے پوچھتے ہیں کہ جہیز میں دوگے کیا؟ پھر اس کے جواب میں لڑکی والے پھانسی کے تختہ پر لٹک کر لڑکے والوں کی فرمائش پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک صاحب نے لڑکی کی شادی پر ڈیڑھ لاکھ روپے کا جہیز دیا۔ چند دنوں کے بعد خاوند نے لڑکی کو کہا اپنے والد سے کہو۔ کار کیوں نہیں دی۔ جاؤ کار لے کر آؤ۔ ایسے لوگوں نے اسلام کو تو ہاتھ جوڑ کر گھروں سے رخصت کر دیا ہے، انسانیت کو بھی دیس نکالا دے دیا ہے۔ کتنی گندی اور ذلیل ذہنیت ہے۔ جاؤ کار لاؤ۔ فریج لاؤ۔ ٹیلی ویژن بھی نہیں لائی — آہ! اوّل تو دیندار، با اخلاق، پابند کتاب وسنّت رشتہ ملنا نسخۂ کیمیا حاصل کرنے کے برابر ہے اور پھر لڑکی کو رخصت کرنا آپ ہی دنیا سے رخصت ہو جانا ہے کہ قرض کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پُل صراط" پر چڑھ گیا ہے۔ کون اتارے گا اس کو پُل صراط سے؟

یہ جو اوپر آپ نے ارشاد رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ و سلم پڑھا ہے کہ بارہ برس کی لڑکی ہو جائے تو اس کا نکاح کر دو، یہ ارشاد تو مسلمانوں کو ہو رہا ہے۔ لڑکی والے مسلمان ہوں، لڑکے والے بھی مسلمان ہوں اور دونوں اس رسولِ رحمت کی سنت کی روشنی میں اولاد کا نکاح کریں جس نے آکر لوگوں سے ان کے طوق و سلاسل دور کئے تھے۔ اور بوجھ اتارے تھے۔ افسوس! نام کے مسلمان رہ گئے، کام کے مسلمان نہ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیاہ شادیوں کے سب کام کرکے دکھا گئے، سب طور طریقے بتلا گئے جنھیں مسلمان درخورِ اعتنا نہیں جانتے۔ علامہ اقبالؒ سچ فرما گئے۔

تو چہ دانی عصرِ ما با ما چہ کرد
از جمالِ مصطفٰےؐ بے گانہ کرد

تو کیا جانے ہمارے زمانے نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ (سنو!) اس نے ہمیں جمالِ مصطفٰےؐ سے بیگانہ کر دیا ہے۔

یعنی مسلمان اپنے رسولِ رحمت کی جان پہچان سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ حضورؐ کی زندگی، سیرت، اخلاق، سادگی اور آپؐ کے طور طریقے یکسر بھلا چکے ہیں۔ زمانے کے رسم و رواج، اپنے ننگ و ناموس، نمود و ریا، شیخی اور کبر، حرص اور آز، کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ اس بے راہ روی میں کسی کا کچومر نکلتا ہے اور کسی کی آن کا پھریرا لہراتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے استغنا برت کر تم کبھی سکون نہیں پا سکتے ؎

میرا نشیمن نہیں درگہِ میر و وزیر
میرا نشیمن بھی تو، شاخِ نشیمن بھی تو

لڑکی جوان ہو چکی ہوئی ہے، پانچ چھ سال سے رشتہ نہیں ملتا۔ اب باپ یہ بھی نہیں کر سکتا کہ اسے دھکا دے کر گھر سے نکال دے۔ رشتہ کے انتظار کی تلاش میں اگر دیر ہو جائے تو باپ مجبور ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔ تاہم اسے از حد کوشش کرنی چاہیئے کہ جتنی جلدی ہو سکے لڑکی کا نکاح کر دے۔ کثرت سے دعا کرتا رہے۔ انشاء اللہ موزوں رشتہ مل ہی جائے گا۔ قرآن کہتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ اور جو کوئی اللہ سے (عملاً) ڈرتا ہے، اللہ اس کے لئے مَخْرَج بنا دیتا ہے۔ یعنی تنگیوں اور دشواریوں سے نکلنے کا راستہ۔

شادی پر دَف بجانے کا مسئلہ

رُبَیِّع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں خاوند کے گھر بیاہی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور میرے بچھونے پر بیٹھ گئے۔ پھر ہماری قوم کی جویریات یعنی چھوکریوں نے دَف بجانا شروع کیا۔ اور ہمارے آباء جو بدر کے دن شہید ہوئے تھے، ان کی شجاعت اور خوبیاں بیان کرنے لگیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک نے کہا۔ فِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ۔ ہم میں نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔" (یہ سنتے ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دَعِیْ ھٰذِہٖ وَ قُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ۔ چھوڑ دے اِس کو اور کہہ وہ چیز جو کہتی تھی۔" (بخاری شریف)

ملاحظہ:۔ عفراء نام ہے معوذ کی ماں کا۔ اور معوذ بدر کے شہیدوں میں سے ہیں۔ اور ابوجہل لعین کے قاتل ہیں۔ اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ شادی کے موقعہ پر دف بجانا اور انصار کی نابالغ لڑکیوں کا بدر کے شہداء کی شجاعت اور خوبیوں کے اشعار پڑھنا۔ تو اس سے زیادہ سے زیادہ اتنا جواز نکلتا ہے کہ شادی اور صرف شادی کے موقعہ پر اگر نابالغ لڑکیاں دف بجا لیں اور جائز اشعار پڑھ لیں تو درست ہے۔ اور سننے والے بھی محرم ہوں۔ اور اگر دف کے ساتھ جھانجھ ہو یا ہارمونیم یا بانسری یا طبلہ یا سارنگی وغیرہ ہو اور گانے والیاں بالغ ہوں اور اشعار عاشقانہ ہوں۔ یعنی محبوب کے لب و رخسار، زلف و گیسو، خد و خال اور ہجر و وصال کے ترجمان اشعار ہوں۔ تو ایسا گانا بجانا اور سننا قطعًا حرام ہے۔ سننے والے، سنانے والے سب گنہگار ہیں۔ ساری مجلس ہی شیطانی مجلس ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی اجازت سے کہ صرف نکاح کے موقعہ پر چھوٹی معصوم بچیاں دف کے ساتھ بدر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہیدوں کی شجاعت کے گیت گاتی ہیں۔ اس سے فنِ موسیقی ایجاد کر لینا، آلاتِ موسیقی بنا لینا، رقص و سرود کی محفلیں جما لینا، قوالیوں کی محفلیں سجا لینا اور گانا بجانا جائز کرلینا۔ اسلام پر ظلم ہے۔ یہ فحاشی ہے۔ بے حیائی ہے۔ اور جنسی انارکی کی داغ بیل ڈالنا ہے۔ جیسے آج کل فن کاری کہہ کر اس پر فخر کیا جاتا ہے اور مغنّیات کو نورجہاں جیسے القاب سے نوازا جاتا ہے۔

کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف نکاح کے موقعہ پر انصار کی معصوم چھوٹی بچّیوں کو غازیوں اور مجاہدوں کی بہادری کے گیت گانے کی اجازت دینا۔ اور کہاں شب و روز گانا بجانا اور تمام آلاتِ موسیقی کی دھنوں کا رسیا ہونا۔ اور اگر طاؤس و رباب کی "افیون" نہ ملے تو فرزندانِ توحید کا بے حال ہو جانا ؎

جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لئے ہوئے
ہوں شمعِ کشتہ، درخورِ محفل نہیں رہا

دوسرا مسئلہ مذکورہ حدیثِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم غیب نہیں جانتے

دُف سے یہ معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے۔ انصار کی معصوم چھوٹی بچیوں نے جب یہ کہا۔ فینا نبی یعلم ما فی غد۔ ہم میں نبی ہیں۔ جو کل کی بات جانتے ہیں۔ یعنی غیب جانتے ہیں۔ اس پر مرسلوں کے سردار پیغمبرِ کائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ بحر و بر، خواجہ بدر و حنین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں کو روک دیا کہ یہ نہ کہو کہ ہم میں نبی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں۔ بلکہ وہ پہلے اشعار ہی بولو جو شہیدوں اور غازیوں کے بارے میں بولتی تھیں۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ کی بات ہے کہ غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے رسولِ رحمت نہیں جانتے۔ بلکہ فرشتوں، جنوں، انسانوں، نبیوں ولیوں، بزرگوں، صدیقوں، شہیدوں اور پیغمبروں میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ قرآن مجید میں ہے۔ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط (پ۲ ع) کہہ دے (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا" بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان سے بھی کہلوا دیا۔

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ ط (پ۷ع۱۱)

کہہ (اے رسولِ بحر و بر) نہیں کہتا میں تم کو کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غیب۔ اور نہ کہتا ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں۔ نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف میری"

اس آیت سے واضح ہوگیا کہ نہ حضورؐ کے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ آپ غیب جانتے ہیں۔ اور نہ آپ فرشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یعنی نوری مخلوق۔ آپ تو صرف وحی کی پیروی کرتے ہیں۔ یعنی آپ پر وحی نازل ہوتی ہے اور وحی کے مطابق آپ عمل کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی زبان سے اقرار کروایا۔ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ۔ اور میں غیب نہیں جانتا۔ پھر اگر کوئی کہے کہ حضورؐ غیب جانتے ہیں۔ تو اس نے اللہ تعالیٰ کی، رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی تکذیب کی۔

ہاں اللہ تعالیٰ نے جتنی غیب کی باتیں چاہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتلائے جتائے بغیر آپ غیب نہ جانتے تھے۔ یعنی بذریعہ وحی جس کو غیب کی باتیں بتائی جائیں وہ غیب دان نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اور سکھایا تجھ کو (اللہ نے) جو نہ تھا تو جانتا۔ (پ۵ ع۱۴)

پس جو نہ جانے وہ کیسے غیب دان ہو سکتا ہے۔

مذکورہ حدیثِ دف کے مضمون کی ایک اور حدیث بھی ہے جو ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ ایک انصاری کے گھر میں عورت بیاہ کر لائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔ کیا نہیں ہے ساتھ تمہارے لَهْو یعنی کھیل (مراد بجانا دف کا اور گانا) کیونکہ انصار کو گانا خوش کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کا مطلب اور مفہوم بھی وہی ہے جو پہلی حدیث میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ یعنی معصوم اور چھوٹی نابالغ بچیاں دف بجا کر گائیں۔ اور گانا توحیدِ خداوندی اور اعلیٰ اخلاقی مضمون کا حامل ہو۔ اور سننے والے محرم ہوں۔ خبردار! اس حدیث سے آج کل کا گانا بجانا، سارنگی، بین، بانسری، طبلہ، طنبورہ کے ساتھ جائز کر لینا حدیث پر ظلم ہے۔ مغنیہ پوری طرح بن تن کر سنور کر چھاتی کے ابھار کے ساتھ ٹی۔ وی پر آکر عشقیہ گانے اور غزلیں گائے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ انہیں سنیں اور دیکھیں۔ اس بے حیائی اور فحاشی کو حدیث مذکور کی رو سے جائز کر لینا محض سینہ زوری ہے۔ ناچ، گانا، رقص و سرود، لڈی ناچ، کور ناچ، بھنگڑہ، فحش گیت، عاشقانہ غزلیں، ماہیا، جوگنی یہ سب چیزیں مخرب اخلاق، حیا سوز، شرم ربا، نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے زہر ہلاہل ہیں۔ سینماؤں کا ماحول، فلم بینی کا چسکہ جنسی گانوں کا میلان نسل کشی کا سامان ہے۔

فحش اور گندے اشعار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ راستے میں ایک شاعر ملا جو فحش شعر پڑھ رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا: خُذُوا الشَّیْطَانَ۔ پکڑو اس شیطان کو۔ یعنی روکو اس کو ایسے فحش اشعار پڑھنے سے۔ لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا۔ البتہ اس آدمی کا پیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیپ سے بھر لینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بھرے (ایسے فحش) شعر سے۔" (صحیح مسلم)

یعنی اگر اس شاعر کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوتا تو ایسے گندے، فحش اور مخرب اخلاق شعروں سے بہتر ہوتا۔ معلوم ہوا ایسے فحش اشعار گندگی، غلاظت اور پیپ سے بُرے ہیں۔

آلاتِ موسیقی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَ الْمَیْسَرَ وَ الْمِزْمَرَ وَ الْکُوْبَۃَ وَ الْقِنِّیْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اور جوئے کو اور باجوں کو اور طبلوں کو اور طنبوروں کو۔" (مسند احمد)

افسوس آج کل شراب نوشی، زنا کاری، ناچ گانا، یہاں تک کہ ننگا ناچ اور گندے گیت طبلوں، طنبوروں اور سازوں کے ساتھ گائے جا رہے ہیں۔ اور ان کاموں کے لئے عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفلیں اور کلبیں قائم ہیں۔ اور سب ہی مسلمان کہلاتے ہیں۔ آہ ؎

پاک بازی نہ حیا ہے نہ وفاداری ہے
حسن بازاری ہے اور عشق بھی بازاری ہے
ناچ بیٹی کا ہے اور باپ کا گانا ہے
اب یہی شعر و ادب ہے یہی فنکاری ہے

تعزیت میں صبر دلانے کا درجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ عَزّٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُكْلَىٰ كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ۔ جس نے صبر دلایا اس عورت کو جس کا بچہ مر گیا ہو، اس کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ :۔ جب کسی کا بچہ فوت ہو جائے اور تعزیت کے لئے جاؤ تو وہاں جاکر اس کے ساتھ مل کر رونے پیٹنے نہ لگ جاؤ اور نوحہ نہ کرنے لگو۔ یہ سخت گناہ ہے۔ بلکہ اس عورت کو صبر کی تلقین کرو۔ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی چیز تھی وہ لے گیا۔ راضی برضا رہنا چاہیئے۔ رونے پیٹنے اور واویلا کرنے سے بچہ واپس نہیں مل سکتا اور ثواب صبر کرنے کا ضائع ہو جائے گا۔ جو عورت جاکر اس طرح صبر کی تلقین کرے گی اللہ اس کو قیامت کے روز جنت کا لباس پہنائے گا۔

بچّے کے کان میں اذان اور اقامت

بچے کے پیدا ہونے پر سب سے پہلے اس کے کان میں اذان اور اقامت کہنی چاہیئے۔ کسی نیک اور پرہیزگار موحّد بزرگ کو کہیں کہ وہ بچے کے کان میں اذان اور اقامت کہے۔

ابو رافع رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضورؐ نے حسن بن علی رضؓ کے کان میں اذان کہی جب حضرت فاطمہؓ نے ان کو جنا۔ اذان نماز کی اذان کے مانند۔" (مشکوٰۃ)

تلخیص الجبیر میں حضرت حسین بن علی رضؓ سے روایت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو۔ وہ اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے"

بچے کی تحنیک یعنی گھٹی

جب بچے کے کان میں اذان اور اقامت کہہ چکیں تو چھوہارا یا کھجور منہ میں چاب کر اس کا رس بچے کے تالو میں لگائیں۔ یا شہد ہی تالو میں لگا دیں۔

حضرت ابو موسیٰ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا اور میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا۔ آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چباکر اس کے تالو میں لگا دی" (صحیح مسلم)

بچے کو دودھ پلانا

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۔(پ۲ ع۱۴)۔ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں"

دو سال کامل اور پوری مدت ہے۔ اس سے زیادہ دودھ پلانا ناجائز ہے۔ ہاں کم پلا سکتے ہیں۔ قرآن میں ہے۔ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ (یہ مدت دو سال کی اس کے لیئے ہے) جو شیرخوارگی کی تکمیل کرنا چاہے۔

یعنی رضاعت کی پوری مدت دو سال ہے اور دو سال سے پہلے دودھ چھڑا سکتے ہیں۔ جب چاہیں۔ لیکن دو سال سے زیادہ نہیں پلا سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچّے کا عقیقہ کرنا

حضرت سلمانؓ نے کہا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَۃٌ فَاھْرِقُوْا عَنْہُ دَمًا وَّ اَمِیْطُوْا عَنْہُ اَذًی ط (مشکوٰۃ)

سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے عقیقہ ہے۔ پس ذبح کرو اس کی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے اذیٰ یعنی سر کے بال اور میل وغیرہ۔"

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَأْسُہٗ ط (مشکوٰۃ شریف)

حضرت حسن بصری سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکا گرو ہے بدلے اپنے عقیقے کے، ذبح کیا جائے اس سے ساتویں دن اور نام رکھا جائے (ساتویں دن) اور مونڈا جائے سر اس کا۔"

نوٹ:۔ عقیقہ ساتویں دن ہی کرنا چاہیئے کہ یہ سنت ہے۔ بعض لوگ اس انتظار میں ساتواں دن گزار دیتے ہیں کہ فلاں شخص نہیں آیا، فلاں کام نہیں ہوا یا اور کئی ذاتی رکاوٹیں بتاکر عقیقہ کو آگے ٹال دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ اجر اور ثواب اور برکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں دن میں ہی ہے۔ ہاں اگر عقیقہ کے جانور کے لئے پیسے نہیں ہیں تو پھر جب پیسے ہوں، اس وقت کر لیں۔

عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا اَمْ اِنَاثًا ط (مشکوٰۃ شریف)

ام کرز روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔ اور ضرر نہیں کرتا تم کو یہ کہ عقیقہ کا جانور نر ہو یا مادہ۔"

نوٹ :۔ یعنی نر مادہ کا کوئی سوال نہیں۔ ضروری نہیں کہ لڑکے کے عقیقہ کے لئے نر جانور ہوں اور لڑکی کے عقیقہ کے لئے مادہ ہو۔ جس کے لئے جو جانور مل جائے عقیقہ کر دیں۔ اور اگر پیسے تھوڑے ہوں۔ لڑکے کے لئے دو جانور نہیں خرید سکتے تو لڑکے کی طرف سے ایک جانور کا عقیقہ بھی کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث ذیل میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا وَّ عِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ ط (مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ذبح کیا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی طرف سے ایک ایک دنبہ اور نسائی کے نزدیک دو دو دنبے۔"

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاۃٍ وَّ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ احْلِقِیْ رَأْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَاہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْھَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْھَمٍ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا۔ کہ عقیقہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے۔ اور فرمایا حضورؐ نے اے فاطمہؓ! مونڈ تو سر اس کا اور صدقہ کر ہموزن اس کے بالوں کے چاندی۔ پس وزن کیا ہم نے بالوں کا۔ تو وزن ہوا ان کا ایک درہم (ساڑھے تین ماشہ) یا کچھ زیادہ۔"

نوٹ:۔ بہتر ہے کہ ساتویں دن عقیقہ کریں اور بچے کا سر مونڈ کر اس کے بالوں کے ساتھ چاندی تول کر خیرات کر دیں۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَّ لَطَخَ رَأْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَأْسَہٗ وَ نَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریدہ سے روایت ہے کہ جاہلیت (اسلام سے پہلے کا زمانہ) میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو بکری کو ذبح کرتا اور اس کا خون بچے کے سر پر لگاتا۔ پھر جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے۔ بچے کا سر مونڈتے اور اس کے سر کو زعفران لگاتے"۔

نوٹ:۔ بچے کا سر مونڈ کر زعفران لگانے سے بچہ سردی اور سر کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شرطیں قربانی کے جانور کے لئے ہیں کہ وہ ہر عیب سے پاک ہو۔ عقیقے کے جانور کے لئے وہ شرطیں ضروری نہیں ہیں۔ البتہ بالکل مریل نہ ہو۔ تندرست ہو۔ اور عقیقے کا گوشت خود کھائیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں کو دیں۔ کسی کے لئے ممانعت نہیں۔

بچے کا ختنہ کرنا

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ (مشکوٰۃ شریف)

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں (جس پر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا کیا ہے)۔ (۱) پاکی لینا یعنی زیر ناف کے بال دور کرنا۔ (۲) ختنہ کرنا۔ (۳) مونچھیں کترانا (یعنی میٹ دینا کہ نیچے سے جلد ظاہر ہو)۔ (۴) بغل کے بالوں کو اکھیڑنا۔ (۵) ناخن ترشوانا"۔

نوٹ:۔ تو بچہ کا ختنہ بھی ضرور کرنا چاہیئے۔ جب چاہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیں۔ بہتر ہے کہ ساتویں دن عقیقہ بھی کریں۔ بال بھی منڈوا دیں اور ختنہ بھی کر دیں۔

ملاحظہ:۔ جو بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو اس کا ختنہ نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارداضالہ الغداء) مختون پیدا ہوئے تھے۔ اسی طرح حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت شعیب۔ حضرت ہود۔ حضرت لوط۔ حضرت صالح۔ حضرت شیث۔ حضرت یوسف۔ حضرت سلیمان۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت زکریا۔ حضرت عیسیٰ علیہم السلام ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔

ختنہ مسلمان ہونے کی پکّی نشانی ہے

ہندوؤں کی نشانی لٹ یا چوٹی ہوتی ہے اور زنّار۔ دونوں دور کر سکتے ہیں۔ لٹ کاٹ دو۔ اور زنّار اتار دو تو ہندو ہونے کی نشانی مٹ گئی۔

سکھوں کا کڑا کاچھا وغیرہ اتار کر سکھی کی نشانی مٹائی جا سکتی ہے۔ لیکن مسلمان کی مسلمانی (ختنہ) ایسی پکّی نشانی ہے کہ کسی صورت بھی یہ نشانی مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ مرنے کے بعد بھی اس نشانی سے مردہ مسلمان پہچانا جا سکتا ہے۔ پس دین یا مذہب وہ پکا ہے جس کی نشانی پکّی ہے۔

ختنہ کی نشانی سے ایک آریہ لاجواب ہو گیا

ایک لطیفہ ختنے کے بارے میں سننے کے لائق ہے اور ایمان افروز بھی ہے۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمت اللہ علیہ کا مناظرہ آریوں سے ہوا۔ مناظرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روداد اس طرح ہے کہ ہندوؤں کے سب پنڈتوں نے جمع ہو کر مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ اگر ان کا دین سچا ہے تو ہمارے اعتراضوں کا جواب دیں۔ چنانچہ بنارس میں پانچ سو علماء آریوں کے مقابلے میں اکٹھے ہوئے۔ بریلوی۔ دیوبندی اور اہل حدیث۔ اُدھر سینکڑوں پنڈت بھی سر جوڑ کر آ جمع ہوئے۔ سب علماء نے مناظرے کے لئے مولانا ثناء اللہ رحمہ کو چنا۔ مولانا مناظرے کے لئے کھڑے ہوئے تو پنڈتوں نے چاہا کہ کسی طرح مولانا ثناء اللہ سے جان بچائیں۔ بجائے ان کے کوئی اور عالم مسلمانوں میں سے ان کے سامنے آئے۔ ان کو یقین تھا کہ مولانا ثناء اللہ ان کو چبا جائیں گے۔ چنانچہ آریہ مناظر کہنے لگا کہ مولانا! ہمارا مناظرہ مسلمانوں سے ہے۔ آپ سے نہیں۔ آپ تو کافر ہیں۔ یہ دیکھئے بریلوی علماء کا فتویٰ کہ مولوی ثناء اللہ کافر ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے بڑی متانت سے کہا۔ مہاشہ جی! سنیئے۔ جس شخص میں دو نشانیاں پائی جائیں وہ مسلمان ہوتا ہے۔ مہاشہ جی نے کہا۔ وہ دو نشانیاں کیا ہیں؟ مولانا نے فرمایا۔ ایک تو یہ ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اور دوسری نشانی آپ کو پردے میں علیحدہ ہو کر دکھا سکتا ہوں۔ (یعنی ختنہ)

یہ سن کر ہزاروں کا مجمع مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گیا۔

دس پندرہ منٹ کے بعد سکون ہوا تو مولانا نے فرمایا۔ مہاشہ جی! بولو! میں مسلمان ہوں یا نہیں؟ مہاشہ جی کہنے لگے۔ جی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مان لیا آپ مسلمان ہیں۔ بریلوی مانیں یا نہ مانیں۔ پھر مناظرہ شروع ہوا۔ مولانا نے اسلام کو منطقی دلائل کے ساتھ ایسی خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ آریہ مناظر دلائل کی تاب نہ لاکر سپر انداز ہوگیا۔ ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد آریہ مناظر بدلتا تھا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحبؒ نے بعونہٖ تعالیٰ تین گھنٹے کے مناظرے میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ ان کی صف اُلٹ دی اور وہ ذلت و نکبت کی تصویر بن کر میدان چھوڑ گئے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ختنہ فطرت سے ہے۔ (اور اسلام سارا ہے ہی دینِ فطرت)۔

کھانا کھانے کا طریقہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ كَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ ط (بخاری مسلم)

عمر بن ابی سلمہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی پرورش میں تھا۔ اور (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ رکابی میں ہر طرف پڑتا تھا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بسم اللہ کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔ اور کھا اپنے آگے سے۔"

نوٹ:۔ سب بچے، عورتیں اور مرد کھانے کے اِس ادب کو مدِنظر رکھیں کہ بِسْمِ اللہ کہہ کر کھانا شروع کریں۔ اور اگر اکٹھے کھا رہے ہوں یعنی ایک ہی برتن میں تو اپنے آگے سے ہی کھائیں۔ بوٹیاں لینے کے لئے ہاتھ اِدھر اُدھر نہ ماریں۔ اور ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں اور دائیں سے پئیں۔

دائیں ہاتھ سے کھائیں پئیں

حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَأْکُلْ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ وَ یَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ وَلْیَاْخُذْ وَ یُعْطِیْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ وَ یُعْطِیْ بِشِمَالِہٖ وَ یَاْخُذُ بِشِمَالِہٖ ۔ (ترغیب ترہیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاہیئے کہ کھائے ہر ایک تم میں سے اپنے داہنے ہاتھ سے اور چاہیے کہ پیئے داہنے ہاتھ سے۔ اور لیوے داہنے ہاتھ سے۔ اور دیوے داہنے ہاتھ سے۔ کیونکہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔ اور دیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور لیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔"

خبردار! بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا کریں اور داہنے ہاتھ سے ہی کھایا اور پیا کریں۔

بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھایا کریں

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ط (صحیح مسلم)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک شیطان حلال جانتا ہے کھانے کو اس وجہ سے کہ نہ لیا جائے اس پر نام اللہ کا۔"

نوٹ:۔ یعنی شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے جو بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کیا جائے۔ اور اس کے شریک ہونے سے کھانے کی برکت اور فائدے زائل ہو جاتے ہیں۔ اور توفیق عبادت کی اور نیک کاموں کی نہیں ملتی۔ پس بچوں کو بسم اللہ پڑھ کر کھانے کی عادت ڈالیں۔ سکولوں اور کالجوں کی لڑکیوں کو چاہیئے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا کریں۔ اور ضرور داہنے ہاتھ سے کھایا کریں۔ اور داہنے ہاتھ سے پیا کریں۔ اگر کوئی بائیں ہاتھ سے پینے لگے تو اس کو کہہ دو۔ دائیں ہاتھ سے پیئو۔

ہاتھ دھو کر کھانا کھائیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (قبل اسلام) توریت میں پڑھا تھا کہ برکت طعام کی ہاتھ دھونا ہے بعد اس کے۔ پھر میں نے (صحابی ہونے کی حیثیت سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ برکت طعام کی ہاتھ دھونا ہے پہلے اس کے (یعنی پہلے کھانے کے) اور بعد اس کے۔" (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ:۔ جب کھانا شروع کریں تو پہلے ہاتھ دھو لیں۔ یہ نہ کہیں کہ میرے ہاتھ دھوئے ہوئے ہیں۔ یا میں نماز پڑھ کر آیا ہوں۔ ہاتھ صاف ہی ہیں۔ بے شک ہاتھ صاف ہوں، لیکن کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔ اس سے کھانے میں برکت ہوگی۔ اور جب کھانا کھا چکیں تو پھر بھی ہاتھ دھوئیں۔ اس سے طبیعت سکون اور چین پائے گی۔ اور حضورؐ کے ارشاد پر عمل کرنے سے اللہ راضی ہوگا۔

پلیٹ صاف کریں

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیَّتِهِ الْبَرَكَةُ ط

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور پلیٹ کے چاٹنے کا۔ اور فرمایا تحقیق تم نہیں جانتے کہ کس انگلی میں برکت ہے۔" (صحیح مسلم)

کھانا جوتی اتار کر کھاؤ

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَاحُ لِاَقْدَامِكُمْ۔ (دارمی شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کھانا رکھا جائے تو جوتیوں کو اتار دو۔ پس تحقیق یہ
(جوتیوں کو اتارنا) بہت راحت پہنچانے والا ہے
تمہارے قدموں کو"۔

نوٹ :۔ یاد رہے کہ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جوتے اتار کر کھانا کھاؤ۔ آج کل ایک اور مصیبت نازل ہوئی ہے کہ کھانے کی دعوتوں میں جوتوں سمیت کھڑے ہوکر کھاتے ہیں۔ جس طرح چارپائے کھڑے ہوکر کھُرلی میں کھاتے ہیں۔ ایک لمبا سا کھُرلی نما میز ہوتا ہے جس پر کھانا چنا ہوتا ہے اور شرفا اس کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ کوئی اُدھر منہ مارتا ہے۔ کوئی اِدھر منہ مارتا ہے۔ جب مرد کھا چکتے ہیں۔ تو پھر اُسی کھُرلی پر بیگمات کو دھکیل دیا جاتا ہے۔ معاف رکھنا۔ اِس حقیقت کے اظہار پر ناراض نہ ہوں۔ آپ کی ضمیر گواہی دے گی کہ کھانے کا یہ طریق کچھ ایسا ہی ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے۔ پھر نہ شروع میں بسم اللہ پڑھی اور نہ آخر میں دعائے شکر منہ سے نکلتی ہے۔

وہ رسولِ بحروبرّ، پیغمبرِ کائنات، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اخلاق کا لامثال نمونہ بناکر بنی نوعِ انسان کی طرف مبعوث فرمایا، انہوں نے جوتی سمیت کھڑے ہوکر ساری زندگی کھانا نہیں کھایا۔ سربراہِ مرسلاں صلی اللہ علیہ وسلم جوتی اتار کر زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ افسوس! آپ نے اسوۂ خیرالوریٰ ؐ سے بے اعتنائی برت کر اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرنے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب کو اپنا لیا۔ اور سایۂ دامانِ مصطفٰے سے جی چرا لیا ہے

یہی آدم ہے سلطان بحروبر کا
کہوں کیا ماجرا اس بے بصر کا
نہ خود بیں، نے خدا بیں نے جہاں بیں
یہی شہ کار ہے تیرے ہنر کا (اقبالؒ)

چارپایوں کی طرح نہ کھائیں

قرآن کریم کی ایک آیت ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْاَنْعَامُ۔
(۲۶ پ ع)

اور جو لوگ کافر ہوئے وہ عیش کر رہے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے کھاتے ہیں چارپائے"

یعنی یہ لوگ چند روزہ دنیا کی عیش و عشرت کے مزے لوٹ رہے ہیں اور چارپایوں کی طرح کھاتے ہیں۔ جس طرح چارپائے نیکی بدی اور نفع و نقصان کی کچھ تمیز نہیں رکھتے۔ صرف کھانا ہی جانتے ہیں۔ ایسے ہی دنیا کی زیب و زینت، ہریاول اور عیش و عشرت پر مرمٹنے والے، آخرت فراموش لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دنیا میں کھانے کے لئے ہی آئے ہیں۔ چارپایوں کی طرح آخرت میں حساب دینے کی کچھ فکر نہیں۔ در اصل دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ گندم بوئیں تو گندم کاٹیں گے۔ جَو بوئیں تو جَو کاٹیں گے۔ مکافاتِ عمل سے غافل نہیں، رہنا چاہیئے۔ تو جو انسان چارپایوں کے مانند زندگی گزار رہے ہیں وہ چارپایوں کی طرح کھاتا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں۔ آخرت میں کام آنے والے اعمال کی سوچ نہیں۔ یہ مفہوم ہے آیتہ متذکرۃ الصدر کا۔ البتہ کھڑے ہوکر کھانے والوں کی یہ تشبیہہ اچھی نہیں ہے کہ کھاتے ہیں کھڑے ہوکر جیسے کھاتے ہیں چارپائے سے

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

رات کو ہاتھ دھوکر سویا کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْئٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ ط (ترمذی۔ ابوداؤد)

جو شخص رات کو سوئے اور اس کے ہاتھ کو چکنائی لگی ہو جس کو اس نے نہیں دھویا۔ پھر اس کو کچھ تکلیف پہنچی، تو وہ نہ ملامت کرے مگر اپنی جان کو!

نوٹ:۔ رات کو اگر ہاتھ دھوکر نہ سوئیں تو ہو سکتا ہے کہ ہاتھ کو کھانا کھاتے وقت مرچ یا چکنائی لگ گئی ہو اور سوتے میں وہ ہاتھ آنکھوں کو یا کسی اور جگہ لگ جائے تو اس جگہ سوزش یا درد ہونے لگے۔ تو اس پر اپنی جان کو ملامت کریں۔ کسی کو کچھ نہ کہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی اچھی بات بتائی ہے کہ رات کو ہاتھ دھوکر سویا کرو۔ تاکہ ہاتھ کو اگر کچھ لگ گیا ہو تو صاف ہو جائے۔

کھانا اتنا کھائیں کہ سانس لینے کی گنجائش رہے

رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کو چند لقمے کافی ہیں۔ جو اُس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکیں۔ فَاِنْ غَلَبَتِ الْاٰدَمِیَّ نَفْسُہٗ فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ وَثُلُثٌ لِلشَّرَابِ وَثُلُثٌ لِلنَّفَسِ۔ پھر اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے تو ایک حصہ (پیٹ کا) کھانے کے لئے اور ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لئے ہو۔ (ابن ماجہ)

یعنی آدمی رات دن کھانوں کے پیچھے ہی نہ پڑا رہے کہ ہر وقت پیٹ کو بھرا رکھے۔ بلکہ اس کے لئے اتنی غذا ہی کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے۔ یعنی زندگی رواں دواں رہے۔ جس سے زندگی کے دن پورے ہو جائیں۔ پیٹو نہ بنا رہے ارشاد ہوُا۔ پھر اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے۔ یعنی پیٹ بہت زیادہ بھرنا چاہے تو اتنا کرے کہ ایک حصہ پیٹ کا کھانے کے لئے اور ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لئے رہنے دے۔ یعنی اتنا کھاؤ کہ سانس تو آسانی سے آتا جاتا رہے۔ نہ اتنا کہ سانس لینا دشوار ہو جائے۔

پس آدمی کو چاہیئے کہ جب خوب بھوک لگے تو کھائے اور ابھی بھوک باقی ہی ہو تو کھانے سے ہاتھ اٹھالے۔ اس سے صحت بنی رہے گی اور بیمار بھی نہ ہوگا۔ (انشاءاللہ)

مومن کم کھاتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ ط (مشکوٰۃ شریف)

مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔ اور کافر پیتا ہے سات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنتوں میں "

یعنی مومن کو تھوڑا کھانے سے تسلی ہو جاتی ہے۔ اور کافر بڑا حریص ہوتا ہے۔ سارا پیٹ بھر لینے سے بھی اسے قرار نہیں آتا۔ مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ میں ہے۔ حضورؐ نے ایک غلام خریدنا چاہا۔ تو آپؐ نے اس کے آگے کھجوریں رکھیں۔ وہ بہت سی کھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بہت کھانا بے برکتی کا سبب ہے پھر اس کو نہ خریدا "

مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ صحیح مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک مہمان آیا اور وہ کافر تھا۔ حضورؐ نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ پس وہ بکری دوہی گئی۔ اس شخص نے (سارا) دودھ پی لیا۔ پھر حضورؐ نے ایک اور بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ وہ اس کا دودھ بھی پی گیا۔ پھر ایک اور بکری دوہی گئی۔ وہ اس کا دودھ بھی پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح کو وہ شخص مسلمان ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ بکری دوہی گئی۔ پس پیا اس شخص نے دودھ ایک بکری کا۔ پھر حضورؐ نے ایک اور بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اب وہ شخص سارا دودھ نہ پی سکا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّ الْكَافِرُ يَشْرَبُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔ مومن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔"

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ سنا میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھانا ایک شخص کا کفایت کرتا ہے دو کو۔ اور کھانا دو شخصوں کا کفایت کرتا ہے چار کو۔ اور چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو۔"

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہؤا کہ مومن کم کھاتا ہے۔ اور کافر کا پیٹ نہیں بھرتا۔ وہ بہت زیادہ کھاتا ہے۔ نیز مسلمان کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

بہترین لاون نمک ہے

کھانے میں سادگی اور قناعت ہونی چاہیئے۔ اگرچہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ سیّد الادام فی الدنیا والاخرۃ اللحم۔ سردار سالنوں کا دنیا اور آخرت میں گوشت ہے۔" لیکن جسے ہر روز گوشت کھانے کی طاقت نہ ہو وہ اُدھار لے کر گوشت نہ پکاتا رہے۔ بلکہ دوسرے سالنوں کی بھی عادت ڈالے۔ اس سلسلہ میں جناب رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْمِلْحُ۔ بہترین تمہارے لاون کا نمک ہے۔ (ابن ماجہ) یعنی اگر گوشت ہر روز میسر نہ ہو تو پھر سب سے اچھا لاون نمک ہے نمک گھول کر اس سے روٹی کھالو۔ سادگی اور قناعت بھی اختیار کرو۔

برتن صاف کر کے اس کی دعا لیں

رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ط (مشکوٰۃ شریف)

جو شخص کھائے پیالے میں پھر چاٹ لے پیالے کو (یعنی صاف کرے) پس کہتا ہے پیالہ (زبانِ حال سے) آزاد کرے اللہ تجھ کو آگ سے جیسے آزاد کیا تو نے مجھ کو شیطان سے۔"

حضورؐ کی زبان وحی بیان سے ثابت ہوا کہ برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ کر صاف کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے برتن دعا دیتا ہے۔ آپ ایمان لائیں کہ واقعی برتن دعا دیتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر برتن کو صاف نہ کریں گے تو اسے شیطان صاف کرے گا۔ اسی لئے برتن، صاف کرنے والے کو دعا دیتا ہے کہ خدا تجھے دوزخ سے آزاد کرے کہ تو نے مجھے شیطان کی گرفت سے بچایا ہے۔

کھانا سخت گرم نہ کھائیں

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر فرماتی ہیں کہ جب ان کے پاس شدید (ایک کھانے کا نام ہے) رکھا جاتا تو آپ اس کو ڈھانک دینے کا حکم کرتیں۔ یہاں تک کہ اس کا جوش اور دھوئیں کا غلبہ جاتا رہتا۔ (پھر تناول فرماتیں۔ یعنی ٹھنڈا کرکے کھاتیں) اور فرماتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ هُوَ اَعْظَمُ الْبَرَكَةِ۔ جاتا رہنا گرمی کا کھانے سے کثرتِ برکت کا سبب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

رحمتِ عالمؐ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ سخت گرم کھانا جس سے بھاپ نکل رہی ہو، نہیں کھانا چاہیئے۔ بلکہ جب اس کی گرمی کا جوش ٹھنڈا ہو جائے۔ پھر کھانا چاہیئے۔ ایسا کھانا بڑی برکت کا باعث ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھانا سخت ٹھنڈا کرنا چاہیئے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ نیم گرم ہو، بھاپ نہ نکل رہی ہو۔

حسنِ اخلاق اور ادب کا بیان

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ۔ (صحیح مسلم)

تم جنت میں داخل نہ ہوگے یہاں تک کہ ایمان لاؤ تم (عقیدۂ توحید کے ساتھ)۔ اور نہ ایمان لاؤگے تم یہاں تک کہ آپس میں محبت کرو۔ کیا نہ خبردار کروں میں تم کو ایسے کام پر کہ جب تم کرو اس کو تو آپس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کرنے لگو تم (سنو) سلام کو پھیلاؤ تم آپس میں ۔"

نوٹ :۔ یعنی السلام علیکم کو عام کرو۔ جس کو پہچانتے ہو اسے بھی سلام کرو اور جسے نہ پہچانتے ہو اس کو بھی سلام کرو۔ اس سے محبت اور اسلامی دوستی عام ہو جائے گی۔ اور آپس میں محبت اور بھائی چارہ بڑھے گا۔ اور یہ بات ایمان کا تقاضا ہے۔

اور سلام کرنا ایک قسم کی دوسرے کو دعا دینا ہے۔ السلام علیکم۔ تم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو سلامت رکھے۔ تندرست اور عافیت سے رکھے۔ غموں، فکروں، پریشانیوں، آفتوں، مصیبتوں اور حادثات سے امن میں رکھے۔ خدا کرے تیرا بال بیکا نہ ہو۔ غور کریں۔ اسلامی سلام اپنے اندر کتنی خوبیاں اور رحمتیں اور برکتیں رکھتا ہے۔ تو خلوص اور خیرخواہی سے سلام کرنے پر کتنا خدا تعالیٰ خوش ہوگا۔ اور مسلمان بھائی یا بہن یہ دعا لے کر کتنے باغ باغ ہوں گے۔ جب کہ دونوں جانتے ہوں کہ سلام کہنے کا مطلب کیا ہے۔

کلام سے قبل سلام کرے

جب ملاقات ہو تو بات کرنے سے پہلے السلام علیکم کہیں۔ پھر خیریت وعافیت پوچھیں۔ حضورؐ انور نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ۔ یعنی سلام پہلے ہے کلام کے ۔" (ترمذی شریف)

سوار پیدل پر سلام کرے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ راکب ماشی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ماشی قاعد کو اور قلیل کثیر کو سلام کرے۔ (بخاری مسلم)

یعنی سلام کرے سوار چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے بہتوں کو۔

اور ترمذی شریف میں یہ بھی حضورؐ نے فرمایا ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

سلام کرنے میں عار نہ کریں

واضح ہو کہ سلام میں پہل کرنے پر عار نہ کریں۔ یہ تکبر بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شان، مرتبے اور بزرگی اور درجے میں ساری اولادِ آدم بلکہ سب نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ آپ جیسی شان اور بزرگی والا کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہے اور نہ کسی ماں نے ایسا جنا ہے۔ سیّد ولدِ آدم، سیّد الکونین، سیّد الثقلین، رحمت للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے میں پہل فرماتے۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ۔ حضورؐ عورتوں پر سے گزرے تو آپؐ نے ان کو سلام کیا۔ (مشکوٰۃ)

ترمذی میں ہے۔ سیّار کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ چلا جاتا تھا۔ ان کا گزر لڑکوں پر ہوا تو انہوں نے ان کو سلام کیا۔ اور کہا کہ میں حضرت انسؓ کے ساتھ جا رہا تھا۔ وہ لڑکوں پر گزرے تو انہوں نے ان کو سلام کیا۔ اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ کا گزر لڑکوں پر ہوا۔ تو حضورؐ نے ان کو سلام کیا۔ (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اچھا اخلاق یہ ہے کہ سلام کرنے میں پہل کرے۔ اور اپنے سے چھوٹے اور کم رتبے والے کو بھی سلام کرے۔ اسے کسرِ شان نہ جانے۔

مصافحہ کرنے کا اجر

سلام کرنے کے بعد مصافحہ بھی اگر کر لیا جائے تو یہ زیادہ محبت اور ملنساری کی علامت ہے اور باعثِ اجر بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا۔

جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں (دلی خلوص سے) تو جُدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی بخشش کی جاتی ہے۔یعنی ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

خبردار! مرد غیر محرم عورتوں سے نہ مصافحہ کریں۔ نہ معانقہ۔ بلکہ عورتیں عورتوں سے اور مرد مردوں سے کریں۔

قہقہہ نہ لگائیں

یعنی کھل کھلا کر نہ ہنسیں کہ دوسرے آواز سنیں۔ حضورؐ قہقہہ لگا کر کبھی نہ ہنستے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کبھی زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ ان کا کوّا دیکھوں (یعنی ان کو قہقہہ لگا کر کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا) سوائے اس کے نہیں کہ حضورؐ مسکراتے تھے۔" (بخاری شریف)

نوٹ :۔ بعض آدمی اتنے زور سے قہقہہ لگا کر ہنستے ہیں کہ ان کے دانت بھی سب دکھائی دیتے ہیں اور منہ بھی کھل جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ہے ہے ہے کی آواز بھی نکلتی ہے۔ ایسا ہنسنا تہذیب کے خلاف ہے۔ تہذیب و اخلاق کا نور برسانے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے۔ آپ بھی تبسم کی حد تک رہا کریں۔

منہ اور دانت صاف رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاتٌ لِّلرَّبِّ۔ (مشکوٰۃ)

مسواک منہ کی پاکی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے"۔ پس منہ اور دانتوں کو خوب پاک اور صاف رکھا کریں۔ دانت گندے نہ ہوں اور منہ سے بدبو نہ آئے۔

جماہی کے وقت ہاتھ منہ پہ رکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (مشکوٰۃ شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔"

نوٹ:۔ بعض جمائی لیتے وقت منہ کھول کر ہا ہا کی آواز نکالتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جمائی لیتے وقت ہاتھ منہ پر رکھ لینا چاہیئے۔ کھلے منہ ہو سکتا ہے مکھی مچھر اندر چلا جائے۔ مکھی مچھر اگر اندر نہ بھی جائے، شیطان تو ضرور داخل ہو جائے گا جو کسل، کاہلی، غفلت اور بے توفیقی لائے گا۔

چھینک آئے تو الحمد للہ کہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینکے۔ تو کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور کہے اس کا بھائی (الحمد للہ سن کر)۔ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ پھر کہے (الحمد للہ کہنے والا) یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ یعنی ہدایت دے تم کو اللہ اور درست کرے تمہارا حال۔" (مشکوٰۃ شریف)

جو چپ رہا وہ نجات پا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَمَتَ نَجَا (مشکوٰۃ) یعنی جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت ٹرٹر نہ کرتے رہو۔ بے مقصد، لغو اور فضول باتوں میں نہ لگے رہو۔ بلکہ ضروری اور مفید باتیں کیا کرو۔ دین کی باتیں، پند و نصائح کی گفتگو ہوتی رہے تو اچھی ہے۔ ورنہ خاموش رہنا بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گالی گلوچ اور جھوٹ سے بچیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُہٗ کُفْرٌ۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کا مار ڈالنا کفر ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلاً مِّنْ نَّتْنٍ مَاجَاءَ بِہٖ ط (مشکوٰۃ شریف)

بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ (رحمت کا) ایک میل تک بسبب اس بدبُو سے جو بندہ لایا" (یعنی اس کے جھوٹ بولنے سے جو بدبو پیدا ہوئی۔)

نوٹ :۔ غور کریں کہ ایک جھوٹ بولنے سے، جھوٹ کی بدبو کے باعث فرشتہ ایک میل تک دور چلا جاتا ہے۔ تو جس شہر کے اندر یا جس ملک میں لاکھوں انسان جھوٹ بولیں، وہاں کوئی رحمت کا فرشتہ رہے گا؟ آہ ـــ جو معاشرہ جھوٹ، نفاق، فریب، دھوکا دہی، وعدہ خلافی، کم تولنے، کم ناپنے کم ماپنے، رشوت، ظلم، ستم، مار دھاڑ، قتل و غارت، چوری، ڈکیتی، حق تلفی، اغوا، آب رُو ریزی اور جھوٹی گواہیوں کی آندھیوں اور جھگڑوں سے اَٹا پڑا ہو۔ ایسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں کیا خدا تعالیٰ کی رحمت، برکت اور خوشنودی کی شعاع بھی دکھائی دے سکتی ہے؟ صرف خدا تعالیٰ کے حلم نے معاشرے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھیل دے رکھی ہے کہ ہوش کے ناخن لے* اور سنبھل جائے۔ ورنہ بات کوئی رہ نہیں گئی ہے۔

ہر مسلمان بہن بھائی کو متذکرۃ الصدر برائیوں اور رذالتوں سے کانپ کانپ جانا چاہیئے۔ اَلحفیظ و الامان پکارنا چاہیئے۔

غیراللہ کی قسم کھانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ ط

جس نے غیراللہ کی قسم کھائی اس نے بے شک شرک کیا۔" (مشکوٰۃ شریف)

نوٹ :۔ اگر کسی جھگڑے یا تنازعے کے ختم کرنے کے لئے قسم کی ضرورت پڑ جائے تو اللہ کی قسم کھا لینی چاہیئے۔ تاکہ تنازعہ ختم ہو جائے۔ مثلاً دو شخص لین دین کے معاملہ پر جھگڑ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ قسم کھا جا۔ میں مان لوں گا۔ تو دوسرا شخص سچی قسم اللہ کے نام کی کھالے۔

لیکن یاد رہے کہ اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ جھوٹی قسم کھا کر اس کذاب نے اللہ علاّم الغیوب کو اپنے جھوٹ پر گواہ بنایا ہے۔ دنیا میں اگر اس نے جھوٹی قسم کی آڑ میں پناہ لے لی ہے۔ لیکن حشر کے دن سخت رسوا ہو کر عذاب سے دوچار ہوگا۔ اس لئے خبردار! کبھی اللہ کی جھوٹی قسم نہ کھائیں۔

بعض عورتیں کہتی ہیں۔ اللہ کی قسم میں نہیں مانتی۔ کھا پیر دست گیر کی قسم، کھا دودھ پُتر کی قسم، کھا بال بچے کی قسم!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغفر اللہ! ایسی عورتیں بقول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پکی مشرک ہیں۔ دین و دنیا کی بربادی مول لینے والی آخرت میں شرک کے عذاب میں گرفتار ہوں گی۔

کیا ایسی عورتیں مسلمان ہو سکتی ہیں جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر گرفت کرنے والا اور سزا دینے والا مانتی ہیں۔ لٹیا ہی ڈوب گئی ایسی عورت کے ایمان کی!

رسولِ رحمت بہشت کی ضمانت دیتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ ط (مشکوٰۃ شریف)

جو شخص ضمانت دے مجھے اس چیز کی جو دونوں داڑھوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور ضمانت دے مجھے اس چیز کی جو دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے (یعنی شرمگاہ) تو میں ضمانت دیتا ہوں اس کو بہشت کی۔"

نوٹ:۔ زبان کی ضمانت دینے کا مطلب یہ ہے کہ زبان کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔ جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، جھوٹی گواہی، گالی گلوچ، بہتان تراشی، جھوٹی قسم کھانی، جھوٹ فریب سے مال بیچنا، زبان سے مسلمانوں کو ایذا پہنچانی، غرض زبان سے متعلق جتنے گناہ بھی ہو سکتے ہیں سب سے بچے۔

اسی طرح دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز۔ یعنی شرمگاہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسے زنا اور بدکاری سے بچائے، پاک دامن اور پرہیزگار رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایسے شخص کو ہیں بہشت کی بشارت دیتا ہوں۔ بہشت کی ضمانت دیتا ہوں۔

عورتیں مردوں کا بھیس نہ بدلیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَ الْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ ط (مشکوٰۃ شریف)

لعنت کرے اللہ مردوں کو جو مشابہت کرتے ہیں ساتھ عورتوں کے، اور لعنت کرے اللہ عورتوں کو جو مشابہت کرتی ہیں ساتھ مردوں کے۔"

نوٹ:۔ عورت کو مرد کا بھیس بدلنا اور مرد کو عورت کا بھیس بدلنا حرام ہے اور ایسا کرنے والے ملعون ہیں۔ کُلی طور پر نہ سہی، جُزوی طور پر بھی لڑکوں کو لڑکیوں کی طرح بننا سنورنا، لڑکیوں کی طرح بال رکھنا، لڑکیوں کی مانند رنگا رنگ لباس پہننا حدیث کی روشنی میں کسی طرح درست نہیں۔ اور ایسا کرنے پر لفظ لعنت سے کانپ جانا چاہیئے اور نہ ہی لڑکیوں اور عورتوں کو مردانہ لباس پہن کر مرد نما دکھائی دینا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ جو کچھ تم ہو۔ وہی رہو۔ اسی میں وقار ہے۔

مجالس کی باتیں امانت ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلَاثَۃَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِاقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ ط (ابوداؤد)
مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں۔ (یعنی مجلس کی باتیں باہر ذکر نہ کریں) مگر تین مجلسیں (یعنی تین مجلسوں کی باتیں باہر نقل کر دینی ضروری ہیں)۔

اوّل :۔ حرام خونریزی ۔ دوم :۔ زنا کاری کا ارادہ ۔ سوم :۔ مال مارنے کا قصد "۔

نوٹ :۔ مجالس کی باتیں امانت ہوتی ہیں۔ ان کو ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کسی مجلس میں کسی کے قتل ناحق کا پروگرام بنایا گیا ہو۔ تو یہ اس شخص کو بتا دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ قتل سے بچاؤ کا سامان کرلے۔ اور محتاط رہے۔

یا کوئی زناکاری کے متعلق صلاح ہوئی ہو کہ فلاں عورت یا لڑکی کو اغوا کرنا ہے۔ یا اس کی آبرو ریزی کرنی ہے۔ تو یہ بات بھی ضرور ظاہر کر دینی چاہیئے۔ تاکہ کسی کی عصمت بچ جائے۔

یا کہیں چوری کرنے یا ڈاکہ ڈالنے کا قصد کیا گیا ہو تو یہ راز بھی ظاہر کر دینا واجب ہے تاکہ مسلمان بھائی کا مال چھن جانے سے بچ جائے۔

برائی کے بعد نیکی کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ ۔ ڈر اللہ سے (اے ابوذرؓ) جہاں کہیں تو ہو۔

وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ ۔ اور برائی کے پیچھے نیکی کر۔ تَمْحُهَا ۔ وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ وَخَالِقِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ اور لوگوں سے حسن خلق کے ساتھ معاملہ کرو۔" (ترمذی شریف)

نوٹ:۔ ہر عورت مرد کو اس ارشادِ نبویؐ پر ضرور عمل پیرا ہونا چاہیے۔ بہ تقاضائے بشریت اگر کوئی برائی ہوگئی ہے تو فی الفور توبہ کرکے نیک کام میں لگ جانا چاہیئے۔ تو وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ (پ۱۲ ع۱۰)

بے شک نیکیاں مٹا دیتی ہیں برائیوں کو۔"

نیز حضورؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ (اے ابوذرؓ) لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا۔ ہر کسی سے اچھا برتاؤ کرنا۔

اچھے خلق کا وزن سب سے بھاری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مومن کی میزان میں قیامت کے دن کوئی چیز حسنِ خلق سے بھاری نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ناخوش ہے گالی بکنے والے بدگو بے حیا سے۔" (مشکوٰۃ شریف)

اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا۔ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِہٖ دَرَجَۃَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ۔ (مشکوٰۃ)

بے شک اچھے اخلاق والا روزے نماز والے کے درجے کو پہنچے گا۔"

اُتارو لوگوں کو اُن کے مرتبے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ لوگوں کو ان کے مرتبے میں اتارو۔" (ابوداؤد۔ بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رض)

نوٹ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، ریت کے ذرّوں، آسمان کے تاروں برابر درود و سلام ہو۔ آپ نے دنیائے آب و گِل میں مکارمِ اخلاق کا وہ باغ لگایا ہے۔ جس کی روشوں پر سینکڑوں رنگوں کے گلہائے انسانیت عنبر فشاں ہیں۔ اِنہیں پھولوں کے گل دستہ میں گلگونۂ ادیمِ آدم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک گلِ سرسبد سجا رکھا ہے۔ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ لوگوں کو ان کے مرتبے میں اتارو۔" یعنی ہر شخص کو اس کی حیثیت، مرتبے اور مقام کے مطابق جگہ دو۔ اس سے اس کے درجے اور رتبے کے لائق سلوک کرو۔ ہر کسی سے اس کی شان کے شایان برتاؤ کرو۔ سبحان اللہ! کتنی حکمت اور دانائی سے بھرپور تعلیم ہے۔

ے گل و گلزار ترے خلد کی تصویریں ہیں
یہ سبھی سورۂ والشمس کی تفسیریں ہیں

نکاح کرنا ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ ط (ترغیب ترہیب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار باتیں رسولوں کے طریقوں سے ہیں۔ (جنہیں ضرور اختیار کرنا چاہیئے)۔ (۱) حیا۔ (۲) خوشبو لگانا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) نکاح کرنا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ط (بخاری شریف)

نکاح کرتا ہوں میں عورتوں سے۔ پھر جو کوئی میرے طریقے (یعنی نکاح کرنے) سے منہ پھیرے۔ وہ مجھ سے نہیں ہے"

نوٹ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ازحد ضروری ہے۔ قرآن مجید میں امر کے صیغے کے ساتھ آیا ہے۔ فَانْكِحُوْا۔ پس نکاح کرو"

پس جو شخص اسباب نکاح کی طاقت رکھتا ہے۔ یعنی قوت، مہر، عورت کو نان و نفقہ دینا وغیرہ۔ ایسے جوان شخص کے لئے نکاح کرنا نہایت ضروری ہے۔

جوانو! نکاح کرو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے اسباب جماع کی (یعنی مہر دینے اور عورت کے نان و نفقہ کی) تو وہ نکاح کرے۔ بلا شبہ نکاح بہت جھکانے والا ہے نظر کو۔ (یعنی غیر عورت پر نظر نہیں پڑتی) اور بہت روکنے والا ہے شرمگاہ کو۔ (یعنی حرام کاری سے بچاتا ہے) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی طاقت نہیں رکھتا (یعنی نکاح کرنے کے لئے اس کے پاس خرچ نہیں ہے) تو وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ روزے رکھنے سے شہوت پر ضبط حاصل ہوتا ہے۔"

چار آدمیوں پر لعنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اٰمَنَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَکَرًا فَاَنَّثَ نَفْسَهٗ وَ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ وَامْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ اُنْثٰی فَتَذَکَّرَتْ وَ تَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ یُضِلُّ الْاَعْمٰی وَ رَجُلٌ حَصُوْرٌ وَّ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا اِلَّا یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّاہ

(طبرانی۔ بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ)

چار آدمی ہیں جو لعنت کئے گئے ہیں دنیا اور آخرت میں اور فرشتوں نے (ان کے لعنتی ہونے پر) آمین کہا۔

(۱) وہ شخص جس کو اللہ نے مرد بنایا اور اس نے اپنے آپ کو عورت بنایا اور عورتوں کے مشابہ کیا۔

(۲) ایسی عورت جس کو اللہ نے عورت بنایا اور اس نے اپنے آپ کو مرد بنایا اور مردوں کے مشابہ کیا۔

(۳) وہ شخص جس نے اندھے کو بھٹکایا۔

(۴) وہ شخص (مرد یا عورت) جو ساری عمر بغیر نکاح کے رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت یحییٰؑ بن زکریا کے کسی کو محصور نہیں بنایا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوُا کہ جو مرد خود کو عورتوں کے مشابہ بنائے۔ گفتگو میں، چال رفتار میں اور لباس میں، شکل وشباہت اور بالوں کے بنانے سنوارنے میں۔ تو ایسا شخص موردِ لعنت ہے۔ اِسی طرح جو عورت مردوں کی مشابہت کرے، وہ بھی ملعون ہے۔ اور جو شخص اندھے آدمی کو بھٹکائے، بے راہ کرے۔ وہ بھی لعنتی ہے۔ ایسے ہی جو عورت یا مرد ساری زندگی بن بیاہا رہے۔ تارک بیٹھے۔ اس پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بعض لڑکیاں تارک بیٹھتی ہیں۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ وہ بڑی نیک اور پارسا اللہ والی لڑکی ہے کہ اس نے زندگی بغیر نکاح کے گزار دی ہے۔ وہ دنیا کے جھمیلوں سے آزاد ہے۔ فلاں سیّد زادی تارک چلی آ رہی ہے۔ دنیا کے کیچڑ میں اس نے قدم نہیں رکھا۔ یاد رکھیں۔ تارک الدنیا ایسی لڑکیاں گناہ کی زندگی گزار رہی ہیں۔ جن کو آپ لوگ نیک اور پاک کہتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پھٹکار رہے ہیں۔ دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کر رہے ہیں۔ اور فرشتے آمین کہہ رہے ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لَیْسَ مِنِّیْ فرما رہے ہیں۔ کہ یہ تارک الدنیا لڑکیاں مجھ سے نہیں ہیں۔ میری امت سے نہیں ہیں۔ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

یہ عورت مرد بھی ملعون ہیں

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَۃَ الْمَرْأَۃِ وَالْمَرْأَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَۃَ الرَّجُلِ ط

لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو کہ عورت کا سا پہناوا پہنے۔ اور لعنت کی اس عورت کو جو مردِ کا سا پہناوا پہنے۔"

میاں بیوی کو آپس میں اچھا برتاؤ کرنا چاہیئے

معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے اس کی (جنت کی) بیوی حورِعین۔ نہ ایذا دے تو اس کو (نیک موحد مومن مرد کو) اللہ مارے تجھ کو (یعنی اپنی رحمت سے دور کرے تجھ کو) وہ تو تیرے پاس (چند روز کا) مہمان ہے۔ قریب ہے وہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس (بہشت میں) آئے گا۔" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

خاوند کو دُکھ نہ دو

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے خاوندوں سے ناحق لڑتی جھگڑتی نہ رہیں۔ انہیں تنگ نہ کیا کریں۔ انہیں ستاتی نہ رہا کریں۔ ایسے نیک، پرہیزگار خاوند کی ایذا پر بہشت کی حوریں کہتی ہیں۔ اے بدبخت عورت! اپنے نیک خاوند کو دکھ نہ دے۔ بلکہ اس کی خدمت کر۔ اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش رکھ۔ یہ تو چند روز کا تیرا مہمان ہے۔ جلد تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔ لہٰذا اس تھوڑے وقت کو غنیمت جان کر اس سے حسن سلوک سے پیش آ۔ تاکہ اللہ تجھ سے راضی ہو جائے۔

عورتوں سے نیک سلوک کرو

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حق ہے بی بی کا اس کے مرد پر؟ آپؐ نے فرمایا۔ کھلا تو اس کو جب کھائے تو۔ پہنا تو اس کو جب پہنے تو۔ اور نہ مار تو اس کے منہ پر۔ اور نہ کہہ بُرا کرے اللہ تیرا۔ (یعنی اس کو گالی نہ دے۔ یا اس کے فعل کو برائی کی طرف نسبت نہ کر) اور نہ جُدا ہو تو اس سے مگر گھر میں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے ساتھ بڑے حسن سلوک سے پیش آتے رہنا چاہیئے۔ انہیں کھلانے پلانے اور پہنانے میں دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی طرح بخل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اور اگر کبھی ان سے بڑی بھاری غلطی ہو جائے۔ کوئی خلافِ شرع کام کر بیٹھیں۔ تو ان کو منہ پر نہ ماریں۔ کسی اور جگہ مار لیں۔ اور ایسا نہ ماریں کہ کوئی ہڈی ٹوٹ جائے۔ قرآنِ مجید میں بھی وَاضْرِبُوْهُنَّ آیا ہے۔ کہ عورتوں کو ان کی انتہائی سرکشی پر "مارو ان کو" پر ایسی مار نہ مارو کہ ہڈی پسلی توڑ دو۔

اور حضورؐ نے فرمایا۔ عورتوں کو بُرا نہ کہو۔ یعنی گالی نہ دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو۔ یا یہ نہ کہو۔ خدا تجھے برباد کرے۔ خدا تیرا بُرا کرے وغیرہ۔
نیز فرمایا۔ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ ۔اور جدا نہ ہو اس سے مگر گھر میں۔ یعنی بستر سے جدا ہو جا۔ لیکن چھوڑ کر کہیں اور جگہ نہ چلا جا۔

عورتوں کے حق میں وصیت خیر الوریٰ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (مردو) عورتوں کے حق میں قبول کرو وصیت بھلائی کی۔ (سنو!) عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی جانب ہے۔ پھر اگر تو ٹیڑھی پسلی کو (بالکل) سیدھا کرنا چاہے تو توڑ دے گا تو اس کو۔ اور اگر اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے گا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ پس قبول کرو (میری) وصیت عورتوں کے بارے میں۔" (مشکوٰۃ شریف)

ملاحظہ:۔ حضرت حوّا علیہا السّلام پہلی عورت ہیں جو سب کی اصل ہیں۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی کے اوپر کی طرف سے پیدا ہوئیں اور وہ حصّہ پسلی کا بہت ٹیڑھا ہے۔ جب پسلی کی حالت آپ کو معلوم ہو گئی کہ اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کریں گے تو پسلی ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کے حال پر اسے چھوڑ دیں گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی۔ یہی حال عورت زاد کا ہے۔ ہر حوّا کی بیٹی کے اندر کجی اور ٹیڑھاپن ضرور رہے گا۔ اس کی خلقت میں کج اخلاقی ہے۔ ضد، ہٹ، اڑ، میں نہ مانوں۔ میری بات نو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ وغیرہ "جواہر" اس کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ عورت کے بغیر مرد کی کوئی زندگی نہیں۔ یہ بغیر نکاح کے رہ نہیں سکتا۔ میاں بیوی یک جان دو قالب ہیں۔ انسانی نسل کی افزائش اس کے بطن سے ہے۔ اسے ہی پیغمبروں کی ماں ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہی بستانِ جہانِ آب و گل کی بہار ہے۔ اس لئے ٹیڑھی پسلی سے پیدا شدہ۔ مومنہ، موحدہ، عابدہ، قانتہ، شرافت و نجابت اور شرم و حیا کی پیکر بیوی اگر کج خلقی پر اتر آئے۔ یا غصّے کا جھکڑ بن کر چلنے لگے۔ یا ہٹ اور ضد کی ادائیں دکھائے۔ تو آپ اپنی پاک سرشت اور بلند مقام کی بدولت اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیں۔ جھکڑ کے مقابلہ میں طوفانِ باد و باراں نہ بن جائیں۔ یا لہ باری نہ کرنے لگ جائیں۔ زلزلہ بن کر اس کے اوپر نہ گریں۔ ٹیڑھی پسلی کے مقابلہ میں ٹیڑھی پسلی نہ بن جائیں۔ بلکہ اس کی تمام کجیوں کو معشوقانہ ادائیں سمجھ کر کہیں ؎

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

اس کی تیزی طبع غیظ و غصہ اور جنون کی شرارت پر کہیں ؎

تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی نرمی اور محبت کے ساتھ زندگی گزار لو۔ سختی کرنے سے پسلی ٹوٹ جائے گی۔ یعنی طلاق ہو جائے گی۔ اور طلاق تک نوبت ہرگز نہ آنے دو۔ ہر صورت نباہ کرو! نباہ کرو! نباہ کرو!

لیکن یاد رہے کہ یہ سلوک اُس عورت کی ضد، ہٹ اور اَڑ کے مقابلہ میں کریں جو نیک، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، شرم وحیا والی خاتون ہو۔ اور اگر عورت بے نماز، بے دین، فاحشہ، گستاخ، زبان دراز اور سرکش ہو۔ سمجھانے بجھانے اور نصیحت کرنے کی بھی پروا نہ کرے تو اسے طلاق دے کر گھر سے رخصت کر دینا چاہیئے ؎

فروغِ شعلۂ خس یک نفس ہے
ہوس کو پاسِ ناموس وفا کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بُردباری

بخاری شریف میں ہے۔ حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس تھے۔ کسی اور بی بی نے حضورؐ کے لئے ایک رکابی میں کھانا بھیجا تو حضورؐ جس بی بی کے گھر میں تھے اُس نے خادم کے ہاتھ پر (دہاتھ) مارا۔ تو رکابی اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئی۔ (دنیا کے حلم کے فرماں روا، بردباری کے بحرِ ناپیدا کنار، صبر و ضبط کے فلک الافلاک) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رکابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ٹکڑے جمع کئے۔ اور ان ٹکڑوں سے اس کھانے کو بھی اکٹھا کیا۔ اور فرمانے لگے۔ غَارَتْ اُمُّکُمْ۔ تمہاری ماں نے غیرت کی۔ پھر خادم کو (تھوڑی دیر کے لیئے) روک رکھا۔ حتیٰ کہ اس بی بی کے گھر سے رکابی لائی گئی جس کے گھر آپ (نور یار) تھے۔ پھر سالم رکابی (اس خادم کے ہاتھ) اس بی بی کے ہاں بھیج دی جس کی ٹوٹ گئی تھی۔ اور ٹوٹی رکابی اسی بی بی کے گھر رہنے دی جہاں ٹوٹی تھی"۔

ملاحظہ:۔ دیکھا آپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے بردبار اور حلم والے تھے۔ اس سے سب مسلمانوں کو سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور اپنی بیبیوں کے ساتھ بڑے حلم اور بردباری سے پیش آنا چاہیئے۔ ہنسی خوشی اور دل لگی سے وقت گزارنا چاہیئے اور عام معمولی باتوں کو درگزر کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ بیبیاں بھی ان سے خوش رہیں۔ البتہ اگر ان سے غیر شرعی حرکتیں سرزد ہوں تو ان کی باز پُرس ضرور کریں۔

علم کی فضیلت اور اُس کے حاصل کرنے کی اہمیت

قرآنِ مجید میں ارشادِ خداوندی ہے۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (پ ۲۸ ع ۲)

بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ (درجے) ان لوگوں کے جو تم میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے اور درجے ان کے جو علم دیئے گئے ہیں۔"

نوٹ :۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے درجے بلند کرتا ہے۔ ایمان سے مراد توحید کے عقیدے والا ایمان اور پھر ایمان کے ساتھ نیک اعمال سنت کے مطابق کئے ہوں۔ یہ ایمان کامل ہے۔ ایسا ایمان کامل رکھنے والوں کے اللہ تعالیٰ درجے بلند کرتا ہے۔ اور ان کے درجے بھی بلند کرتا ہے جو علم دیئے گئے ہیں۔ ان پر جو ایمان کامل رکھتے ہیں، لیکن عالم نہیں ہیں۔ غور کریں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے کامل ایمان والوں کی تعریف کی۔ پھر علم والوں کو ان میں سے خاص کرکے بڑے مرتبے اور درجے والے فرمایا۔ کیا شان اور عظمت ہے علم والوں کی جو عمل بھی کرنے والے ہیں۔

بغیر علم کے عمل نہیں ہو سکتا

یاد رہے کہ بغیر علم کے عمل نہیں ہو سکتا۔ ایک عورت سارا قرآن ناظرے سے پڑھ لے۔ اور پھر روز قرآن کی منزل بھی پڑھتی رہے۔ چار یا پانچ سپارے روز پڑھے۔ لیکن چونکہ وہ علم نہیں رکھتی، ترجمہ نہیں جانتی۔ اس لئے قرآن پر عمل نہیں کر سکتی۔ مثلاً پڑھتی ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۔ (پ۲ ع۵)

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نے حرام کیا ہے تم پر مردار کو اور (بہتے) خون کو اور سور کے گوشت کو اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانور (وغیرہ) جو غیر اللہ کے نام زد کر دیا ہو"

قرآن میں ایک بے علم عورت نے مذکورہ آیت تو صبح صبح پڑھی اور دوپہر کے وقت ایک بکرا لے کر بقصد تقرب علی ہجویری (داتا صاحب) کی قبر پر جا نذر چڑھائی۔ قرآن نے نذر لغیر اللہ کو خنزیر کی مانند حرام کیا تھا۔ لیکن یہ عورت ناظرہ پڑھی ہوئی بکرا غیر اللہ کی نذر کر کے ایک کبیرہ گناہ کی مرتکب ہو گئی۔ اسی طرح بے علم اور جاہل عورتیں سینکڑوں شرکیہ اور بدعیہ کاموں اور رسموں کی مرتکب ہو کر مشرک، بدعتی، گمراہ، بے دین اور سخت گنہگار ہو جاتی ہیں۔ حضرت شیخ سعدی کیا خوب فرماتے ہیں ؎

چوں شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

یعنی علم حاصل کرنے کے لئے شمع کی طرح پگھلنا چاہیئے کیونکہ بے علم خدا کو پہچان نہیں سکتا۔ پھر ساری زندگی تحصیلِ علم میں گزار دو۔ مہد سے لحد تک طالبِ علم بنے رہو۔

تو ضروری ہوا کہ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی ضرور دین[1] کا علم حاصل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

---

[1] اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورتیں سکولوں کالجوں کی تعلیم حاصل نہ کریں۔ ضرور کریں، علومِ عصریہ کی معراج کو پائیں۔ لیکن خبردار! دین کے علم سے جاہل نہ رہیں۔ مبادہ وہ ملاؤں اور غلط کار پیروں کے ہتھے چڑھ کر عاقبت برباد کر لیں۔ وہ خود دین کا علم حاصل کر کے علی وجہ البصیرت اس پر عمل کر کے آخرت میں سرخرو ہوں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مشکوٰۃ)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے۔"

حضورؐ نے اسی لئے دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض کیا کہ یہ علم سے جاہل اور کورے رہ کر عاقبت برباد نہ کرلیں۔ بلکہ خود علومِ عصریہ کے ساتھ ساتھ دین کا علم بھی ضرور ضرور پڑھیں۔ تاکہ دھوکا نہ کھائیں اور خود پڑھ کر علم پر عمل کریں

آج کل مولویوں اور پیروں کی تبلیغ اور وعظوں کا بھی اعتبار نہیں رہا۔ دنیا کا مال و متاع اکٹھا کرنے کے لئے دین کو موڑ توڑ کر مسخ کرکے بیان کرتے اور دین کے اندر نئے نئے مسئلے ایجاد کرکے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

حافظ صاحب نے جیب کترلی

ایک حافظ صاحب رسمِ دسواں کو بھگتانے کے لئے بلائے گئے۔ ساری برادری شریکِ رسمِ دسواں تھی۔ حافظ صاحب نے ایک لڑکے کو جو ساتھ لائے تھے، نعت پڑھنے کو کہا۔ اس لڑکے نے نعت پڑھنا شروع کی۔ حافظ صاحب نے اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر لڑکے کے ہاتھ میں تھما دیا۔ دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی پانچ پانچ دس دس روپے کے نوٹ لڑکے کو دینا شروع کر دیئے۔ نعت ختم ہوئی تو حافظ صاحب نے کہا۔ ایک اور نعت ہو جائے۔ لڑکے نے دوسری نعت شروع کر دی۔ اہلِ مجلس بدستور "ویلیں" دیتے گئے۔ آخر میں حافظ صاحب نے ختم پڑھا۔ اور رومال میں کھانے اور سنگترے کیلے سب فروٹ باندھ کر اٹھائی صد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپیہ (ویلوں کا) جیب میں ڈال کر رکشے پر بیٹھ کر چلے گئے۔

لوگوں کی لاریوں، بسوں اور مجمعوں میں جیب کتری جاتی ہے تو ان کو بہت صدمہ ہوتا ہے۔ لیکن لوگوں نے حافظ کے ہاتھوں خوشی سے جیب کترا لی اور پتہ بھی نہ چلا کہ جیب کتری گئی۔ اگر مرد اور عورتیں دین سے واقف ہوتیں تو ایسے کیسہ بروں کے ہتے نہ چڑھتیں۔ قرآن مجید کی یہ آیت توجہ سے پڑھیں۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۰ ع)

اے ایمان والو! تحقیق اکثر علماء و مشائخ لوگوں کے مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔"

یعنی اللہ نے فرما دیا کہ علماء و مشائخ کی اکثریت لوگوں کے مال ناجائز ذریعوں سے کھاتے ہیں اور ان کو شرک اور بدعت کے رواجوں اور رسموں پر چلا کر راہِ راست سے ہٹاتے ہیں۔ مال بھی ان کے کھا گئے اور ان کو بے ایمان بھی بنا گئے۔ یہ حال ہے مولویوں اور پیروں کی اکثریت کا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمایا تھا۔ کہ ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر علم کا طلب کرنا فرض ہے پھر جو عورت یا مرد دین کے علم کو حاصل نہ کریں گے وہ ایک طرف گنہگار ہوں گے۔ فرض کے تارک ہو کر۔ اور دوسری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کے علم سے بے بہرہ ہونے کے باعث آخرت کا خطرہ مول لیں گے۔ مولوی ان کو جس "جھیل" میں چاہیں گے، لے جا کر ڈبو دیں گے اور ان کے کپڑے بھی اتار لیں گے۔ یاد رہے کہ ہم جیفہ دنیا کے طالبوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ علمائے ربانی کی خاکِ پا کو ہم کبریتِ احمر سے بڑھ کر درجہ دیتے ہیں۔ کثّر اللہ سوادہم!

علم کے فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (بخاری مسلم)
جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔"

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس کو اللہ دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ اس سے بڑی خیرخواہی اور بھلائی کرتا ہے۔ اس سے بڑی خیرخواہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ دین کو سمجھ لینے سے آدمی اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے۔ آخرت کی نجات کا سامان کر سکتا ہے۔ جنت میں جا سکتا ہے اور دنیا کی زندگی بھی خداتعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار سکتا ہے۔ گویا دین کو سمجھ لینے اور دین کا علم حاصل کر لینے سے انسان دین اور دنیا دونوں جہانوں کی بھلائی کما لیتا ہے۔

بعض مولویوں کی مخادعت اس حدیث کے ایک جملہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مولوی لوگوں کو دھوکا دے کر ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ غور سے سنیئے۔ حدیث مذکور میں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اِنَّمَا آنَا قَاسِمٌ وَ اللہُ یُعْطِیْ۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں بانٹنے والا ہوں دین کا۔ یعنی جس دین کی خدا سمجھ دیتا ہے اس دین کو میں تقسیم کرتا ہوں۔ میں بانٹتا ہوں۔ اور اس کی سمجھ اور توفیقِ عمل اللہ عطا کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ سارا دین حضورؐ نے بانٹا۔ پھیلایا۔ حجۃ الوداع میں سوا لاکھ صحابہؓ کو آپؐ نے فرمایا۔ ھَلْ بَلَّغْتُ۔ کیا سارا دین میں نے تم کو پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے جواب دیا۔ بَلَّغْتَ۔ ہاں حضورؐ سارا دین آپؐ نے پہنچا دیا۔ یہی بات حضورؐ حدیثِ مذکور میں فرما رہے ہیں۔ کہ اِنَّمَا آنَا قَاسِمٌ۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں دین تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا، پہنچانے والا ہوں اور اس کی سمجھ اور عمل کرنے کی توفیق اللہ عطا کرتا ہے۔

اب غالی مولویوں کی کرتوت ملاحظہ ہو۔ جلسوں میں جمعوں میں، عرسوں میں کہتے ہیں۔ حضورؐ رزق بانٹنے والے ہیں۔ اور اللہ آپ کو رزق عطا کرتا ہے۔ یعنی تمام رزق اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو دے دیا ہے۔ اور حضورؐ خلقت میں وہ رزق تقسیم کرتے ہیں۔ اب کوئی اِن ظالموں سے پوچھے کہ حدیثِ مذکور تو کتبِ حدیث میں باب العلم کے اندر آئی ہے۔ اور حدیث کے شروع میں دین کا ذکر ہے کہ اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔ یہاں تو دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علم کا ذکر ہے۔ رزق کہاں سے آ گیا ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یوں گاتے ہیں ؎

اللہ ہے معطی اور آپؐ ہیں قاسم
دیتے دلاتے سبھی کو وہی ہیں

گویا سارا رزق حضورؐ نے امریکہ کو دے دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو کہا ہے کہ تم رزق کی گدا امریکہ سے مانگو۔ یہ ہے علم نہ پڑھنے کا نقصان کہ مولوی لوگ بے علم عورتوں مردوں کو جہالت کے جس ویران کنوئیں میں چاہیں دھکا دے دیں۔ اپنی طرف سے یہ مولوی حضورؐ کی تعریف کرتے ہیں کہ حضورؐ رزق بانٹتے ہیں۔ لہٰذا لوگوں کو رزق حضورؐ سے مانگنا چاہیے۔ یہ شرک کی تعلیم ایک ایسا زہر ہے جو مولوی اَن پڑھ عورتوں اور مردوں کو دے کر ان کو "ہلاک" کرتے ہیں۔ اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض ہے"

تاکہ علمائے سوء بے علموں کو شرک اور بدعت کا زہر دے کر ان کے ایمان ہلاک نہ کر دیں۔ ان کو بے ایمان نہ کر دیں۔

فضیلتِ علم کا روشن چراغ

کثیر بن قیسؒ (تابعی) کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ (صحابئ رسولؐ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا۔ اے ابو درداءؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مدینۃ الرسول سے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث (علم کے بارے میں) سننے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہؤا ہے کہ آپ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اور کسی حاجت کے لئے حاضر نہیں ہؤا۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا۔

جو شخص دین کا علم حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ چلے۔ تو چلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو کوئی راستہ جنّت کے راستوں سے۔ اور بے شک فرشتے اپنے بازو رکھ دیتے ہیں طالب علم کی خوشنودی کے لئے۔ اور بے شک تمام آسمانوں والے اور زمین والے عالم کے لئے استغفار کرتے ہیں اور مچھلیاں پانی کے اندر اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتی ہیں۔ اور تحقیق بزرگی عالم کی عابد پر مثل بزرگی چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ اور بے شک نبیوں نے درہم و دینار ترکہ میں نہیں چھوڑے سوائے علم کے۔ (یعنی نبیوں کا ترکہ اور ورثہ علم ہے) پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑی دولت حاصل کر لی ؟

(مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابن ماجہ، ابوداؤد، دارمی)

تشریح حدیث

دین کا علم حاصل کرنے کے لئے راستہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنا ایسا ہے جیسا کہ جنت کی راہ پر چلتا ہے۔ علم حاصل کر کے عمل کرے گا تو وہ عمل اس کو جنت میں لے جائے گا۔

فرشتے طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے بازو بچھاتے ہیں" یہ علامت ہے طالب علم پر خدا کی رحمت اور مہربانی کی اور خدا تعالیٰ کے قرب کی۔ سبحان اللہ! جس کی راہ میں فرشتے بازو بچھائیں اس کا کیا ہی مرتبہ ہے۔ اور کس قدر محبت اور الفت ہوگی طالب علم کے ساتھ فرشتوں کی۔ اور کتنی دعائیں کریں گے فرشتے اس کے لئے۔

پھر جب طالب علم تحصیل علم کے بعد عالم بن جائیگا تو پھر اس عالم کے لئے تمام آسمانوں والے اور زمین والے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ کہ خدا اس کے گناہ معاف کرتا رہے اور درجے اور مرتبے بلند فرماتا رہے۔ اور مچھلیاں بھی سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں میں اس عالم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

اور بزرگی عالم کی عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی بزرگی ستاروں پر ہے" یعنی کوئی بے علم عابد، عالم باعمل کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ بے علم کی عبادت معرضِ خطر میں ہے۔ سلطان باہوؒ فرماتے ہیں ؎

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ہُو

یعنی فقیری اور درویشی کے لئے بھی قرآن اور حدیث کے علم کی ضرورت ہے۔ جو بے علم فقیر، درویش اور پیر فقیری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم مارے۔ وہ کافر ہو کر مرے گا۔ اور اگر مرید بھی بنائے گا۔ تو خود بھی گمراہ ہونے کے سبب مریدوں کو بھی گمراہ اور بے دین کرے گا۔ غرض بے علم اور جاہل آدمی نہ اپنی عاقبت سنوار سکتا ہے اور نہ دوسروں کو ہدایت کا راستہ دکھا سکتا ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں اور خوب فرماتے ہیں ؎

سرانجامِ جاہل جہنّم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

یعنی جاہل کا انجام جہنم ہے۔ کیونکہ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔

حدیث مذکور میں یہ بھی ارشادِ خیرالوریٰ ہے۔ "علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ اور نبیوں نے درہم و دینار کا ترکہ نہیں چھوڑا۔ ان کا ورثہ علم ہے" پس علماء نے جب علم حاصل کر لیا تو نبیوں کا ورثہ پا لیا۔ پھر نبیوں کا ورثہ علم پاکر بڑی دولت پالی۔ اس سے بڑھ کر باعمل علماء کا اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے؟

یہ کتاب خاص طور پر لڑکیوں اور عورتوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ لہٰذا سکول اور کالج کی کوئی لڑکی دین کے علم سے بے بہرہ نہ رہے۔ ضرور ضرور دین کا علم (بقدرِ ضرورت ہی سہی) حاصل کرکے رہے۔ جاہل مرد اور عورتیں دنیا پرست پیروں اور مولویوں کے فتراک کا صیدِ زبوں ہیں۔ اگر آپ ان شکاریوں کا صیدِ زبوں نہیں بننا چاہتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دین کا علم حاصل کریں۔ کتاب و سنت کے علم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزِ روشن میں کوئی آپ کو بھٹکا نہیں سکتا۔

تدارسِ علم کا ثواب

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا ط

علم کا پڑھنا پڑھانا ساعت بھر رات میں، تمام رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔" (مشکوٰۃ شریف بحوالہ دارمی شریف)

ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے

کیا شان ہے دین کے علم کی کہ قرآن اور حدیث کا گھڑی بھر رات میں درس دینا ساری رات عبادت کرنے سے ثواب میں زیادہ ہے۔ یعنی درس دینا، پڑھنا پڑھانا قرآن اور حدیث کا، یا قرآن اور حدیث کی دلائل سے کتابیں مختلف موضوعوں پر تصنیف تالیف کرنا یا دینی مضامین اور مقالے لکھنا ایسی عبادت ہے کہ گھڑی بھر رات میں ان کاموں کا کرنا ـــ ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر علومِ عصریہ کے ساتھ قرآن اور حدیث کا علم بھی ضرور پڑھو۔ کم از کم قرآن کا ترجمہ اور حدیث کی کتاب بلوغ المرام ہی پڑھ لو۔

حدیث کے مبلغ کے لئے حضورؐ کی دعا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا دی) اللہ اس شخص (عورت اور مرد) کو ہرا بھرا رکھے جس نے ہم سے کچھ سُنا۔ پھر پہنچا دیا اس کو (لوگوں تک) جیسا سُنا اس کو۔ اس لئے کہ بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جن کو کلام پہنچایا جائے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں، اس کلام کے سننے والے سے۔" (مشکوٰۃ)

اللہ اسے ہرا بھرا رکھے

حضورؐ اس شخص کے لئے تر و تازہ اور ہرا بھرا ہونے کی دعا فرما گئے ہیں جو آپؐ کی حدیث کو سن کر بعینہٖ اسی طرح لوگوں کو پہنچا دے۔ کتنا پیارا، نورانی اور بابرکت ہے علمِ حدیث، کہ اس کو آگے پہنچانا، اس کی اشاعت اور تبلیغ کرنا یہ دعائے رسولِ رحمت تر و تازہ اور ہرا بھرا رہنا ہے۔ یعنی حضور انورؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میری حدیثوں کی تبلیغ کرنے والوں کو تر و تازہ رکھنا ہرا بھرا رکھنا۔

احادیثِ مصطفیٰ کو آگے پہنچانے کی حکمت بھی حضورؐ نے بتا دی کہ احادیث جن کو پہنچائی جائیں گی، ہو سکتا ہے کہ وہ زیادہ یاد رکھنے والے، زیادہ سمجھنے والے اور زیادہ تبلیغ کرنے والے ہوں۔ بہ نسبت حدیث کے سننے والوں سے۔ اور ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ شاگرد استادوں سے تبلیغ و اشاعتِ دین میں آگے بڑھ گئے۔ (اگرچہ شاگردوں کی تبلیغ استادوں کے لئے صدقہ جاریہ ہوگی)۔

علم صدقہ جاریہ ہے

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مگر تین عمل (کا ثواب) نہیں منقطع ہوتا۔ اوّل۔ صدقہ جاریہ، دوم علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچے، سوم۔ نیک اولاد کہ میت کے لئے دعائے خیر کرے۔" (صحیح مسلم)

صدقہ جاریہ کی تین صورتیں

آدمی کے مرنے پر عمل کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے کہ مردہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ البتہ اس کے زندگی میں کئے ہوئے کچھ عمل ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان عملوں کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ ہے۔۔ جیسے کسی نے افادۂ عوام کے لئے کنواں لگوا دیا۔ یا مسجد بنوا دی ۔ دوسرے علمی خدمت۔ جیسے شاگردوں کو دین کا علم پڑھایا۔ یا قرآن اور حدیث پر مشتمل کتابیں تصنیف اور تالیف کیں۔ جب تک وہ کتابیں دنیا میں رہیں گی اور لوگ ان کو پڑھ کر اپنے عقاید اور اعمال سنواریںگے اور عمل کریں گے، مصنف کو برابر ثواب ملتا رہے گا۔ تیسرے نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہے گی اور صوم و صلوٰۃ کی پابند ہوگی اور نیک کام کرے گی۔ والدین کو ان کی تمام نیکیوں اور دعاؤں کا فائدہ پہنچتا رہے گا۔ یہ ہیں علم کی خوبیاں، فائدے اور برکتیں۔

بے عمل عالم کی وعید

جو عورت اور مرد علم حاصل کرے۔ اس کو علم پر ضرور عمل بھی کرنا چاہیئے۔ بے عمل عالم قیامت کے روز سزا پائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سخت عذاب والا قیامت کے روز وہ عالم ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔ (جامع صغیر)

ریاکار عالم جہنم میں

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

پناہ مانگو اللہ کی جُبّ الحزن سے۔ صحابہؓ نے پوچھا حضورؐ جُبّ الحزن کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس سے جہنم ہر روز چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ حضورؐ! کون اس میں داخل ہوگا۔ فرمایا حضورؐ نے۔ اس وادی میں ریاکار علماء داخل ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ بحوالہ ترمذی)

نوٹ:۔ یعنی وہ علماء جو لوگوں کو دکھانے سنانے کے لئے وعظ کریں۔ اس نیت سے علم پڑھیں پڑھائیں کہ لوگ ان کو مولانا اور علامہ کہیں۔ ان کی شہرت ہو۔ علم سے خوب خوب روپے کمائیں وعظ کی بڑی بڑی اُجرت مقرر کریں۔ یعنی ان کی نیت میں ریاکاری دکھاوا اور مشہور ہونا ہو۔ ہاں خلوص سے، دین کی علمی خدمت پر اگر شہرت اور عزت حاصل ہو، تو یہ عاجل بشریٰ ہے۔ مبارک ہے۔ علم دین کی خوبی اور بزرگی آپ کو معلوم ہوگئی۔ پس سب عورتیں ضرور علم حاصل کریں اور اپنی اولاد کو ضرور علم پڑھائیں۔ بے علمی اور جہالت خدا کا عذاب سمجھو۔ جاہل نہ دنیا کے کسی کام کا ہے۔ نہ آخرت کے کام کا۔ دنیا تو گزر ہی جائے گی۔ امیر بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر یا غریب بن کر۔ شاہ بن کر یا گدا بن کر۔ آخرت کا سب سے زیادہ فکر اور خیال چاہیئے۔ اور آخرت کی نجات کے لئے عمل چاہیئے۔ اور عمل بغیر علم کے نہیں ہو سکتا۔ بس ضرور ضرور علم پڑھو اور پڑھاؤ۔ تاکہ کتاب و سنت کے خالص علم پر عمل کیا جا سکے۔ شرک اور بدعت جہنم میں لے جائیں گے۔ اگر آپ نے علم نہ پڑھا تو شرک اور بدعت کا کچھ پتہ نہ چلے گا۔ جب پتہ نہ چلا تو آپ ان سے کیسے بچ سکیں گی۔ اگر آپ صرف مولویوں کے کہنے پر چلیں گی تو یاد رکھیں کہ اکثر خود شرک اور بدعت کی کمائی کھا رہے ہیں۔ آپ کو کیونکر شرک اور بدعت سے بچائیں گے؟ اس لئے اپنی آخرت کی تعمیر سوچ سمجھ کر اور جان بوجھ کر خود کریں ؎

نگہ پیدا کر اے غافل تجلّی عینِ فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ دریا رہ نہیں سکتا
یہی شیخِ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے!
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؒ و چادرِ زہراؓ (اقبالؒ)

عقائد کا بیان

خوب یاد رکھیں کہ جب تک عقیدۂ توحید قرآن اور حدیث کے مطابق نہ ہو، کوئی شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہستی کا اقرار کرنا اور اس کی ذات اور صفات میں کسی نبی، ولی، جن، فرشتہ ۔ نباتات، جمادات اور حیوانات میں سے کسی کو شریک کرنا یقیناً مشرک بننا ہے۔ یعنی ایمان بھی اللہ تعالیٰ پر رکھنا اور اس کی ذات کے ساتھ شریک بھی لانا۔ ایسا شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (پ۱۳ع۵)

اور اکثر لوگ اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔"

مشرکینِ مکّہ کا ایمان

مشرکینِ مکہ اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے۔ ذیل کی آیات ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ (پ۱۸ع۵)

کہہ (اے میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مکّہ کے لوگوں سے۔ اچھا یہ بتلاؤ کہ) یہ زمین اور جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کے ہیں۔ (یعنی کون ان کا مالک ہے) اگر تم کو کچھ خبر ہے؟ تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں۔" (یعنی سب کا مالک اللہ ہی ہے)

یعنی مشرکینِ مکہ اللہ کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ اور دنیا ومافیہا سب کا مالک بھی اللہ کو مانتے ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ (پ۱۸ع۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ (اے میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مکہ کے مشرکوں سے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ) ان ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟

وہ یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی (سب) اللہ کا ہے۔ آپ کہیئے کہ پھر تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے ہو؟"

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۵)

کہہ (اے میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ان لوگوں سے کہ (اچھا) "وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے۔ اور وہ (کون ہے جو) پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم کو کچھ خبر ہے۔ (تب بھی جواب میں) وہ یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں۔ آپ کہیئے پھر تم کو کیسا خبط ہو رہا ہے" (کہ اس کی ان صفات میں بزرگوں یعنی لات، یغوث، ہبل وغیرہ کو شریک کرتے ہو۔)

مشرکین مکہ کی عبادات

معلوم ہوا کہ مشرکینِ مکہ اللہ کی ہستی کا اقرار کرتے تھے۔ ان کا ایمان تھا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب کا مالک، خالق، ربّ اللہ ہی ہے۔ اللہ ہی بارش نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ اللہ ہی رزق اگاتا ہے۔ اللہ ہی، ماں کے پیٹ میں مصوّری کرتا ہے۔ اللہ ہر کسی کے پکڑے کو چھڑا سکتا ہے۔ اور اللہ کے پکڑے کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر چلنے کے دعویدار تھے۔ وہ خیرات بھی کرتے تھے۔ یتیموں اور بیواؤں کی مدد بھی کرتے تھے۔ وہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے تھے۔ حاجیوں کو آب زمزم پلاتے تھے۔ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ صفا مروٰی کی سعی، کرتے تھے۔ عرفات کے میدان میں جاتے اور پھر منیٰ میں آکر ٹھہرتے تھے۔ قربانی کرتے، احرام کھولتے، سر منڈاتے تھے۔ نکاح میں خطبہ پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تو ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور خطبہ کا شروع اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے کیا۔ جو کچھ کھیتی اگاتی وہ اس میں سے اللہ کے نام کا بھی دیتے۔ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، چارپایوں میں سے اللہ کا حصّہ نکالتے۔ لیکن ان کے یہ تمام اعمالِ خیر مانندِ راکھ کے برباد جاتے۔ صرف اس لئے کہ وہ شرک کرتے تھے۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج (پ۸ ع۲)

اور (اللہ تعالیٰ نے) جو کھیتی اور مواشی پیدا کئے ہیں۔ ان لوگوں (مشرکینِ مکہ) نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبودوں کا ہے"

غور کریں کہ کھیتی باڑی سے جو پیدا ہوتا۔ اس میں سے اللہ کے نام کا بھی نکالتے۔ اور معبودوں یعنی بزرگوں کے نام کا بھی نکالتے اسی طرح چارپایوں یعنی اونٹ، بھیڑ، بکری وغیرہ میں سے اللہ کے نام کا بھی علیحدہ کرتے۔ اور شرکاء کے نام کا بھی نکالتے۔ بس یہی شرک تھا کہ مالی عبادت اللہ کی بھی کرتے اور غیر اللہ کی بھی کرتے تھے۔ یعنی شرکاء کی، معبودوں کی، بتوں کی۔

بُت پوجا کا مطلب

اب یہ بات خوب سمجھ لیں کہ وہ معبود، شریک یا بت یا صنم کیا تھے؟ دراصل وہ بزرگ، نیک لوگ تھے۔ جو فوت ہو جاتے۔ تو بدعقیدہ مشرک لوگ ان کی شکلوں کو پتھروں پر کندہ کرکے ان کے نام کے بُت بنا لیتے تھے۔ نرے پتھر کو کوئی نہ پوجتا تھا۔ نہ اس کے آگے سجدہ کرتا تھا۔ بلکہ جب سنگِ مرمر یا کوئی اور پتھر پہاڑ سے لاکر اپنے بزرگ کی شکل اس پر کندہ کرتے تھے۔ پھر اس کو بت، صنم، معبود یا شریکِ خدا کہتے تھے۔ اس بت یا صنم کو کسی چبوترے پر نصب کرکے چار دیواری بناکر اوپر چھت ڈال کر، اس کمرے کو خوب سجا کر جھاڑ فانوس سے روشن کرتے۔ اس بزرگ کے بت پر پھولوں کی چادریں چڑھاتے اسے عطر لگاتے۔ سارے کمرے میں خوشبو سلگاتے اور بڑی عقیدت اور ارادت سے اس دربار میں آکر اس بزرگ کے سامنے نذر نیاز پیش کرتے۔ سجدے میں گر جاتے اور رو رو کر اپنی حاجتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بزرگ سے طلب کرتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اپنے اختیار ان بزرگوں کو بخش کر اپنا شریک بنا لیا ہوا ہے۔ لہٰذا انہیں شریکِ خدائی جان کر دکھوں، دردوں، غموں، پریشانیوں، مصیبتوں، بیماریوں، مجبوریوں، حیرانیوں، لاچاریوں، کربوں وغیرہ میں ان سے استمداد کرتے۔ حاجتیں مانگتے، مرادیں چاہتے۔ مشرکینِ مکہ اسی شرک کے باعث برباد ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ کے اندر اسی شرک کا رد کرتے رہے۔ لیکن وہ لوگ اللہ کو بھی مانتے تھے اور ساتھ ہی بزرگوں کو بھی پوجتے تھے جس کی صورت آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ مولوی لوگ یہ کہہ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ وہ نرے پتھروں کو پوجتے تھے۔ بھلا کبھی کسی نے صرف پتھر کو سجدہ کیا ہے۔ صرف پتھر پر نذر نیاز چڑھائی ہے۔ نہیں۔ در اصل وہ بزرگوں کو پوجتے تھے۔ بزرگوں سے مرادیں مانگتے تھے۔ جن کی صورتیں ان پتھروں پر کندہ کی ہوئی تھیں۔ اس بزرگ پوجا کے سبب وہ پھٹکارے گئے اور ان کے اعمال برباد ہوئے۔ قرآن کہتا ہے۔

اعمال برباد ہوگئے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○ (پ ۱۰ ع۹)

نہیں لائق واسطے مشرکوں کے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ جس حالت میں کہ وہ اپنے اوپر کفر کی باتوں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اقرار کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے سب اعمال برباد ہیں۔ اور دوزخ میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿ پ۱۰ ع۹ ﴾

کیا تم لوگوں (مشرکین مکہ) نے حجاج کے پانی پلانے اور مسجد الحرام کے آباد رکھنے کو اس شخص (کے عمل) کے برابر قرار دے لیا ہے جو کہ اللہ (کی توحید) پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو۔ اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک (کسی صورت بھی) برابر نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا ظالم (مشرک) لوگوں کو۔"

ان آیات میں مشرکین مکہ کے فخر کو اللہ نے توڑ دیا ہے۔ جو وہ کہتے تھے کہ ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں۔ اور مسجد الحرام (جس میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے) کو آباد رکھتے ہیں۔ گویا بہت بڑا نیک کام کرتے ہیں۔ چونکہ وہ شرک کرتے تھے۔ جس کا ذکر آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ۔ ان لوگوں کے یہ تمام نیک اعمال (حاجیوں کو پانی پلانا۔ اور مسجد الحرام کی تعمیر کرنا) سب برباد اور اکارت ہیں۔ اور شرک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب یہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

شرکیہ عمل اور عقیدے غارت گر ایمان ہیں

پس تمام مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو یہ بات دل پر نقش کر لینی چاہیئے کہ شرکیہ عقیدوں اور عملوں کے ساتھ کوئی عمل مانند نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، لاکھوں روپے کے صدقات خیرات، تہجد، اشراق، نماز تسبیح، اوراد و وظائف اور قرآن کی منزل پڑھنا وغیرہ کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شرک کے جہنم کی آگ سینکڑوں عمل کے سمندروں کا پانی جلا کے رکھ دیتی ہے۔ چوبیسویں پارے رکوع تیسرے کی آیت ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (پ۲۴ ع۳)

اور البتہ تحقیق آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو تیرا سب عمل برباد ہو جائے گا اور تو خسارے میں پڑ جائے گا۔"

پس آپ شرک کو سمجھیں اور اس سے بچیں۔ بعض مولوی کہتے ہیں یہ آیتیں مشرکوں اور کافروں کے بارے میں ہیں۔ ہم کلمہ پڑھنے والوں پر لاگو نہیں ہوتیں۔ ایسے مولویوں سے بال بال بچیں اور ان کے کہنے پر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔ سوچئے کہ اگر بول، مردار، سگ، سور ان لوگوں کے لئے حرام تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آج کے مسلمانوں کے لئے حلال ہیں ؟ جھوٹ ، وعدہ خلافی ، زنا ، چوری ، شراب نوشی ، جوا اگر مکہ کے مشرکوں کے لئے حرام اور ناجائز تھے تو کیا آج کل کے کلمہ پڑھنے والوں کے لئے جائز ہیں ؟ ہرگز نہیں ! اسی طرح شرک کی تمام صورتیں عقیدے عمل اور نظریئے جو مشرکینِ مکہ میں رائج تھے ۔ اور قرآن نے ان کا ابطال کیا ہے ۔ آج بھی مسلمانوں کے لئے وہ سب شرک کے کام حرام ہیں ۔ خدا کی قولی ، بدنی ، مالی عبادت میں یا اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کریں گے تو مشرک ہو جائیں گے ۔ علامہ اقبالؒ درست فرما گئے ہیں ؎

زباں نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور کافری کیا ہے؟

زبان سے کہہ دیں لا الٰہ ۔ کوئی الٰہ نہیں (یعنی اللہ کے سوا) اور بے شمار اللہ بنا رکھے ہوں ۔ قولی ، بدنی ، مالی عبادات میں بزرگوں ، ولیوں ، شہیدوں کو شریک کر رکھا ہو ۔ اولیاء اللہ (خدا کی ان پر رحمتیں ہوں) کے مزاروں پر سجدے ، قیام ، طواف ، نذر ، نیاز ، چڑھاوے ان سے رو رو کر حاجتیں مانگنا ، دکھوں ، دردوں ، مشکلوں ، کربوں بے چینیوں اور بے بسیوں میں ان کی قبروں پر پیشانیاں رکھنا ، اور مرادیں چاہنا ۔ کیا لا الٰہ کے آبگینۂ توحید کو چکنا چور کرنا نہیں ہے ؟ مشرکینِ مکہ کے اتنے لات منات نہ تھے جتنے کلمہ گو مسلمان بھائیوں نے بنا رکھے ہیں ۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع زمین سے تا بہ ثریا تمام لات منات

یعنی اے مسلمان! مشرکینِ مکہ کے لات و منات تو چند ہی تھے۔ تیرے بنائے ہوئے لات و منات اتنے ہیں کہ ان سے زمین اور آسمان کا سارا خلا بھر سکتا ہے۔

آپ مزید فرماتے ہیں ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

قبریں کِس طرح بُت بنتی ہیں

یہاں بھی شرک کے خمیر سے اُٹھے ہوئے ضمیر کہیں گے کہ بتوں سے مراد ہندوؤں کے مندروں کے بُت ہیں۔ حالانکہ قبریں بھی بت بن سکتی ہیں۔ اور بنی ہوئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ (مشکوٰۃ)

اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ پوجی جائے۔"

معلوم ہؤا کہ قبر بھی بت بن سکتی ہے۔ جبھی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا۔ قبر اس طرح بت بنتی ہے کہ وہ پوجی جائے۔ اور پوجی اس طرح جاتی ہے کہ قبر پر عبادت کے کام کئے جائیں۔ مثلاً قیام کرنا نماز کی طرح۔ چپ چاپ سہم کر بے حس و حرکت ہو کر۔ قبر پر سجدہ کرنا۔ قبر کا طواف کرنا۔ قبر پر نذر نیاز اور چڑھاوا چڑھانا۔ اہلِ قبر سے استمداد کرنا۔ اس سے حاجتیں مانگنا۔ رو رو کر اسے پکارنا اور مرادیں مانگنا۔ یہ سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام عبادت کے ہیں۔جب یہ عبادت کے کام قبر پر کیئے جائیں گے تو قبر حضورؐ کے ارشاد کے مطابق بت بن جائیگی۔

مسلماں جاکے لُٹتے ہیں

حضورؐ کی دعا قبول ہوئی اور آج تک چودہ سو سال ہوگئے قبر پاک بت نہیں بنی۔یعنی حضورؐ پُر نور کی قبر مطہر، نذر، نیاز، چڑھاوے قیام، سجدے، طواف، اعتکاف، عرس اور چادر چڑھنے سے پاک چلی آ رہی ہے۔یعنی آج کل جو بزرگوں کی قبروں پر ہو رہا ہے، جیسے علی ہجویری (بقول ایشاں داتا صاحب) کی قبر پر لاکھوں آدمی اور عورتیں عرس پر اور ہر جمعرات کو ہزاروں زن و مرد جمع ہوکر جو کچھ کرتے ہیں، انہی کاموں کے باعث قبر بت بن گئی ہے اور یہ کام حضورؐ کی قبر اطہر پر ہرگز نہیں ہوئے۔اس لئے قبر خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم بت نہیں بنی۔

مسلمان بہنو اور بھائیو! قبروں پر یہ عبادت کے کام کرنے سے (جو شرک ہے) بچ جاؤ۔یہ مجاور، سجادہ نشین اور صاحبزادے تو بزرگوں کی قبروں کی تجارت کر رہے ہیں۔آپ کی جیبوں سے دولت رول رہے ہیں اور گنہگار بھی بنا رہے ہیں۔علامہ اقبالؒ کلمۂ حق کہہ گئے ہیں ؎

عطا کردے انہیں یارب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلماں جاکے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

نیز فرماتے ہیں ؎

ہونکو نام جو قبروں کی تجارت کرکے　　کیا نہ بیچوگے جو مِل جائیں صنم پتھر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ذکر عقاید کا ہو رہا تھا جس میں مذکورہ اہم مضمون آگیا۔ ہر عورت اور مرد کو متذکرۃ الصدر مضمون پڑھنے کے بعد یہ سوچنا چاہیئے کہ توحید خداوندی ہی اصل ایمان اور اسلام ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر شرک کو مٹانے اور توحید کا علم لہرانے کے لیئے بھیجے گئے۔ انھوں نے توحید خالص کا غسل لوگوں کو پلایا اور شرک کی گھناؤنی مورتوں اور صورتوں کو مٹایا۔ ہم طبقہ ذکور و اناث کو جھنجوڑ کر جگا کر یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ کے پہلے حصّے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کو جانیں بوجھیں۔ اس کے معنی، مطلب اور مفہوم کو خوب ذہن نشین کریں۔ اور کلمہ کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو پورا کریں۔ جب تک کلمہ کا مطلب اور معنی نہ جانیں گے۔ اور اس کے تقاضے پورے نہ کریں گے، ہم لیبل کے مسلمان رہینگے۔ نام کے مسلمان ہو سکیں گے۔ کام کے مسلمان نہ بن سکیں گے۔

مولانا جامیؒ نکتہ توحید سمجھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

تیغ لَا بہ فرق غیر خود براند!
در نگر زاں پس کہ بعد از لَا چہ ماند
ماند اِلَّا اللہ باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق وحدت سوز رفت

یعنی — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ میں جو لَا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لَا کی تلوار سے سب کی گردن اُڑا دی۔ اس کے بعد کیا رہا —؟ صرف اَللہ رہ گیا۔ اے عشق تو خوش ہو کہ تیری وحدت کے رقیب سب جل گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہر مومن موحد کلمہ پڑھنے والے کو چاہیئے کہ اگر وہ سوچ سمجھ کر کلمہ پڑھتا ہے تو لا کی تلوار سے ہر غیر اللہ کا سر قلم کر دے۔ ہر فانی سے صرفِ نظر کر کے باقی ذات کو نرگس کی آنکھ سے دیکھا کرے سب مخلوق اس کی محتاج، تمام انسان اس کے دَر کے گدا، انبیاء تک اس کے حضور ناصیہ فرسا۔ پھر ان سب میں سے کسی کو خدا کا مقام نہ دے۔ کسی کو اس کی ذات اور صفات میں شریک نہ کرے۔ کسی کے لئے قولی، بدنی، مالی عبادت نہ کرے۔ کسی کو فوق الاسباب طور پر حاجت روا، مشکل کشا، دافعِ بلا و وبا و قحط و مرض و الم نہ جانے۔ نہ کسی کو حاضر ناظر، عالمِ غیب، دکھوں، دردوں، پریشانیوں، مصیبتوں، حیرانیوں، کربوں، مرضوں کو دور کرنے والا مانے۔ نہ کسی بزرگ کی قبر پر جاکر صاحبِ قبر کو اپنے دُکھڑے سنائے اور اس سے مدد چاہے۔ کشفِ سوء کے لئے اس کے آگے روئے نہ اسے کہے کہ اے بزرگ! میری حاجت روائی اور مشکل کشائی اللہ سے کرا دو۔ نہ قبر کو چومے نہ چاٹے نہ اسے مَس کرے نہ اسے سجدہ کرے۔ نہ کوئی شئے قبر کی نذر کرے۔ نہ منت مانے۔ نہ روپیہ پیسہ، کپڑا، چھترا، بکرا وغیرہ قبر پر چڑھاوا چڑھاوے۔ نہ قبر کے گرد پھرے یعنی طواف نہ کرے۔ نہ شفا یا صحت حاصل کرنے کے لئے بچہ کو قبر پر لے جاکر اس کا سر جھکائے، ماتھا ٹکائے۔ نہ دُولہا برات لے جاتے ہوئے کسی قبر پر سلامی دے۔

خبردار! کسی بزرگ یا مرشد کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھیں کہ وہ ہر وقت ہمارے حال کو جانتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نجومی یا رمال سے یا کسی آسیب زدہ سے کوئی غیب کی خبر نہ پوچھیں۔

کسی بزرگ وغیرہ کو دور سے یہ سمجھ کر نہ پکاریں۔ کہ وہ ہماری سن لے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں کسی کی بات ، رسم ، یا ریت کو مقدم نہ سمجھیں۔

کسی قبر کا یا مکان کا طواف نہ کریں۔

سلام کرتے وقت کمر دوہری نہ کریں۔ یعنی نہ جھکیں۔

کسی کے سامنے تصویر کی مانند نہ کھڑے ہوں (ایسے کہ نہ ہلیں نہ جلیں نہ ادھر ادھر دیکھیں۔ سہمے کھڑے رہیں۔ ایسا ادب شرک کا غماز ہے)

کسی سے شرک یا بدعت کی بات یا کام نہ کرائیں۔ نہ خود کریں۔

کسی قبر پر بکرا چھترا یا اور کوئی چیز چڑھاوا نہ چڑھائیں۔

جنّ یا آسیب چلے جانے کے لئے اس کی بھینٹ نہ دیں۔

مصیبت میں کسی کے نام کی دہائی نہ دیں۔

کبھی غیر اللہ کا نعرہ نہ لگائیں۔

بازو پر کسی کے نام کا پیسہ نہ باندھیں۔ جیسے امام ضامن کا پیسہ باندھتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بہت ساری عورتوں نے سپاہیوں کے بازوؤں پر امام ضامن کے نام کا پیسہ باندھ کر توحید کو رسوا کیا تھا۔

کسی جگہ مکان یا قبر کی کعبہ کے برابر تعظیم نہ کریں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے نام کی بچے کے سر پہ چوٹی نہ رکھیں۔
کسی کے نام پر بچے کا کان یا ناک نہ چھیدیں! نہ بالی یا بلاق پہنائیں!
کسی جانور کو کسی بزرگ کے نام سے منسوب کرکے اس کا ادب نہ کریں!
کسی بزرگ کے نام کا ورد یا وظیفہ نہ کریں!
کبھی نہ کہیں۔ خدا اور رسول چاہے گا تو کام بن جائے گا!
کسی کے نام کی یا سر کی قسم نہ کھائیں!
کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے نہ رکھیں! اور نہ اس کی تعظیم کریں!
گھروں میں جاندار کی تصویر نہ لگائیں۔
کسی کام کا سنورنا یا بگڑنا ستاروں کی تاثیر سے نہ جانیں۔
قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ اور قبروں پر چراغ جلانے والوں اور قبروں پر سجدے کرنے والوں پر بھی لعنت آئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ (مشکوٰۃ)

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر اور قبروں پر سجدے کرنے والوں پر لعنت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔"

وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ۔ سے قبروں پر سجدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں پر یا قبروں میں مسجدیں بنانے والوں پر یا قبروں پر عبادت کے کام (جیسے سجدے، قیام، طواف کرنا، نذر نیاز چڑھاوے چڑھانا، اہلِ قبر سے رو رو کر مرادیں مانگنا، قبر کو چومنا، چاٹنا، چادریں چڑھانا وغیرہ) کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے۔

ایصالِ ثواب

بیاہ شادی پر یا مرنے پر ہندوؤں کی رسمیں ہرگز نہ کریں۔ مثلاً گانہ، سہرا باندھنا اور میت کا تیجا، دسواں، چالیسواں، برسی کرنا — یہ کام سنت سے ثابت نہیں ہیں۔ ہرگز نہ کریں۔ البتہ صدقات، خیرات بلا تعیینِ اوقات میت کی طرف سے کر سکتے ہیں۔ ضرور ثواب پہنچتا ہے۔ مسجد میں خرچ کریں۔ کسی غریب، تنگ دست کو محلہ میں دو چار بوری گندم لے دیں۔ کسی کا قرض اتروا دیں۔ سردیوں میں غریبوں کو لحاف یا گرم کپڑے بنوا دیں۔ کسی ضرورت کی جگہ پر کنواں یا نل لگوا دیں۔ یا کوئی رفاہِ عامہ کا کام کر دیں۔ کسی صحیح یتیم خانہ میں جو ضرورت ہو وہ پوری کر دیں۔ ایصالِ ثواب کی یہ سب صورتیں درست ہیں۔ رسمِ سوئم، دسواں چالیسواں کا قرآن، حدیث اور فقہ میں نام و نشان نہیں۔ یہ رسمیں ہندوؤں کی رسموں چوتھا، کریا (تیرہواں) برسی وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔ ان سے بال بال بچیں۔ ان سے نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے۔ یاد رکھیں صرف اسی کام سے ثواب کی امید رکھی جا سکتی ہے یا ثواب ملتا ہے جس کام پر سنت یا حدیث کی مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سند) ہو۔

پس جو کام بغیر سند حدیث و سنت کے اپنی مرضی سے، رسم یا رواج سمجھ کر کریں گے۔ صرف ثواب سے ہی محروم نہ رہیں گے بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لیں گے۔ کیونکہ ہم نے دین کے اندر اپنی طرف سے ثواب کے کام جاری کئے ہیں کیا معاذ اللہ حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم یہ نیک اور ثواب کے کام امت کو بتانا بھول گئے تھے؟

مولویو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ اور لوگوں کو صرف اپنے کھانے پینے کے لئے غیر اسلامی رسموں اور بدعتوں پر نہ چلاؤ۔ اخباروں میں بڑے اہتمام سے رسمِ قل، رسم دسواں کے اشتہار چھپتے ہیں اور ان رسموں کے انعقاد کا سہرا مولویوں کے سر ہوتا ہے کس ٹھاٹھ سے خانہ ساز ختم پڑھتے اور ماکولات، مشروبات اور ملبوسات سے لدے پھندے گھر آتے ہیں۔ حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں

؎ حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش و لے
دامِ تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

اے حافظ! شراب پی لے۔ رندی کر لے اور خوب عیش و عشرت سے زندگی گزار لے۔ لیکن خبردار! ان (دنیا پرست مولویوں) کی طرح قرآن کو دامِ تزویر نہ بنانا۔ یعنی قرآن کو مکر و فریب کا جال بنا کر لوگوں کو شکار نہ کرنا!

یاد رہے کہ بدعات سے حذر کریں اور بدعت کہتے ہیں کسی نئی بات کو جس کی دین کے اندر کچھ اصل نہ ہو، دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات اور کارِ ثواب سمجھ کر کیا جائے۔ اور ان ایجاد کردہ نیک کاموں کا تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ میں نام و نشان نہ پایا جائے۔ ایسے خانہ ساز مسئلوں اور ثواب کے کاموں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غور سے پڑھیں اور دل پر نقش کریں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں

نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ صاحبِ بدعت (یعنی بدعتی) سے روزہ نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد اور بدعتی (دائرہ) اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال گوندھے ہوئے آٹے سے نکل جاتا ہے۔" (ابن ماجہ)

بدعتی کا اللہ تعالیٰ نماز روزہ اور کوئی عمل اس لئے قبول نہیں کرتا کہ بدعتی خانہ ساز مسئلے بناکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا مقابلہ کرتا ہے۔ حضورؐ بھی خدا کی وحی سے کارِ ثواب بتائیں۔ نبوت کی ٹکسال سے مسئلے ڈھالیں۔ اور مقابلہ میں بدعتی بھی مسئلے بنائے اور کارِ ثواب جاری کرے۔ اس نبوت کا مقابلہ کرنے والے بدعتی کا اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ اس پر خدا کا قہر آتا ہے۔ وہ مردود ہو جاتا ہے۔ شرک نہ اللہ اپنی ذات میں برداشت کرتا ہے اور نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں۔ خدا کی قولی، بدنی، مالی عبادت میں شرک کرنے سے سب اعمال حبط اور برباد ہو جاتے ہیں۔ اور بدعت پر عمل کرنے سے اللہ بدعتی کا کوئی نیک کام قبول ہی نہیں کرتا۔ تو مشرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بدعتی اگر ہزار سال کی عمر پائے اور ہزار سال تک نمازیں پڑھے، سینکڑوں روزے رکھے، حج کرے، ہر سال زکوٰۃ دے۔ کروڑوں روپے خیرات کرے، تہجد، اشراق بھی پڑھتا رہے۔ مرکر دوزخ میں جائے گا (اگر بلا توبہ مرگیا)

تو ہر عورت اور مرد کو چاہیئے کہ شرکیہ عقیدوں اور عملوں کو جانے بوجھے اور ان سے تازیست بچے اور بدعت کے کاموں کو بھی معلوم کرے کہ کون کون سے ہیں۔ پھر ان سے حذر کرے

بی بی فاطمہؓ کا معجزہ

ایک اور شرکیہ کام جاری ہے کہ عورتیں ایک گھر میں اکٹھی ہوکر بی بی فاطمہؓ کا معجزہ پڑھتی ہیں۔ اوّل تو ان جاہل عورتوں کو اتنا پتہ نہیں کہ معجزہ پیغمبر کا ہوتا ہے۔ غیر نبی کا معجزہ نہیں ہوتا۔ ایک فرضی کہانی حضرت فاطمہؓ کی گھڑ رکھی ہے جو چھپی ہوئی ہے۔ ایک عورت پڑھ کر دوسری عورتوں کو سناتی ہے کہ بی بی فاطمہؓ کی نیاز دینے سے کئی بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔ تباہی بربادی دور ہوکر نیاز دینے والے کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ یہ کہانی سنا کر پھر نیاز کھاتی ہیں۔ پھر کوئی اور عورت بی بی فاطمہؓ کی نیاز مانتی ہے اور اپنے گھر بی بی فاطمہؓ کا معجزہ پڑھنے کے لئے عورتوں کو دعوت دیتی ہے۔ اس طرح یہ شرکیہ کام گھر گھر ہوتا چلا جاتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو اس مجلس کا انتظام کرنا، وہاں جاکر شریک ہونا، کہانی سننا اور اس کی تصدیق کرنا۔ صریح شرک ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان جاہل عورتوں کو اتنی سمجھ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے بیٹے حضرت حسینؓ اور ان کے اہل و عیال کربلا کے اندر پانی کے ایک گھونٹ کو ترستے بلکتے پیاسے شہید ہو گئے۔ بی بی فاطمہؓ کربلا میں ان کی مدد کو نہ آئیں۔ آج چودہ سو سال کے بعد ان عورتوں کی مجلس میں آتی ہیں۔ اور ان کو معجزہ دکھاتی اور مردے زندہ کرتی ہیں۔ اور بگڑے کام بناتی ہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ خداوندی ہے۔ غور سے پڑھیں اور سمجھیں۔

طالب اور مطلوب دونوں بودے ہیں

يَاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (پ ۱۷ ع ۱)

اے لوگو! ایک (عجیب) مثال بیان کی جاتی ہے۔ اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ ہے کہ) جن کو تم (مصائب و حوائج میں) اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ ایک مکھی تو پیدا نہیں کر سکتے۔ اور اگر سب کے سب بھی (کیوں نہ) جمع ہو جائیں۔ اور (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے۔ وہ تو ایسے عاجز ہیں کہ) اگر ان سے مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو

www.KitaboSunnat.com

اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ ایسا عابد بھی بودا اور ایسا معبود بھی بودا ہے۔ (افسوس!) ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی (کہ غیر اللہ کو نہ پکارتے) نہیں کی۔ (حالانکہ) اللہ بڑی قوت والا ہے سب پر غالب ہے۔"

ارشادِ خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ شرکیہ عقیدہ رکھنے، غیر اللہ کو مصائب و حوائج میں پکارنے والوں کو کہا گیا ہے کہ جن جن کو بھی تم سوائے اللہ کے پکارتے ہو۔ اُن کو کہو کہ ایک ادنیٰ مکھی ہی بنا دیں۔ لیکن وہ ہرگز مکھی نہیں بنا سکیں گے۔ خواہ سارے کے سارے اکٹھے ہو جائیں۔ تمام جنّ، انسان اور فرشتے مل کر بھی مکھی نہیں بنا سکتے۔ بلکہ وہ سب اس قدر عاجز اور بے بس ہیں کہ مکھی جو کھانے کی چیزوں پر بیٹھ کر اُڑ جاتی ہے اور کچھ منہ میں لے جاتی ہے۔ یہ اس مکھی کے منہ سے وہ بھی نہیں چھڑا سکتے۔ جب مکھی کے منہ سے نہیں چھڑا سکتے تو اور کیا تیر ماریں گے۔

پھر ایسا پکارنے والا بھی ضعیف، کمزور اور عاجز۔ اور جس کو پکارا ہے وہ بھی عاجز، کمزور اور ضعیف۔ دونوں سُست، ناطاقت اور بودے۔

قارئین کرام ؎

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑے گمراہ لوگ

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ ۲۶ ع)

اور کون شخص ہے بہت گمراہ اس شخص سے کہ پکارتا ہے سوائے اللہ کے اس شخص کو کہ نہ جواب دے گا اس کو قیامت کے دن تک اور وہ ان کے پکارنے سے غافل ہیں۔"

عالم برزخ والے پکاروں سے غافل ہیں

جو لوگ پریشانیوں مصیبتوں، بیماریوں بے روزگاریوں، تنگیوں، ترشیوں، قحطوں، بلاؤں، وباؤں، مرضوں الموں، بے بسیوں، لاچاریوں، دکھوں، دردوں، مجبوریوں، مشکلوں غموں، اندوہوں، کربوں، گھبراہٹوں وغیرہ میں غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔ غیر اللہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے ساری مخلوق آگئی حیوانات، جمادات، نباتات، سب غیر اللہ ہیں۔ ان غیر اللہ میں انبیاء، اولیاء، شہدا، کل فرشتے اور جنّ بھی اکٹھے ہیں۔ مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کسی غیر اللہ ــ نبی، ولی، بزرگ، شہید کو پکاروگے۔ تو وہ پکارنے والوں کو قیامت تک جواب نہ دیں گے۔ اور وہ تمام غیر اللہ ان پکارنے والوں کی پکار سے بے خبر اور غافل ہیں۔ نہ وہ سنتے ہیں۔ نہ جواب دیتے ہیں۔ عالمِ برزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہیں۔ جن لوگوں کا ایمان ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ حق ہے۔ سچ ہے۔ اس میں شک تک نہیں ہے۔ پھر ان کو مذکورہ آیت پر ایمان لاتے ہوئے یہ اقرار کرنا چاہیئے دل کی تصدیق کے ساتھ۔ کہ کوئی غیراللہ خواہ کوئی نبی اور رسول ہو۔ یا ان کی اولاد ہو۔ حضرت علیؓ ہوں۔ حضرت حسینؓ ہوں۔ حضرت بی بی فاطمہؓ ہوں۔ تمام اہل بیت ہوں۔ ازواج مطہرات ہوں ساری امت کے اولیاء اللہ ہوں۔ قرآن کہتا ہے کہ یہ سب مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہ۔ پکارنے والوں کی پکار سے غافل اور بے خبر ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی کسی پکارنے والے کو قیامت کے دن تک جواب نہ دے گا۔

فرینڈز زینت ڈائری ۱۹۸۲ء میں پاک و ہند میں منائے جانے والے عرسوں کی تعداد ۳۸۷ لکھی ہے اور عرسوں کی تاریخیں بھی درج ہیں۔ اتنی قبروں پر عرسوں کے موقع پر لاکھوں مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ اور قبروں پر قیام، طواف، سجدے کرتے ہیں۔ بکرے، چھترے اور پلاؤ کی دیگیں، نقدی وغیرہ چڑھاوا چڑھاتے ہیں اور رو رو کر حاجتیں مانگتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ یہ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ۔ قیامت کے دن تک ان کی پکاروں کا جواب نہ دیں گے۔ وَھُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ۔ اور یہ سب ان لوگوں کی پکاروں (اور رونے چیخنے) سے غافل اور محض بے خبر ہیں۔

اب ہم قارئین کرام سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنے ضمیر سے پوچھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیں کہ مذکورہ آیت میں جو اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ سب "من دون اللہ" لوگوں کی پکار کا قیامت تک جواب نہ دیں گے اور وہ ان کی پکار سے غافل ہیں۔" فرمائیے! اللہ سچا ہے، یا یہ قبروں کے تاجر ــ مجاور، گدی نشین، صاحبزادے اور دنیا پرست مشائخ سچے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ قبروں کے عرسوں پر آؤ۔ ثواب دارین حاصل کرو۔ بزرگ سنتے ہیں۔ جواب دیتے ہیں۔ اور حاجتیں بر لاتے ہیں۔ فرمائیے دونوں میں کون سچا ہے؟ کہیئے اللہ سچا ہے۔ اور یہ قبروں کے تاجر۔ قبروں کی نذروں نیازوں کی دولت رولنے والے اور لوگوں کو دھوکا دے کر ان کے ایمان برباد کرنے والے یقیناً **جھوٹے** ہیں۔ بی بی فاطمہؓ کا معجزہ گھڑنے، بی بی کی صحنک کی نیاز کھانے، چھوٹی بڑی گیارہویں کی ایجاد اور کونڈوں کے اختراع اور صدہا شرک اور بدعت کے عقیدوں، عملوں، رسموں اور رواجوں کی گنگا بہانے والے احبار و رہبان ــ "يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ" کے پتوار سے کشتی رانی کرتے

لہ پوری آیت قرآن مجید میں اس طرح ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (پ۱۰ع۱۱) اے ایمان والو (ہوشیار رہو) تحقیق بہت سے عالموں میں سے اور درویشوں میں سے البتہ کھا جاتے ہیں مال لوگوں کے ساتھ جھوٹ کے اور بند کرتے ہیں راہِ خدا سے۔" ثابت ہوا کہ بعض علماء اور بعض مشائخ لوگوں کا مال دھوکہ فریب سے کھاتے ہیں اور ان کو شرک اور بدعت کے کاموں پر چلا کر توحید و سنت کی راہ سے روکتے ہیں۔ یہ شرار العلماء ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! ان ناآشنائے توحید بادہ گساروں سے دور رہو۔ یہ کیسہ بُر ہیں۔ یہاں جیب بھی کٹتی ہے اور ایمان بھی لُٹتا ہے ؎

تو عرب ہو یا عجم ہو ترا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا!!
لغتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی (اقبالؒ)

تیرا کلمہ لغتِ غریب ہے

مطلب یہ ہے کہ جب تک تو لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مطلب، مفہوم اور اس کے اقرار کی ذمہ داری پوری نہ کرے گا۔ اس بول کی دل کی تصدیق کے ساتھ جان بوجھ کر گواہی نہ دے گا۔ اس وقت تک تیرا کلمہ یعنی لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لغتِ غریب ہے۔ تیرا کلمہ اجنبی اور بے گانہ ہے۔ بے شک کلمہ کی ضربیں لگا۔ دس دس ہزار بار اس کا روز وِرد کئے جا۔ تو سمجھتا ہی نہیں ہے کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ اور اس کہنے کی جواب دہی کیا ہے۔ اس کی پاسداری اور نگہبانی کیا ہے۔ جس بول کی ہامی بھری ہے ضمانت دی ہے۔ جب تک تو اس ضمانت کو پورا نہ کرے گا۔ اس کلمہ کے تقاضے بجا نہ لائے گا۔ تیرے لئے یہ کلمہ بے گانہ اور غیر رہے گا۔ تو اجنبی بول بول رہا ہے۔

مشرکینِ مکہ نے لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سنا۔ اور ان کے دلوں نے کلمہ کے حق میں گواہی نہ دی۔ یعنی نہ مانا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ وہ کہتے تھے کہ خدا کے اولیاءؑ اور بزرگ بھی (لات و ہبل وغیرہ) معبود ہیں۔ ان کی نذرنیاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے سے وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری مرادیں پوری کر دیتے ہیں۔ یا اللہ سے کروا دیتے ہیں۔ وہ لوگ کہتے تھے۔

مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ (پ۲۳ع۱۵)

ہم تو ان (لات و ہبل) کی پرستش اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔"

الحاصل جب تک وہ اللہ تعالٰی کے سوا، اور سینکڑوں معبودوں کو مانتے تھے۔ ان کو حاجت روا، مشکل کشا، دکھوں دردوں، مصیبتوں، پریشانیوں، کربوں، لاچاریوں اور بے بسیوں میں کام آنے والے اور بلائیں ٹالنے والے یقین کرتے تھے۔ اس وقت تک لا الٰہ الا اللہ ان کے نزدیک لغتِ غریب تھا۔ وہ لا نفی سے نا آشنا تھے اور اللہ کے اثبات پر جان چھڑکتے تھے۔ یعنی اللہ ہی اللہ کرتے اور لا الٰہ نہ کہتے۔ کیونکہ وہ سینکڑوں بزرگوں کی مورتیاں اور بت بناکر ان کی قولی و بدنی اور مالی عبادت کرتے تھے۔ اس لئے لا الٰہ الا اللہ ان کے نزدیک ایک اجنبی چیز تھی۔

لیکن جب ان کے دلوں نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور انہوں نے دل کی گواہی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا۔ اب ان کے نزدیک یہ کلمہ لغتِ غریب نہ رہا۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کو جان پہچان گئے۔ تو انہوں نے سرزمین عرب کو ہلاکر رکھ دیا۔ شرک اور کفر کی بستیوں کو کھنڈر بنا دیا۔ اور فضا میں توحید کے علم لہرانے لگے۔ ان کے روئیں روئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ صدا آنے لگی ؎

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ
اسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم
اسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اسی کی طلب میں مرو گر مرو تم
مبرّا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

آٹھ کروڑ اسلامیانِ پاکستان کے نزدیک الا ماشاء اللہ کلمہ لغتِ غریب ہے۔ اجنبی بولی ہے۔ کیونکہ وہ نہیں سمجھتے ہیں کہ اس کلمہ کا مفہوم اور اس کے تقاضے کیا ہیں۔ یہ کلمہ اپنے پڑھنے والوں سے کیا چاہتا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ لا الٰہ الاّ اللہ میں لا کی تلوار سے کیا کام لینا ہے۔ اور اس سے کس کس کی گردن کاٹنی ہے۔ وہ کون کون اللہ کے سوا ہے جن جن کے خون کی یہ تلوار پیاسی ہے۔

اگر مسلمانوں کے نزدیک ان کا لا الٰہ الاّ مسافر، اجنبی، بےگانہ اور غیر نہ ہوتا تو پاکستان شرک کے طوفان اور دوئی کے تباہ کن سیلاب کی لپیٹ میں نہ ہوتا۔ اگر کلمہ پڑھنے والے اس کو جانتے پہچانتے۔ اس سے واقف اور شناسا ہوتے تو ملک میں بےشمار قبروں کی پرستش نہ ہوتی۔ قبروں پر دھوم دھام سے میلے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرس نہ ہوتے۔ ان پر بکرے چھترے، چاولوں کی دیگیں، کھانے پینے کی چیزوں کے انبار، ریشمی کپڑوں کی چادریں چڑھاوا نہ چڑھتیں۔ قبروں کو دھو دھو کر پیا نہ جاتا۔ وہاں سجدے، قیام طواف اور اعتکاف کی عبادتیں نہ کی جاتیں۔ لوگ صاحب قبر سے حاجتیں نہ مانگتے۔ مرادیں نہ چاہتے۔ تین تین لاکھ آدمی فراڈ کے بہشتی دروازے سے نہ گزرتے۔ لاکھوں کروڑوں روپے قبروں پر نچھاور کرکے کلمہ کو رسوا نہ کیا جاتا۔ مکار علماء و مشائخ اور فریبی ننگ دھڑنگ ملنگ ان کی جیبوں پر ڈاکہ نہ ڈالتے۔ انہیں گمراہ نہ کرتے۔ ان کے عقیدے خراب اور برباد نہ کرتے۔ فرقہ بندی کی مے پلاکر ان کو آپس میں نہ لڑاتے۔ موت فوت کے موقع پر خانہ ساز ختموں اور رسموں رواجوں کا ڈھونگ رچا کر مسجدوں کے اجارہ دار ماکولات، مشروبات اور ملبوسات کے ڈھیر نہ سمیٹتے۔ علامہ اقبالؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں اور قوم کو توحید کی راہ دکھاتے ہیں ؎

نہ تخمِ لاالٰہ تیری زمینِ شور سے پھوٹا !
زمانے بھر میں رسوا ہے تیری فطرت کی نازائی (اقبالؒ)

یعنی اے مسلمان! تیرے دل کی شور اور بنجر زمین سے لاالٰہ کا بیج نہیں پھوٹا۔ کھا گئی تیری کھار کلمہ کے بیج کو۔ اور توحید ناآشنائی اور شرک شناسائی کے سبب تیرا دین زمانے میں رسوا ہوگیا ہے۔ توحید کا ناز اور فخر تیرے شرکیہ عملوں کے سبب زمانے بھر میں شرمسار و خجل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس! مسلمان توحید کی دولت لٹا بیٹھے ہیں۔ مولانا حالیؒ فرماتے ہیں ؎

کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں
ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں
وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں

ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

یاد رکھیں کہ ؎

ع جہاں روشن ہے نورِ لا الٰہ سے

یعنی دوئی کی نفی سے شرک کی ظلمت مٹتی ہے اور پھر توحید کا نور آتا ہے۔ گویا بقول علامہ اقبالؒ جب تک شرک ناپید نہ ہو۔ توحید کی روشنی نہیں مل سکتی۔ لاالٰہ ایک نور ہے جس سے جہان روشن ہوتا ہے۔

عورتوں کی مجلسِ میلاد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔ (پ ۶ ع ۵)
آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔"
اس کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی خامی نہیں رہی۔ پھر کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ دین میں اپنی طرف سے کوئی مسئلہ یا کارِ ثواب جاری کرے۔ یا حضورؐ کی محبت اور ادب کا کوئی طریقہ وضع کرے۔ جو حضورؐ کے جانثاروں صحابہؓ میں بھی نہ تھا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ط (بخاری شریف)

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں نہیں ہے پس وہ کام مردود ہے۔"
اس ارشادِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے کسی امتی کے لئے قطعاً یہ روا نہیں ہے کہ وہ دین کے اندر کوئی مسئلہ، کوئی کارِ ثواب، کوئی نیک کام اپنی تجویز اور مرضی سے نکالے۔ حضورؐ نے ایسے خود ساختہ کام کو مردود قرار دیا ہے اور اسی کو بدعت کہتے ہیں۔

بعض عورتیں گھروں میں بلکہ سکولوں اور کالجوں میں بی۔اے ایم۔اے تک پڑھی لکھی استانیاں محفلِ میلاد منعقد کرتی ہیں اور پروگرام ختم کرنے کے بعد سب اٹھ کھڑی ہوتی ہیں اور صلوٰۃ و سلام غالیاں پڑھتی ہیں۔ اور غالی مولویوں کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی سمجھتی ہیں کہ حضورؐ تشریف لاتے ہیں۔ لہٰذا تعظیماً کھڑی ہوتی ہیں۔ ہم ان قابلِ احترام خواتین کی خدمت میں دینی خیر خواہی کے لئے خلوص سے گزارش کرتے ہیں کہ حاضر ناظر صرف اللہ کی ذات ہی ہے۔ وہی واجب الوجود ہر جگہ موجود ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (پ۲۷ ع۱۷)

اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو۔ اور وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھتا ہے۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ صرف اللہ ہی ہر وقت ہر گھڑی ہر لمحہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ اور صرف وہی تمہارے سب اعمال کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہے۔ اب اگر آپ حضورؐ کو بھی حاضر ناظر اور سب کے اعمال کا دیکھنے والا مانیں تو آپ نے حضورؐ کو اللہ کی صفت حاضر ناظر میں شریک کر لیا اور آپ ضرور شرک کی راہ پر چل دیئے۔ یعنی مشرک ہو گئے۔ پس جو لوگ محفلِ میلاد میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلامِ غائبانہ پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ حضورؐ حاضر ناظر ہیں۔ وہ مذکورہ آیت کی روشنی میں شرک کے مرتکب ہو گئے۔

ایک مشہور فرقہ کے مولوی محفلِ میلاد اور دیگر محفلوں میں یہاں تک کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مومنو! سب پڑھو درود

حضورؐ بھی ہیں یہاں موجود

کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ ایک زبان سے کہتے ہیں کہ حضورؐ حاضر ناظر ہیں۔ موجود ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ محفل میلاد میں آپؐ تشریف لاتے ہیں۔ لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور سلام پیش کرو۔ جب ہیں ہی حاضر ناظر۔ پھر تشریف کہاں سے لاتے ہیں؟ یاد رکھیں۔ ایسی باتیں اور عقیدے مشرکیہ ہیں۔ ان سے بچیں۔ نہ معلوم پڑھی لکھی استانیاں اور کالجوں کی پروفیسر خواتین ان بے سرو پا اور قرآن و حدیث کے صریح خلاف عقیدوں اور مشرکیہ عملوں کو کیونکر مان لیتی ہیں۔ جب کہ قرآن کہتا ہے۔

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پ ۲۰ ع۳)

آپ کہیئے لاؤ (ان باتوں پر) دلیل اپنی اگر تم سچے ہو"

جب حضورؐ کے حاضر ناظر ہونے پر نہ قرآن میں نہ حدیث میں، نہ فقہ میں دلیل ہے۔ پھر قرآن کی آیات کے صریح برعکس خود ساختہ عقیدوں پر عمل کرنا۔ سوچیئے کہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

حضور انورؐ موجود نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی ہے۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (پ ۲۰ ع ۸)

اور آپ (طور کی) مغربی جانب میں موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیئے تھے۔ اور آپ ان لوگوں میں سے (بھی) نہ تھے جو (اس زمانہ میں) موجود تھے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس وقت موجود نہ تھے جب ہم نے طور کی مغربی جانب موسیٰ علیہ السلام کو احکام دیئے تھے۔ اور نہ آپ اس زمانہ کے لوگوں میں موجود تھے۔ اور یہ جو اتنی پرانی بات آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا واقعہ سُنا رہے ہیں۔ یہ ہم نے بذریعہ وحی آپ کو بتایا ہے۔ ورنہ آپ نہ تو حاضر ناظر ہیں۔ نہ ہر جگہ موجود ہیں۔ جو خود اس وقت کے حالات اور واقعات جانتے ہوں۔

اب آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ یہ مولوی لوگ کتنے جھوٹے اور کذاب ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر کہتے ہیں اور ہر جگہ موجود بناتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔ تو حاضر نہ تھا۔ تو موجود نہ تھا۔ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ۔ تو (کوہِ طور کی) مغربی جانب میں موجود نہ تھا۔" اللہ فرمائے۔ حضورؐ موجود نہیں۔ مولوی کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ موجود ہیں۔ اِن مولویوں کا قیامت کو کیا حشر ہوگا۔ اور اندھا دھند ایسے مولویوں کے پیچھے چلنے والے مرد و زن اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے؟ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (حالانکہ) ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ (پ۳ ع۲)

یعنی حق اور باطل، گمراہی اور ہدایت ظاہر ہو چکی ہیں کوئی بات گول مول اور لگی لپٹی نہیں رہی۔ رات اور دن کی طرح ہدایت اور گمراہی واضح ہو چکی ہے۔ اب پڑھے لکھے لوگوں کو خود آیات اور احادیث دیکھ کر خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ یہ مولوی لوگ سچے ہیں یا قرآن مجید سچا ہے؟ اللہ سچا ہے؟ آپ کی ضمیر کی آواز کیا ہے؟

اے مسلمان اپنے دل سے پوچھ مُلّا سے نہ پوچھ
ہوگیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم؟ (اقبالؒ)

نذر نیاز اور منّت ماننا

یاد رکھیں کہ نذر نیاز، منت اور چڑھاوا عبادت ہے۔ اور یہ عبادت کے کام صرف اللہ ہی کے لئے کئے جاسکتے ہیں اگر غیر اللہ کی نذر نیاز مانیں گے یا دیں گے تو اللہ کے ساتھ ان لوگوں کو شریک کرنے کے گناہ کا ارتکاب کریں گے۔ اور شرک ناقابل معافی جرم ہے۔ قرآن میں ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ــ ــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ۚ (پ۵ ع۵)

تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جائے ساتھ اس کے ۔ اور بخشتا ہے سوائے اس کے جس کے واسطے چاہے"

تو مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ زانی، شرابی چور، ڈاکو، قاتل وغیرہ کو چاہے تو بخش دے۔ معاف کر دے۔ لیکن شرک کرنے والے کو کبھی نہیں بخشے گا۔ اس لئے ہر عورت اور مرد کو شرک کے عقیدوں اور عملوں سے بال بال بچنا چاہیے۔

عورتیں عام طور پر نذر نیاز اور منتیں بزرگوں، ولیوں، اور شہیدوں کے نام کی مانتی ہیں۔ قبروں پر حاضر ہوکر صاحب قبر کو کہتی ہیں کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو آپ کے مزار پر دیگ پکا کر لاؤں گی۔ یا قبر پر اچھاڑ چڑھاؤں گی۔ یا بکرا چھترا دوں گی وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات دل پر کالنقش فی الحجر کر لیں کہ یہ عبادت نذر نیاز کی بزرگوں کے نام کی بجا لاکر آپ مشرک ہو جائیں گی۔ کیونکہ نذر نیاز جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ کہ عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَيَخَافُوۡنَ يَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِيۡرًا ۝ (پ۲۹ ع۱۵)

پورا کرتے ہیں (میرے بندے) منت کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے برائی اس کی پھیل جانے والی"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ نذر اور منت اللہ کے نام ہی کی ہوتی ہے۔ جس کو پورا کرنا ضروری ہے۔ يُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ پورا کرتے ہیں (اللہ کے نام کی) منت، نذر اور نیاز کو۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیراللہ کی نذر نیاز منت ماننی حرام ہوئی۔

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ حنہؓ نے کہا۔

رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ ۔(پ۳ ع۱۲)

اے میرے پروردگار! تحقیق میں نے نذر کیا واسطے تیرے جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔"

عمران کی اہلیہ حنہؓ نے اپنے ملک کے رواج کے مطابق یہ نذر مانی تھی۔ اور یہ نذر اللہ کے نام کی تھی۔

حنہ کی بیٹی مریمؑ نے کہا۔

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ٥ (پ۱۶ ع۵)

تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے باری تعالیٰ کے روزہ پس ہرگز نہ بولوں گی میں آج کے دن کسی آدمی سے۔"

یہاں بھی روزہ کی نذر صرف اللہ کے لئے ہے۔ پس یہ عبادت غیراللہ کے لئے جائز نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ٥ (پ۳ ع۵)

اور جو خرچ کرو تم کچھ خرچ کرنا یا منت مانو تم کچھ منت سے پس تحقیق اللہ جانتا ہے اس کو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مدد دینے والا۔"

یہاں بھی نذر اور منت اللہ کے لئے ہی ماننے کا حکم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ۔ پس اللہ جانتا ہے اس کو۔ آگے ارشاد ہے۔ ظالموں کے لئے کوئی مدد دینے والا نہیں ہے۔ ظالم کون ہیں؟ غیر اللہ کے نام پر خرچ کرنے والے اور غیر اللہ کے نام کی نذریں نیازیں دینے والے! یا ریاکار منفقین!

ہاں تو رجب میں امام جعفر صادقؒ کے نام کے کونڈے بھرنا بھی شرک ہے۔ عورتیں بڑے اہتمام سے یہ کونڈے بھرتی اور خاص کمرے میں بٹھا کر عورتوں کو کھلاتی ہیں اور حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پھر اور عورتیں کونڈے بھرنے کی نذر مانتی ہیں۔ پھر وہ اپنے گھر عورتوں کو بلا کر کونڈے کھلاتی ہیں اور اس طرح شرک کے عقیدے اور عمل کی سیاہی سے ایمان کی چادر کو کالا کرتی ہیں ؎

ترا اے قیس کیونکر ہو گیا سوزِ دروں ٹھنڈا
کہ لیلیٰ میں تو ہیں اب تک وہی اندازِ لیلائی

بدعتیں اور بُری رسمیں

مندرجہ ذیل بدعتوں اور بُری رسموں سے اجتناب کریں۔ ان میں سے کئی باتیں شرک ہیں۔ کئی بدعت ہیں۔ کئی غیر اسلامی رسمیں ہیں۔

قبروں پر میلہ عُرس لگانا۔

قبروں پر چراغ جلانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا عرس پر اور قبروں پر جانا۔
قبروں پر چادریں چڑھانا۔
پکی قبریں بنانا۔
تعزیہ دیکھنے جانا۔ تعزیہ یا قبروں کو بوسہ دینا۔چومنا۔چاٹنا۔ قبروں کی مٹی ملنا۔
قبروں کے گرد پھرنا۔ قبروں کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا۔
قبروں کا دھوون پینا۔
قبروں پر کسی قسم کا چڑھاوا چڑھانا۔
تعزیہ اور علَم وغیرہ رکھنا۔علَم پر چورما یا حلوہ چڑھانا۔علَم یا تعزیہ کو سلام کرنا۔
محرم کے مہینے کو ماتم کا مہینہ کہنا۔ اور اس مہینے میں مہندی نہ لگانا۔نئے کپڑے نہ پہننا۔سرخ کپڑے نہ پہننا۔ بیوی کی صحبت سے پرہیز کرنا۔اس ماہ میں بیاہ شادی نہ کرنا۔
السلام علیکم کی جگہ بندگی یا آداب عرض کرنا۔
سلام کرنے کی بجائے صرف ہاتھ سر پر رکھ کر جھک جانا۔
بیاہ شادی میں ناچ رنگ کرنا۔ باجا گاجا بجانا۔گانا سہرا باندھنا دولہا کو نوٹوں کے ہار کثرت سے پہنا کر اس کا چہرہ اور آنکھیں ڈھانپ دینا۔اس دکھاوے، ریا، نمود اور استکبار سے گریز کریں
طوائفوں، ڈومنیوں وغیرہ کو نچانا۔انہیں ویلیں اور انعام دینا۔
راگ، باجا، گانا سننا اور ٹی۔وی پر فحش ڈرامے اور تصویریں دیکھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے نسب میں طعن کرنا اور اپنے نسب پر فخر کرنا۔
مکان میں تصویریں لگانا۔
بہت باریک کپڑا پہننا۔ جس سے بدن دکھائی دے۔
مردوں کی وضع اختیار کرنا۔ مردوں کا سا لباس پہننا۔
سفر کو جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت غیر محرموں کو گلے لگانا یا ان کے گلے لگنا۔
مصنوعی بال سر پر لگانا۔ (وِگ وغیرہ)
ماتم میں چلّا کر رونا، بین کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا، رخسار پیٹنا۔ منہ پر کالک ملنا۔
غیر محرموں کے سامنے بے محابا آنا۔ خصوصًا تنہائی میں۔
مخصوص تاریخوں میں مرے ہوؤں کے غم کو تازہ کرنا۔
سال بہ سال برسی منانا۔ یعنی تاریخ وفات پر کھانا وغیرہ پکا کر لوگوں کو مدعو کرنا۔
موت فوت پر یا بیاہ شادی میں ہندوؤں کی رسمیں کرنا۔
جو برات بغیر باجے گاجے کے جائے اسے جنازہ کہنا۔ (شرم)
اس خیال سے کہ بچہ زندہ رہے اس کا کان یا ناک چھیدنا۔
اسے بلاق یا ہنسلی یا گھونگرو پہنانا یا اس کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھنا۔ کہ حفاظت رہے۔
بچہ جب سوکھنے لگ جائے۔ اسے جھرّیاں پڑنے لگیں۔ تو اسے کسی قبر پر لے جاکر ماتھا ٹکائیں۔ قبر کی خاک بدن کو لگائیں۔ یا کسی قبر کے نام سے منسوب کنوئیں پر جا کر بچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہلائیں۔ جیسے جاہل عورتیں بچوں کو پورن کے کنوئیں، مورکھ کے تکئے، جھنگ کی چھپڑی، ہرے پیر کی قبر پر لے جاتی اور نہلاتی ہیں اور سُکھنا یعنی نذر مان کر آتی ہیں۔ ان بدبخت اور جاہل عورتوں کو سوچنا چاہیئے کہ جو خالق برحق، مصوّر لازوال رب الارباب پانی کی بوند سے جیتا جاگتا خوب صورت بچہ بخشتا ہے۔ وہ اس سُوکھے جھرّیاں والے بچے کو تندرست نہیں کر سکتا؟ مردہ بوند کو زندگی بخش سکتا ہے۔ اور بیمار زندگی کو شفا نہیں دے سکتا؟ ضرور دے سکتا ہے اور دیتا ہے۔ وہ خلاقِ عظیم ہر بات پر قادر ہے۔ افسوس! تیرے ایمان کو کیا ہو گیا ہے ؎

کعبہ پہلو میں ہے اور سودائی بت خانہ ہے
کس قدر شوریدہ سر ہے شوقِ بے پروا ترا (اقبالؒ)

علمِ غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے

ہر عورت مرد کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ بعض فرقہ باز لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ یا اور انبیاء اور اولیاء بھی دانائے غیوب ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے خلاف ہے۔ کسی غمانی کے بھرّے میں نہ آئیں۔ مندرجہ ذیل آیات غور سے پڑھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ خداوندی ہے۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ (پ۲۰ ع۱)

آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اور ان (مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔"

اس آیت نے واضح کر دیا کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ اور غیب دانی تو درکنار یہ لوگ جن کو تم غیب دان سمجھتے ہو، یہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ کب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ الحاصل اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ پھر جو غالی یہ کہیں کہ حضورؐ غیب جانتے ہیں وہ قرآنی آیت کی تکذیب کرتے ہیں۔ یہ ایک ہی آیت مسئلہ غیب سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

قصہ یوسفؑ سے حضورؐ بے خبر تھے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ ق وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ (پ۱۲ ع۱۱)

ہم بیان کرتے ہیں اوپر تیرے بڑا عمدہ قصہ اس طرح سے کہ وحی کیا ہم نے طرف تیری یہ قرآن۔ اور اس سے قبل تو محض بے خبر تھا۔"

یہودیوں کے کہنے پر بعض کافروں نے حضورؐ کا امتحان لینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے کہا کہ بنی اسرائیل مصر کیسے چلے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کا پورا قصہ حضورؐ پر نازل کر دیا کہ کس طرح یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد مصر میں جا بسی۔ یہ قصہ بیان کر کے اللہ نے فرمایا۔ اے میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سارا قصۂ یوسف علیہ السلام ہم نے بذریعہ وحی آپ کو بتایا ہے۔ اور ہمارے بتانے سے پہلے آپ غافل یعنی بے خبر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضورؐ غیب نہیں جانتے تھے۔ اگر غیب جانتے ہوتے تو آپ کو قصۂ یوسفؑ معلوم ہوتا۔ اور آپؐ غافل اور بے خبر نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا حضورؐ کو غافل کہنا آپ سے علمِ غیب کی نفی پر دال ہے۔

حضورؐ غیب نہیں جانتے تھے

کفارِ مکہ نے حضورؐ سے کچھ سوالات کئے۔ جن میں اصحابِ کہف کا واقعہ بھی دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کل بتاؤں گا۔ مگر اللہ کی طرف سے وحی نہ آئی۔ نہ آپؐ بتا سکے۔ دو ہفتہ تک خاموشی رہی۔ مخالفین نے مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ آپؐ بہت مغموم ہوئے۔ آخر جبرئیل علیہ السلام پیغامِ الٰہی لائے۔ ارشاد ہوا۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ۔ (پ ۱۵ ع ۱۶)

www.KitaboSunnat.com

اور ہرگز نہ کہیو کسی چیز کو کہ البتہ کرنے والا ہوں میں یہ کل کو مگر یہ کہ چاہے اللہ۔

حضورؐ نے انشاء اللہ نہ کہا

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کام کے بارے میں بغیر انشاء اللہ کہے یوں نہ کہا کریں۔ کہ کل کروں گا۔ کیونکہ علمِ غیب آپ کے پاس نہیں ہے اور نہ آپ مختار کل ہیں کہ جو چاہیں کر سکیں۔ یہ شان صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ حضورؐ کو اگر پتہ ہوتا کہ کل نہ بتا سکوں گا تو ہرگز نہ کہتے کہ کل بتاؤں گا۔ اگر آپ کہتے انشاء اللہ کل بتاؤں گا۔ یعنی اگر اللہ نے چاہا تو کل بتاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو سچا کرنے کے لئے کل یعنی دوسرے دن بتا دیتا۔ چونکہ حضورؐ نے انشاء اللہ نہ کہا۔ اس لئے اللہ نے نہ چاہا کہ بتائے۔ بہت دن گزرنے کے بعد وحی بھیجی کہ آئندہ انشاء اللہ کے ساتھ کل کی بات کا وعدہ کیا کریں۔ کہ بغیر اللہ کے بتائے آپ نہیں بتا سکتے کیونکہ آپ غیب کی باتیں نہیں جانتے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

پھر یہ غالی لوگ اللہ کو کیا جواب دیں گے جو حضورؐ کو دانائے غیوب کہہ کر ان کی تعریف کرتے ہیں۔ بلکہ ایسا کرکے حضورؐ سے عشق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اُن کی یہ تعریف اور حضورؐ سے ایسا عشق جو قرآن کے خلاف ہے بلکہ قرآن کی تکذیب کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب ہے۔

ایک نوجوان جو کسی کی جوان لڑکی سے عشق کرے۔ اس کے حسن کی تعریف کرے اور اس کی محبت میں اس کی گلی کوچہ کے چکر کاٹے۔ کیا وہ جوتے نہ کھائے گا؟ ضرور کھائے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا عشق حدودِ شریعت کو پھاندتا ہے۔ شریعت میں اس کا اس لڑکی کی طرف قصداً آنکھ اٹھا کر دیکھنا آنکھ کا زنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ غیر شرعی عشق پٹائی کراتا ہے۔

لیکن جب یہ نوجوان بروئے شرع محمدی کسی دوشیزہ سے شادی کرتا ہے تو اس کا اس لڑکی کو بار بار دیکھنا، اس سے محبت کرنا اس کے عشق کا دم بھرنا، اس سے خلوت صحیحہ کرنا نافلہ عبادت ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ شریعت کی اجازت سے ہے۔

حفظ مراتب ضروری ہے

ایسے ہی حضور انورؐ اور اولیاء اللہ سے قرآن اور حدیث کی تعلیم کے برعکس عقیدہ رکھنا، محبت، ارادت اور عقیدت کا اظہار کرنا، ان کے عشق کا دعویٰ کرنا، داورِ محشر کی خفگی اور غصہ مول لینا ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی محبت اور ان سے عقیدت رکھنے کا شریعت نے معیار مقرر کیا ہے۔ معیاری محبت اور عقیدت رکھنے والوں پر خدا تعالیٰ کی خوشی اور رحمت کے پھول برستے ہیں اور غالیوں کے ایمان کی وادی میں ضدِ رحمت کی بادِ سموم چلتی ہے۔ جو ایمان کو جھلس کر رکھ دیتی ہے۔ ادھ مؤا کر دیتی ہے۔ اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کو خانگی محبت اور عقیدت کی مے پی کر اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات اور عبادات میں شریک کر دیا جائے تو پھر ایمان کے مردہ کو زاغ و زغن نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔ اس کی تکا بوٹی کر دیتے ہیں۔ ایمان کے ایسے انجام سے دوچار ہونے والا "عاشق" ابدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تو ضروری ہوا کہ نبیوں اور ولیوں کے درجوں کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کو ان کے مقام پر رکھا جائے۔ حفظِ مراتب نہ کرنا زندیقی ہے۔

گاؤں کے ایک چوہدری کا لڑکا پولیس میں کانسٹیبل بھرتی ہوا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد چوہدری نے مشہور کر دیا کہ اس کا لڑکا تھانیدار ہے۔ اس گاؤں کا ایک آدمی چوہدری کے لڑکے کے پاس گیا۔ تو پتہ چلا کہ وہ تو کانسٹیبل (سپاہی) ہے۔ واپس آکر اس نے کہا۔ کہ چوہدری! تیرا لڑکا تو سپاہی ہے۔ تھانیدار نہیں ہے۔ چوہدری نے کہا۔ کہ تو نے میرے لڑکے کی بے عزتی کی ہے۔ وہ ضرور تھانیدار ہے۔ پھر چند آدمی گاؤں کے چوہدری کے لڑکے کے پاس گئے اور اس کو صرف سپاہی پایا۔ سب نے آکر چوہدری کو کہا۔ کیوں جھوٹی عزت بنائے بیٹھا ہے۔ تیرا لڑکا سپاہی ہے۔ تھانیدار نہیں۔ تب جا کے چوہدری خاموش ہوا۔

یاد رہے کہ امام، امام ہے نبی نہیں۔ اور نبی، نبی ہے خدا نہیں۔ اگر آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف امام کی بات مان لی۔ تو آپ نے امام کو نبی ہی نہیں بنایا۔ بلکہ نبی سے بڑھا دیا۔ اور اگر آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احمد بلا میم یا عرب بلا عین کہہ دیا تو حضورؐ کو احد اور رب بنا دیا۔ اللہ بھی عالم الغیب اور حضورؐ بھی عالم الغیب۔ ایسا کہہ کر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا شریک بنا دیا۔ سه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ع گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی

پس مردوں اور عورتوں کو عقیدہ توحید میں بڑا راسخ اور پختہ ہونا چاہیئے۔ غالیوں کے ہاتھوں زہر کے جام پی کر ایمان کو ہلاک نہ کر لینا چاہیئے۔

کتّا اور تصویر گھر میں نہ رکھیں

حضرت ابی طلحہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ (بخاری مسلم)

نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں کہ ہو اس میں کتّا اور تصویریں"

ملاحظہ:۔ کتّا پالنا واسطے شکار کے یا واسطے محافظت زراعت اور مواشی کے جائز ہے۔ ان تین صورتوں کے سوا گھر میں کتّا رکھنا حرام ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔

نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتّے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے ثواب ان کے عمل سے ہر روز ایک حصّہ معین (قیراط) اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ۔ مگر کتّا شکاری یا کتّا کھیتی کا یا کتّا ریوڑ کا" (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین صورتوں کے سوا جو اوپر مذکور ہوئیں، کتّا پالنا یا گھر میں رکھنا قطعًا حرام ہے۔ اور جو کوئی کتّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں رکھے گا۔ تو اس کے عملوں میں سے ایک قیراط (ایک روایت میں دو قیراط بھی آیا ہے) روزانہ ثواب کم ہوتا جائے گا۔ قیراط مقدارِ معلوم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ بہرحال کتّا رکھنے والے کے نیک اعمال سے ہر روز کچھ ثواب کم ہوتا جاتا ہے۔ حضورؐ کے الفاظ یہ ہیں۔

نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔ (بخاری شریف)

گھر میں کتا رکھنے والے کے عمل سے ہر روز دو قیراط ثواب کم کیا جاتا ہے۔"

ثواب بھی کم ہوتا جائے گا اور کوئی رحمت کا فرشتہ بھی گھر میں داخل نہ ہوگا۔ گھروں میں کتّے رکھنے والو! سن لو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام نہ آئے

حضرت ابن عباسؓ حضرت میمونہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو غمگین اٹھے اور فرمایا (یعنی سبب غمگینی کا بتایا) آج کی رات جبریل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس نے ملاقات نہیں کی۔ قسم خدا کی جبریلؑ نے کبھی مجھ سے وعدہ خلافی نہیں کی اس سے پہلے۔ پھر حضورؐ کو خیال آیا۔ کہ ان کے خیمہ کے نیچے کتّے کا بچہ پڑا تھا (ہو سکتا ہے جبریل اس لیئے نہ آئے ہوں) چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اس کتّے کے بچے کو نکال دو۔ پس وہ نکال دیا گیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ پانی چھڑکا جہاں کتے کا بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام حضورؐ سے آملے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جبریل! تم نے گزشتہ شب ملنے کا وعدہ کیا تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا۔ ہاں (بے شک ملنے کا وعدہ کیا تھا) لٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔ لیکن ہم داخل نہیں ہوتے اس گھر میں جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔" (صحیح مسلم)

ملاحظہ:۔ کتے کے ساتھ تصویر کا ذکر بھی آیا ہے۔ یاد رہے جاندار چیز کی تصویر بھی گھر میں لگانی حرام ہے۔ اگرچہ آج کل تصویر کو کوئی برائی یا عیب نہیں سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ تصویر سے مفر نہیں صبح اخبار آتا ہے۔ سارا تصویروں سے بھرا ہوتا ہے۔ تمام رسالے تصاویر سے مزین ہوتے ہیں۔ سارا ماحول ہی تصویری ماحول ہے اخباری دنیا میں تصویر کی حکومت ہے۔ بچوں کی تصویریں، والدین کی تصویریں، میاں بیوی کی تصویریں، لیڈروں کی تصویریں، پیروں کی تصویریں، مریدوں کی تصویریں، مولویوں کی تصویریں، مولاناؤں کی تصویریں، اساتذہ کی تصویریں، طلبہ کی تصویریں، شناختی کارڈوں پر تصویریں، پاسپورٹ پر تصویریں، دائیں بائیں آگے پیچھے، اوپر نیچے سب تصویریں ہی تصویریں۔ اب کیا کیا جائے۔ تصویر سے کیسے بچیں؟ حج کو جائیں تو چار تصویریں کھنچوانی پڑتی ہیں۔ اُدھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ (بخاری مسلم)

سخت تر لوگوں کے از روئے عذاب کے نزدیک اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصوّر ہیں ؟"

یعنی جن لوگوں پر عذاب سخت ہوگا۔ ان میں مصوّر بھی ہیں۔ اور تصویر سے مراد حیوانات کی تصویریں بنانا ہے نہ کہ درختوں، پہاڑوں وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویریں۔ یہ جائز ہیں۔

یا اللہ! تیرے بندوں کا کیا بنے گا؟ لاکھوں آدمی مصوّری کے پیشے سے روزی کما رہے ہیں۔ اور فوٹو گرافی بڑا معزّز پیشہ سمجھا جاتا ہے۔ نہ کوئی سود سے بچ سکتا ہے۔ نہ تصویروں سے۔ اب اس ماحول میں یوں کریں۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (پ۲۸ ع۱۶)۔ پس ڈرو اللہ سے جہاں تک تم سے ہو سکے"

تصویر کھینچنے کھنچوانے سے بچو۔ بچو۔ ہاں اگر کوئی مجبوری، اضطراری حالت ہو جائے۔ یا کوئی قانونی امر درپیش ہو۔ تو تصویر بنوا لیں۔ اللہ معاف کرے گا۔ مگر شوق سے یہ کام نہ کریں۔ اللہ نیتوں کو جانتا ہے۔

ایسے ہی ہمارا سارا ماحول سودی ماحول ہے۔ لاکھوں آدمی بنکوں کی ملازمت کر رہے ہیں۔ اور بنکوں میں سارا سودی کاروبار ہوتا ہے۔ ملک کی تمام تجارت بنکوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ بنک بند ہو جائیں تو ملک اوندھا ہو جائے۔ حدیث میں ہے۔ ایک زمانہ آئے گا۔ آدمی سود سے بچنے کی بڑی کوشش کریگا۔ لیکن سود کے غبار سے نہ بچ سکے گا!" اب بتایئے کہ اگر کسی کا بنک سے کوئی تعلق نہ بھی ہو تو کیا وہ سود کے غبار سے بچ سکتا ہے؟ نہیں! کوئی چار آنے کا نمک لے۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا سلائی خریدے۔ تو غبار اس پر پڑ گیا۔ کیونکہ تمام اشیاء کی خرید و فروخت بنکوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پس یہاں بھی اضطراری حالت میں انشاء اللہ معافی ہوگی۔ ایک آدمی کچھ رقم بنک میں رکھتا ہے کہ حفاظت رہے۔ گھر میں چوری کا خطرہ ہے اور جان کا بھی۔ اگر کوئی کہے کہ سود نہ بھی لے۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں جمع کرا دے۔ لیکن بنک اس کے مال کو سودی کاروبار میں لگائے گا۔ تو اس کا مال سودی کاروبار میں معاون ہوگا۔ اس "فرشتہ" کو سوچنا چاہیئے کہ وہ شخص اگر بنک میں اپنی رقم نہ رکھے تو کیا گھر میں رکھ کر جان بھی گنوائے اور مال بھی لٹائے۔ یا کسی کو بطور امانت دے تو مال سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پس اس کو ضرور چاہیئے کہ حفاظت کے لئے بنک میں رکھے اور سود نہ لے۔ سود کے غبار سے کوئی بچ نہیں سکتا!

سود اور تصویر کی باد صرصر سے بچنا تو نہایت مشکل ہے کیا کتے سے بچنا بھی از حد مشکل ہے؟ جناب! کتے سے گھر کو بچائیے!

اگر کوئی مولوی آپ کو اجازت دے کہ مال کی حفاظت کے لئے گھر میں کتا رکھ لو۔ ڈاکہ نہیں پڑے گا۔ تو آپ کہیں۔ مولوی صاحب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لئے، کھیتی کی حفاظت کے لئے، ریوڑ کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت دے دی۔ کیا حضورؐ گھروں میں مال کی حفاظت کے لئے کتا رکھنے کی اجازت دینا بھول گئے ہیں؟ باقی رہا چوری اور ڈاکہ پڑنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جب نقصان ہونا مقدر ہیں ہو تو کتوں کے ہوتے ہوئے بھی ڈاکہ پڑ جاتا ہے ؎

ع کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

کتوں کے علاوہ اور بہت سی حفاظت کی تدبیریں ہیں۔ وہ کریں کتے کی حفاظتی تدبیر سے باز رہیں کہ وحی سے بولنے والی ذات نے منع کیا ہے۔

مرے ہمصفیر اسے بھی اثرِ بہار سمجھے
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ (اقبالؒ)

اِسلام میں جاہلیت کی رسمیں اختیار کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابغض الناس الی اللہ تعالیٰ ثلٰثۃ۔ بہت زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کا تین آدمیوں پر ہوتا ہے۔ ان تینوں میں ایک یہ ہے۔ "جو اسلام میں جاہلیت کا طریقہ اختیار کرے" (مشکوٰۃ شریف)

ملاحظہ:۔ اسلام سے قبل کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ کہلاتا ہے جو شخص دورِ جاہلیت کے رسموں اور طریقوں کو اسلام کے اندر (یعنی مسلمان ہوکر) اختیار کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ سخت غضبناک ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا غصہ کوئی برداشت نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ غصہ، سخت غصہ کون سہار سکتا ہے۔ بہرحال اسلام کے اندر کافروں کی رسموں اور طریقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنانے والا غور کرے کہ وہ حشر کے دن خدا تعالیٰ کے سخت غضب کی کیسے تاب لائے گا اور اس کا کیا بنے گا۔

بیاہ شادی میں جتنی رسمیں دولہا اور دلہن کے متعلق عمل میں لائی جاتی ہیں وہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ان کو گنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب جانتے ہیں۔ منگنی کی رسمیں بھی غیر اسلامی ہیں۔ ان سے بال بال بچیں۔ ایسے ہی موت سے متعلق ماتم میں بہت سی ہندوؤں کی رسمیں مسلمانوں میں رائج ہیں۔ ان سے بھی توبہ کرنی چاہیئے۔ اسلام میں نہ شادی کی کوئی رسم ہے نہ ماتم کی۔ دیکھئے۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی شادی اس طرح ہوئی۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نکاح

حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت فاطمہؓ کے رشتہ کے متعلق زبانی درخواست کی۔ اس پر حکمِ الٰہی نازل ہوا کہ حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کی عرض قبول کر لی۔

حضرت فاطمہؓ کی عمر اس وقت ساڑھے پندرہ سال کی تھی اور حضرت علیؓ کی اکیس برس کی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ کو ارشاد فرمایا۔ جاؤ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بلا لاؤ۔ جب سب مدعوین حاضر ہو گئے تو حضورؐ نے یہ خطبہ پڑھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ ○ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ ○ اَلْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ ○ اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ ○ اَلنَّافِذِ اَمْرُهٗ فِیْ سَمَآئِهٖ وَ اَرْضِهٖ ○ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ ○ وَمَیَّزَهُمْ بِاَحْکَامِهٖ ○ فَاَعَزَّهُمْ بِدِیْنِهٖ ○ وَاَکْرَمَهُمْ بِنَبِیِّهٖ ○ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ○ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ اسْمُهٗ ○ وَتَعَالَتْ عَظْمَتُهٗ ○ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا ○ وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا ○ اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ ○ وَ اَکْرَمَ بِهِ الْاَنَامَ ○ فَقَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٌ ○ هُوَالَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ○ فَاَمْرُ اللّٰهِ یَجْرِیْ اِلٰی قَضَآئِهٖ ○ وَقَضَآؤُهٗ یَجْرِیْ اِلٰی تَقْدِیْرِهٖ ○ وَلِکُلِّ قَدْرٍ اَجَلٌ ○ وَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ○ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ ○ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّیْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اِنْ رَّضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ○ (مواہب لدنیہ)

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو اپنی نعمتوں کے بخشنے کے باعث ہمہ وقت قابلِ تعریف و ستائش ہے۔ وہ بڑی قدرتوں والا ہے۔ اس کی قدرتوں کے پیشِ نظر وہی تمام قسم کی عبادتوں کے لائق ہے۔ وہ اپنی وسیع بادشاہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باعث تنہا اطاعت کا سزاوار ہے۔ اس کا جلال اور عذاب ایسا سخت ہے کہ ہر وقت اس سے لرزہ براندام رہنا چاہیئے۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کا حکم جاری ہے۔ اس پاک ذات نے اپنی قدرت سے ساری خلقت کو پیدا کیا۔ اسی نے انسان کو اپنی فرماں برداری اور اطاعت کے لئے چن لیا۔ اس پر اپنا دین نازل کیا۔ اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں بھیج کر انہیں عزت بخشی۔ اللہ ہی کا نام برکت والا اور اسی کی عظمت بلند ہے۔ اس نے عورت مرد کے تعلقات کو قرابت کا سبب بنایا۔ اور باہمی مناکحت کو وجوب کا درجہ بخشا۔ اللہ ہی کی بزرگ ذات ہے جس نے آدمی کو پانی سے پیدا کیا۔ اور اس کے لئے نسب اور سسرال کے رشتے پیدا کئے۔ تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔ سن رکھو! اللہ کا حکم اس کی قضا و قدر پر جاری ہے۔ اور قضا تقدیر تک پہنچتی ہے۔ ہر فیصلے کے لئے ایک اندازہ ہے۔ اور ہر اندازے کے لئے اجل یعنی وقت مقرر ہے۔ جو چاہے وہ مٹا دے۔ اور جو چاہے اسے قائم رکھے کہ لوحِ محفوظ اس کے پاس ہے۔ (سنو!) اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح علی ابن ابی طالب سے

لے اسی سے رشتے جڑتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دوں۔ پس تم (حاضرین مجلس) گواہ رہو کہ میں نے یہ نکاح کر دیا۔ اور مہر چار سو مثقال چاندی (ڈیڑھ سو روپے انگریزی سکّہ) مقرر کیا ہے۔ اس شرط پر کہ علیؓ اس پر راضی ہوں۔"

حضرت علیؓ نے قبول کیا۔ مجلس دعا پر ختم ہوئی۔ حضورؐ نے ایک طبق کھجوروں کا مجلس میں پہنچا دیا۔ پھر آپ نے فاطمہؓ کو امّ ایمن کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

اب آپ بتائیں کہ حضورؐ کی صاحبزادی سیدۃ النسآء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی منگنی پر کیا خرچ ہوا۔ منگنی کیسے ہوئی اور شادی کا کل خرچ کتنا ہوا ــــ آہ! مسلمانوں کی منگنی پر تو ان کا نصف دیوالیہ نکل جاتا ہے۔ اور شادی پر لڑکی اور لڑکے والے اپنی ناک کو قائم رکھنے کے لئے پورے دیوالیہ ہوکر قرض کی پھانسی پر چڑھ جاتے ہیں۔ ناک کی سیدھ میں پھر بھی کسر رہ جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے مہر کا بیان

نکاح کرنے میں مہر ضروری ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۔ (پ۴ ع۱۲)

"اور دو عورتوں کو مہر ان کے خوشی سے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ط (پ ۲۸ ع ۸)

اور تم کو اُن عورتوں سے نکاح کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہوگا جب کہ تم اُن کو اُن کے مہر دے دو۔"

معلوم ہوا کہ نکاح میں مہر دینا ضروری ہے۔ بلکہ نکاح اور بدکاری میں مہر سے ہی تمیز ہوتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ (پ ۵ ع ۱)

یہ کہ طلب کرو (عورتوں کو) اپنے مالوں کے بدلے۔ کہ بیوی بناؤ نہ کہ صرف مستی نکالنے کے لئے۔"

یعنی عورتوں سے نکاح کرو مہر دے کر۔ اور غرض نکاح کی یہ ہو کہ منکوحہ کو ساری زندگی نکاح میں رکھیں گے۔ ایسا نہیں کریں گے کہ دو چار ماہ مستی نکال کر چھوڑ دیں گے۔ اس سے وقتی نکاح یعنی متعہ حرام ہو گیا۔

مہر کتنا ہونا چاہیئے

مہر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے کہ ضرور اتنا ہی ہو۔ بلکہ بہتر ہے کہ دونوں فریق باہمی رضامندی سے جتنا مقرر کر لیں۔ وہی شرعی مہر ہوگا۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ شرعی مہر ۳۲ روپے ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ ۳۲ روپے کو شرعی کہنا بدعت ہے۔ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ۔ (مشکوٰۃ شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس نے اپنی بی بی کو مہر میں دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور دیا۔ اس نے اپنے اوپر عورت کو حلال کر لیا۔"

دو جوتیوں پر نکاح

قبیلہ بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں (کے مہر) پر نکاح کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اَرَضِیْتِ عَلٰی نَفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَیْنِ۔ کیا تو اپنی جان و مال سے دو جوتیوں کے عوض راضی ہوگئی؟ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ۔ اس نے کہا۔ ہاں! پس آپ نے اس کا نکاح جائز رکھا۔"

قرآن کی سورتوں پر نکاح

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ فلاں عورت کو حکم دیں کہ وہ مجھ سے نکاح کرلے حضورؐ نے اس آدمی کو فرمایا۔ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا۔ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے کہ اس کو مہر میں دلوے۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ! سوائے میرے ازار یعنی تہبند کے میرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی اور چیز ڈھونڈ لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ! میرے پاس وہ بھی نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ۔ کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ؟ (یعنی تجھے قرآن یاد ہے) اس نے کہا۔ ہاں حضورؐ! فلاں سورۃ اور فلاں سورۃ۔ فرمایا۔ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ نکاح کر دیا میں نے تیرا بسبب اس چیز کے کہ ساتھ تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے قرآن سے "۔ (بخاری مسلم)

یعنی تو اس کو قرآن سکھلا جتنا تجھے یاد ہے۔ یہ جو حضورؐ نے اس کو فرمایا۔ مہر کے لئے لوہے کی انگوٹھی ہی لے آ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر باندھنا جبکہ جانبین راضی ہوں کیونکہ کھجوروں، ستوؤں کی مٹھیوں اور جوتی کے جوڑے، لوہے کی انگوٹھی تک مہر ہو سکتا ہے۔ قرآن کی سورتیں یاد کرانے پر بھی نکاح ہو گیا۔ یہ سب صورتیں مہر کی کمی پر دلالت کرتی ہیں۔

مہر خوشی سے لاکھ روپے بھی ہو سکتا ہے

اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مہر ضرور چند روپے ہی ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص لاکھوں روپے رکھتا ہے۔ تو وہ عورت کی عزت کے پیشِ نظر دس بیس پچیس ہزار روپے مہر دے تو نہایت مستحسن ہے۔ اس میں نکاح کرنے والے مرد کی بھی عزت ہے اور عورت کا اعزاز بھی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا ۝ (پ ۴ ع)

اور دے چکے ہو تم ایک (عورت) کو ڈھیر مال "۔

معلوم ہوا۔ اگر کوئی عورت کو پچاس ہزار یا ایک لاکھ روپیہ مہر دے تو ہزار بار جائز ہے۔ زوجین کے لئے بڑا اعزاز و اکرام ہے۔

مہر بتیس روپے بدعت ہے

ایک دفعہ ہمیں ایک دوست اپنی لڑکی کی نکاح خوانی کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اصرار ہے گئے۔ برات بلا باجہ گاجہ آئی۔ پتہ چلا کہ لڑکا کویت سے بڑی دولت کما کر آیا ہے۔ نکاح کے وقت مہر کا پوچھا۔ تو لڑکے والے بولے — ۳۲ روپے شرعی مہر — ہم نے کہا کہ شرعی مہر کہہ کر ۳۲ روپے کی حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمّے لگاتے ہو۔ کس حدیث میں ۳۲ روپے آیا ہے؟ سب خاموش ہو گئے۔ ہم نے کہا کہ شرعی مہر وہی ہوتا ہے جو باہمی رضامندی سے طے پائے۔ اور بہتر ہے کہ ناکح اپنی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کرے۔ کیا دولہا اتنا تنگ دست ہے کہ ۳۲ روپے کہہ کر افلاس ٹپکاتا ہے۔ اپنی حیثیت کے مطابق لڑکی کو مہر دیں۔ خوشی سے بولے پانچ ہزار — چنانچہ پانچ ہزار مہر نقد پر نکاح پڑھ دیا گیا۔

المٰاس درخشاں مہر ۳۲ روپے

غور کریں کہ والدین نے اپنی لڑکی کو بڑی محبت اور ناز و نعم سے پالا پوسا۔ تعلیم اور تربیت میں بھی ازحد کوشش کی۔ ایم۔ اے تک پڑھایا۔ لڑکی خوب رُو، نیک صالح پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ بڑی شرم و حیا والی، عقل و شعور والی، مجسمۂ اخلاق ہے۔ اپنے بیگانے سب اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس "المٰاسِ درخشاں" کی عمر بائیس سال کی ہوئی تو والدین نے اس کی شادی رچا دی۔ انھوں نے اپنی اس لختِ جگر پر پیدائش سے لے کر جوانی تک بڑا خرچ کیا۔ اور شادی پر پچاس ہزار روپے کا جہیز بھی لڑکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کی خدمت میں پیش کیا۔ نکاح خواں نے کہا۔ رجسٹر نکاح میں کتنا مہر لکھوں؟ بولے بتیس روپے۔

ذرا سوچیں کہ والدین نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو ہیرا بنا کر پیش کیا۔ اس کی تعلیم و تربیت پر پانی کی طرح دولت بہائی خوبیوں بھری علم و عمل کی لیلیٰ نصف لاکھ روپے کا جہیز بھی لائی ہے۔ لیکن لڑکے والوں نے اس کے آگے بتیس روپے پیش کر کے حاتم طائی کی قبر پر لات مار دی۔

گویا غرقِ چشمہ سیماب لوگ فرشتہ وشوں کو لونڈی غلام بنانا چاہتے ہیں۔ کسی کی ہمہ صفت موصوف لڑکی بھی لیں۔ جہیز بھی لاکھ روپے کا ہو۔ کار اور فرج وغیرہ سرِ فہرست ہوں۔ اور لڑکی غلامی کا جُوا کندھوں پر رکھ کر۔ حلقہ بگوش ہوکر داخل قصرِ امارت ہو جائے۔ اور لڑکی کے والدین اور دوسرے اقرباء ہاتھ جوڑ کر رو کر دولہا والوں کو کہیں۔ ہمارے بال اب آپ کے پاؤں تلے ہیں۔ ہم پر نظرِ کرم رکھنا۔ قصور معاف کرتے رہنا۔

اُدھر لڑکی کے کان میں کہیں کہ بیٹی! اب اس گھر سے مرکر نکلنا۔ جو تم پر بیتے۔ ہمارے پاس شکایت نہ کرنا۔ والدین نے لڑکی کو سسرال بھیجا ہے۔ یا جیل میں بھیجا ہے۔ کہ قید بھگت کر مر کر نکلے؟ آہ سے

ع بیچاری کلی کھلتی ہے مرجھانے کی خاطر

چونکہ اکثریت غریبوں اور تنگ دستوں کی ہوتی ہے۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ مہر نہیں دے سکتے۔ اس لئے حضورؐ نے فرمایا ہے۔ بابرکت ہے وہ نکاح جس میں دشواری اور محنت کم ہو۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً۔ (شعب الایمان)

وہ نکاح بڑی برکت والا ہے جس میں محنت کم ہو یعنی مہر اور خرچ کم ہو"

اس سے معلوم ہوا کہ مہر کم اور ہلکا باعث برکت ہے۔ پس عوام کو چاہیئے کہ نکاحوں میں مہر کم باندھا کریں اور اسراف سے بچا کریں۔ لڑکی اور لڑکے والے باہمی رضامندی سے اپنی حیثیت دیکھ کر مہر ہلکے پھلکے مقرر کیا کریں۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

نہ زیادہ کرو عورتوں کا مہر کہ پھر ادا نہ کرسکو کیونکہ زیادہ مہر باندھنا اگر دنیا میں عزت اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ لائق اور بہت حقدار تھے ساتھ (زیادہ) مہر باندھنے کے۔ آپ کی سب بیبیوں کا مہر (سوائے امّ حبیبہؓ کے) اور سب بیٹیوں کا مہر (سوائے حضرت فاطمہؓ کے) بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تھا۔ (ابن ماجہ)

ملاحظہ:۔ حضورؐ کی بیبیوں اور بیٹیوں کا مہر بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم تھا۔ اور پانچ سو درہم کے ایک سو اکیس روپے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں (انگریزی سکہ)۔ پس حضورؐ کی سب بیبیوں اور بیٹیوں کا مہر ایک سو اکیس روپے تھا (۱۲۱ روپے)۔ ہاں حضرت فاطمہؓ کا مہر چار سو مثقال تھا۔ جس کے ایک سو پچاس روپے ہوتے ہیں۔ (انگریزی سکہ ۱۵۰ روپے)۔ اور مہر حضور انورؐ کی بی بی اُمِ حبیبہؓ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار تھا۔ جس کے ایک ہزار پچاس روپے ہوتے ہیں۔ انگریزی سکہ۔ (۱۰۵۰ روپے)

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح

حضرت امِ حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں (صحیح عبیداللہ بن جحش ہے)۔ پس مر گئے عبداللہ بن جحش زمین حبشہ میں۔ پس نکاح کر دیا بادشاہ حبشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امِ حبیبہؓ کا اور مہر مقرر کیا نجاشی نے امِ حبیبہؓ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار درہم۔ اور بھیج دیا امِ حبیبہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرجیل بن حسنہ کے" (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد۔ نسائی)

ملاحظہ:۔ عبید اللہ بن جحش مکہ میں مسلمان ہوا۔ اور مکہ سے ہجرت کر کے امِ حبیبہؓ کو ساتھ لے کر حبشہ چلا گیا۔ وہاں جاکر مرتد ہوگیا۔ یعنی عیسائی ہو گیا اور وہیں مر گیا۔ حضرت امِ حبیبہؓ اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ رسول اللہ صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمیری کو شاہ نجاشی کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ نجاشی حضورؐ کی طرف سے ام حبیبہؓ کو پیغامِ نکاح بھیجے۔ نجاشی شاہِ حبشہ نے اپنی لونڈی جس کا نام ابرہہ تھا، امّ حبیبہؓ کے پاس بھیجا۔ اس نے ام حبیبہؓ کو جا کر کہا کہ شاہ نجاشی نے یوں کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجھ کو کہ نکاح کر دوں میں تیرا حضورؐ سے۔ امّ حبیبہؓ نے اس خوشی میں اس لونڈی کو دو کپڑے اور انگوٹھی چاندی کی دی۔ پھر امّ حبیبہؓ نے ایک آدمی خالد[1] بن سعید کے پاس بھیجا اور وکیل کیا اُن کو۔ پھر جب شام کا وقت ہوا تو نجاشی نے حکم کیا حاضر ہونے کا جعفر بن ابی طالب اور دیگر مسلمانوں کو جو وہاں تھے۔ پس وہ سب حاضر ہو گئے اور مجلس نکاح کی قائم ہوئی۔ پھر نجاشی نے یہ خطبہ پڑھا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

امّا بعد پس قبول کیا میں نے اس چیز کو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار

[1] خالد بن سعید امّ حبیبہؓ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونے کے (یعنی چار ہزار درہم)۔ پھر وہ دینار حاضر کئے قوم کے سامنے۔

پھر ام حبیبہؓ کے وکیل خالد بن سعید نے کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اَحْمَدُہٗ وَ اَسْتَعِیْنُہٗ وَ اَسْتَغْفِرُہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ پس قبول کیا میں نے اس چیز کو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور نکاح کر دیا میں نے ان سے ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان[۱] کا۔ پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے یہ نکاح۔ پھر چار سو دینار سونے کے حاضر کئے گئے خالد بن سعید کے سامنے اور انہوں نے اٹھا لئے۔

پھر لوگوں نے مجلس نکاح سے اٹھنے کا ارادہ کیا تو کہا نجاشی شاہ حبشہ نے بیٹھے رہو سب کہ سب انبیاء کی سنت ہے۔ کہ نکاح کے وقت کھانا کھلایا جاتا ہے۔ پھر کھانا منگوایا نجاشی نے اور سب نے کھایا۔ پھر لوگ چلے گئے۔ یہ نکاح سنہ

---

[۱] حضرت ام حبیبہؓ کے نکاح کے وقت ابوسفیان مشرک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا۔ فتح مکہ پر مسلمان ہو گیا تھا۔ رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا۔

ولیمہ سنت ہے!

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ! میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ۔ اوپر ہم وزن گٹھلی کھجور کے سونے سے (یعنی اتنا مہر باندھا ہے)۔ حضورؐ نے فرمایا۔ برکت کرے اللہ واسطے تیرے۔ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو" (مشکوٰۃ شریف)

معلوم ہوا کہ نکاح میں ولیمہ ضرور کرنا چاہیئے کہ حضورؐ نے فرمایا اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔ ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہی ہو" ولیمہ بھی حیثیت کے مطابق ہی کرنا چاہیئے۔ لیکن ننگ و ناموس کی خاطر قرض اٹھا کر دیگیں چڑھا کر بندہ ریائی نہیں بننا چاہیئے۔

بخاری شریف میں ہے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ۔ نہیں ولیمہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتوں میں سے اُس قدر کہ ولیمہ کیا حضرت زینب کے نکاح میں۔ ولیمہ کیا ان کا ساتھ ایک بکری کے"

معلوم ہوا کہ ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کرنا بہت ہے۔ جو لوگ زیادہ مال دار ہوں۔ جنہیں خدا نے بہت دے رکھا ہو۔ وہ خلوص سے احباب کی ولیمے میں خوب خاطر اور تواضع کر سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دل کھول کر کھانا کھلا سکتے ہیں۔ کوئی ممانعت نہیں۔
اور کھانے میں صرف امیروں، وزیروں، کبیروں، کوٹھیوں بنگلوں اور کاروں، سکوٹروں والوں کو ہی مدعو نہ کریں بلکہ کچھ پھٹے پرانے کپڑوں والوں غریبوں، مسکینوں، دینداروں منقتیوں پرہیزگاروں کو بھی ضرور شامل کریں۔ اگر نرے وڈیرے ہی کھانے والے ہوئے اور غریب نہ ہوئے تو ایسے کھانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شر الطعام فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَآءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔ (بخاری مسلم)

بُرا کھانا وہ کھانا ولیمے کا ہے کہ بلائے جاتے ہیں واسطے اس کے دولت مند اور چھوڑے جاتے ہیں فقیر۔ اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت (بغیر عذر کے) پس تحقیق اس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی!!

ملاحظہ:۔ دعوتِ ولیمہ قبول ہی کر لینے کا حکم ہے۔ اگر کوئی عذر ہو تو پھر نہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں کھانا حلال کمائی کا ہونا چاہیئے اور ریاکاری اور دھوم دھام سے پاک ہونا چاہیئے۔ اور نہ ولیمے میں غیر شرعی رسمیں اور قباحتیں ہوں۔ اگر یہ کچھ ہو تو نہ جائیں۔

بن بلائے دعوت میں نہ جائیں

حضرت ابن مسعودؓ روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص ابوشعیب تھا۔ اس نے اپنے غلام کو جو گوشت بیچتا تھا، کہا کہ پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرے۔ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور چار جو ان کے ساتھ ہوں۔ اس غلام نے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دعوت کی حضورؐ کی اور چار اور آدمیوں کی۔ ایک اور شخص بھی حضورؐ کے ساتھ ہو لیا۔ جب آپ اس کے گھر پہنچے تو آپ نے صاحب خانہ کو کہا۔ اے ابوشعیب! ایک شخص (یعنی چھٹا) ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔ اگر تو اجازت دے آنے کی۔ تو آئے۔ نہ اجازت دے تو نہ آئے۔ قَالَ اَذِنْتُ لَهٗ۔ اس نے کہا۔ اجازت دیتا ہوں میں واسطے اس کے۔" (بخاری، مسلم)

غور کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے اس شخص کے لئے اندر آنے کی اجازت لی جو بن بلائے ساتھ ہو لیا تھا۔ اور آج کل جن کو دعوت دی جاتی ہے، وہ بچوں اور دوسرے آدمیوں کی "بھیڑ" ساتھ لے کر صاحب خانہ کے گھر جا داخل ہوتے ہیں۔ یہ کتنی ناپسندیدہ حرکت ہے۔

نہایت سادہ ولیمہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَّ تَمْرٍ (مشکوٰۃ شریف)

ولیمہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت نکاح صفیہؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ستو اور کھجور کے۔"

کتنی سادگی ہے کہ ستو اور کھجور دستر خوان پر رکھ دیں۔ یہ ہے شادی کا کھانا۔ ایک اور روایت بخاری شریف کی یہ ہے۔

اَوْلَمَ النَّبِیُّ عَلٰی بَعْضِ نِسَآئِہٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ۔

ولیمہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض عورتوں کا ساتھ دو سیر جو کے۔"

فخر کرنے والوں کا کھانا نہ کھائیں

حضرت عکرمہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے طعام دو شخصوں فخر کرنے والوں کے سے۔"

ایسے دو آدمی جو آپس میں مقابلہ کریں طعام میں اور ضد سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر پکائیں۔ کہ ایک دوسرے پر غالب آئیں۔ یعنی دکھانے سنانے اور فخر کے لئے پکائیں۔ ایسی دعوت میں نہ جائیں۔

فاسق کا کھانا نہ کھائیں

عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَۃِ طَعَامِ الْفَاسِقِیْنَ۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے اور فسق کے معنی ہے۔ حکم سے نکلنا۔ نافرمانی کرنا۔ راہِ راست چھوڑ دینا۔ بدکردار ہونا۔ ظالم ہونا۔ پس ایسے آدمیوں کی دعوت قبول نہ کریں اور نہ ان کا کھانا کھائیں۔

اور اگر معلوم ہو کہ دعوت دینے والا رشوت خور ہے۔ یا اس کا سودی کاروبار ہے۔ یا فوٹو گرافی کی کمائی ہے۔ یا ٹھیکے داری کرتا اور ناجائز ذرائع سے مال کماتا ہے۔ یا جاندار چیزوں کی تصویریں بنا کر بیچتا ہے۔ یا زمین رہن رکھ کر اس زمین کا غلّہ کھاتا ہے۔ یا افیم۔ چرس وغیرہ اشیاء کا کاروبار کرتا ہے۔ یا مال بیچنے میں گاہکوں کو دھوکہ دیتا ہے یا جھوٹی قسمیں کھا کر مال فروخت کرتا ہے۔ یا اس نے سینما کھول رکھے ہیں۔ یا فلموں کا کام کرتا ہے۔ یا گانے بجانے کا پیشہ رکھتا ہے۔ یا ریڈیو اور ٹی۔ وی میں ناچتا اور گاتا ہے۔ فلموں اور ڈراموں میں ایکٹر ہے یا اس کا کوئی اور ناجائز ذریعہ معاش ہے تو ایسے آدمیوں کے دعوتی کھانوں میں شریک نہ ہوں۔

فتح مکہ پر عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں

عورتوں میں رسم و رواج بدعت، شرک اور شادی غمی کی عادات بکثرت پائی جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی شریف زادیوں سے اسلام قبول کرتے وقت مندرجہ ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کا اقرار لیا۔ کہ اسلام کے اندر ان برائیوں کا ارتکاب نہ کریں گی۔

اُبَایِعُکُنَّ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقْنَ وَلَا تَزْنِیْنَ وَلَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَکُنَّ وَلَاتَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ تَفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُنَّ وَاَرْجُلِکُنَّ وَلَا تَعْصِیْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ وَلَا تَخْمِشْنَ وَجْھًا وَّلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا وَّلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَلَا تَمْزِقْنَ جَیْبًا وَّلَا تَسْوَدْنَ ثَوْبًا وَّلَا تَدْعِیْنَ وَیْلًا وَّلَا تَقُمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ (ابوداؤد۔ درمنثور)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے بیعت قبول کرتا ہوں (یعنی اقرار لیتا ہوں) کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا (یعنی کسی کی قولی مالی اور بدنی عبادت نہ کرنا۔ اس کی ذات اور صفات میں کسی کو شامل نہ کرنا) چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ آپ گھڑ کر کسی پر بہتان نہ لگانا۔ معروف میں میری نافرمانی نہ کرنا۔ مصیبت کے وقت نہ منہ نوچنا نہ رخسار پیٹنا۔ نہ بال نوچنا۔ نہ کپڑے پھاڑنا۔ نہ منہ پر کالک ملنا۔ نہ ہائے واۓ پکارنا (یعنی نوحہ نہ کرنا) اور قبروں پر کھڑی نہ ہونا۔''

بظاہر تو یہ اقرار حضورؐ نے مکّہ کی عورتوں سے لیا۔ در اصل یہ اقرار اور بیعت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تمام عورتوں سے لی ہے۔ جو عورت بھی (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدق دل سے کہتی ہے محمد رسول اللہ۔ اُس نے حضورؐ سے بیعت کرلی ہے کہ وہ مذکورہ برائیوں سے "تازیست اجتناب کریگی پس تمام عورتوں کو چاہیئے کہ ان گناہوں سے بال بال بچیں۔ اور اس بات کا بھی حضورؐ سے اقرار ہوچکا کہ لَا نَقْعُدَنَّ عِنْدَ قَبْرٍ۔ کہ قبروں پر کھڑی نہ ہوں۔ اس سے عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی حرام ہوئی۔ اور عرسوں پر جاکر عورتوں کا قبر کے پاس کھڑا ہونا، اہلِ قبر سے استمداد کرنا، اس سے حاجت مانگنا، قبر سے چمٹنا، وہاں رخسار رگڑنا، اچھاڑ چڑھانا، قبر کو دھو کر پینا، قبر کا چڑھاوا کھانا وغیرہ سب شرک اور حرام ہوا۔ یہ جو ہزاروں کی تعداد میں عورتیں عرسوں پر جاتی ہیں۔ سب سخت گنہگار ہوتی ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان عورتیں ہیں۔ ان کو توبہ کرنی چاہیئے۔

نکاح سے قبل خطبہ پڑھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ

جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہ ہو اس میں حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی پس وہ مانند کٹے ہوئے ہاتھ کے ہے۔" (ترمذی شریف)

یعنی جس طرح کٹا ہوا ہاتھ بے فائدہ ہے۔ ایسے ہی بغیر خطبہ کے نکاح بے فائدہ اور بے برکت ہے۔ پس نکاح خواں کو چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ پہلے خطبہ پڑھے اور اس کی مختصر تشریح کرے۔ ضروری مسائل اہلِ مجلس کو بتائے۔ پھر ایجاب قبول کرائے۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

(پھر یہ تین آیات پڑھیں)۔

۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (پ۴ ع۲)

۲۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ (پ۴ ع۱۲)

۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ (پ۲۲ ع۶)

ترجمہ (۱)۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے (جیسے) ڈرنے کا حق (ہے) اور سوا اسلام کے کسی اور حالت پر نہ مرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ۲۔ اے ایمان والو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا۔ اور پھیلائے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں۔ اور ڈرو اللہ سے جس کے نام سے مانگتے ہو آپس میں (حقوق) اور ڈرو قرابت سے۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے"

ترجمہ ۳۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھی سنوار دے گا واسطے تمہارے اعمال تمہارے۔ اور بخش دے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے گا اللہ کا اور اس کے رسول کا تو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا"

صحبت کے آداب

جب دلہن کو گھر لایا جائے تو خاوند اس کی پیشانی پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهَا۔ (ابوداؤد)

اے اللہ! بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس عورت کی خیر کا اور اس چیز کی خیر کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے اس کی برائی سے اور برائی اس چیز کی سے جس پر تو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو پیدا کیا۔"

قربت کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ دور رکھ ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس سے جو تو ہم کو دے۔"

نوٹ:۔ صحبت سے پہلے مرد مذکورہ دعا پڑھ لے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ عورت اور مرد کو شیطان کی برائیوں اور حملوں سے بچائے گا۔ اور اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ دورانِ صحبت بالکل ننگے نہ ہوں۔ چادر اوڑھ لیا کریں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ۝ (ابن ماجہ)

جب تم اپنی بی بی کے پاس آؤ تو پردہ کر لیا کرو۔ اور ننگے نہ ہوا کرو دو وحشی گدھوں کی طرح۔"

بیوی کے نان و نفقہ اور ضروریاتِ زندگی کا پورا کرنا مرد پر لازم ہے

مرد کو چاہیئے کہ بیوی کو دستور کے مطابق روٹی کپڑا دے اور سب ضروریاتِ زندگی اپنی حیثیت کے مطابق پوری کرے۔ یہ ضروری نہیں کہ بیوی کی ہر فرمائش کو جو مرد کی استطاعت سے باہر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کیا جائے۔ مرد کی آمدن اور کمائی کے مطابق عورت نان و نفقہ لینے کی حقدار ہے۔ یہاں ہم امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی فرمائشوں اور مطالبوں کا حال بیان کرتے ہیں تاکہ مستورات پڑھ کر نصیحت کا زلالِ جانفزا نوش کریں۔

امہات المومنینؓ کی فرمائشیں

فتح خیبر کے بعد مسلمانوں کی مالی حالت اچھی ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے نان و نفقہ اور دیگر ضروریاتِ زندگی کا مطالبہ کر دیا۔ جسے حضورؐ پورا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے آپ پر یہ بات ناگوار گزری۔ آپؐ نے عہد کیا کہ ایک مہینہ بھر گھر نہیں جاؤں گا۔ اور بیبیوں سے کچھ تعلق نہیں رکھوں گا۔ چنانچہ حضورؐ مسجد کے بالا خانے پر تشریف لے گئے اور ایک مہینہ بھر (جو ۲۹ دن کا تھا) وہیں رہے۔ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (پ ۲۱ ع ۲۰)

اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تمہاری مراد دنیا کی زندگی اور اس کی زینت ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ چھوڑ دوں۔ اور اگر تمہاری مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور آخرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا گھر ہے۔ تو یقین مانو کہ تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لئے اللہ نے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

امہات المومنین کو رخصت کر دیں

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کو کہہ دیں کہ دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر تم دنیا اور اس کی آرائش چاہتی ہو۔ یعنی مال و دولت، زیور، اعلیٰ اعلیٰ کپڑے اور لذیذ کھانے پسند ہیں تو آؤ میں تمہیں دنیا کے فائدے دے کر اپنے نکاح سے علیحدہ کر دیتا ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر تم میری حیثیت کے مطابق روٹی کپڑا لینا چاہتی ہو اور تنگی ترشی سے گزارہ کرکے اللہ تعالیٰ کی رضامندی، اس کے رسول کی خوشی اور آخرت کی زینت و آرائش کی خواہاں ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں آخرت کی بے شمار نعمتوں سے نوازے گا۔

اللہ تعالیٰ امہات المومنینؓ پر اپنی رضامندیوں، خوشیوں اور رحمتوں کی برکھا برسائے، سب نے اللہ کو، اس کے رسولؐ کو اور آخرت کو بہ مقابلہ دنیائے دُنی بہ ہزار جان پسند کیا۔

حضرت عمرؓ نے حضورؐ کو ہنسا دیا

تفسیر ابن کثیر میں بحوالہ مسند احمد ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اجازت نہ ملی۔ پھر حضرت عمرؓ آئے۔ ان کو بھی اجازت نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں باریاب ہوگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضورؐ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات آپ کے پاس بیٹھی ہیں اور خود حضورؐ خاموش ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں حضورؐ کو ہنسا دوں گا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! کیا اچھا ہوتا کہ آپ دیکھتے۔ میری بیوی نے آج مجھ سے روپیہ پیسہ مانگا جو میرے پاس نہیں تھا۔ جب زیادہ اصرار کیا تو میں نے اٹھ کر اس کی گردن مروڑ دی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ آپ کے اگلے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ اور فرمایا کہ یہ عورتیں (یعنی میری بیویاں) مجھ سے مال مانگ رہی ہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کی طرف اور حضرت عمرؓ حضرت حفصہؓ کی طرف مارنے کے لئے بڑھے۔ اور کہا کہ تم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی چیز کی تکلیف دیتی ہو جو اُن کے پاس موجود نہیں ہے۔ لیکن حضورؐ نے ان کو مارنے سے منع کر دیا۔ پھر سب بیویاں کہنے لگیں کہ ہم سے قصور ہوا۔ اب ہم حضورؐ کو ہرگز اس طرح تنگ نہیں کریں گی۔

مطالبہ کرنے والی نَو بیبیاں

اُس وقت حضورؐ کی نَو بیویاں تھیں۔ پانچ قریشیہ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت امّ حبیبہؓ۔ حضرت سودہؓ، حضرت امّ سلمہؓ۔

اور حضرت صفیہؓ قبیلہ نضر سے تھیں اور حضرت میمونہؓ ہلالیہ تھیں۔ حضرت زینبؓ بنت جحش اسدیہؓ تھیں اور حضرت جویریہؓ مصطلقیہ تھیں۔ اللہ ان سب پر راضی ہو اور ان پر رحمتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بارش کرے، سب نے اللہ، رسولؐ اور آخرت کے سامنے دنیا کو تج دیا۔

مستورات سبق حاصل کریں

ہم معزز قارئیات کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ بہ حیثیت مومنات قانتات ہونے کے مذکورہ آیات پر غور کریں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے حضورؐ سے دوسری عورتوں کی دیکھا دیکھی وہ نان و نفقہ طلب کیا جو سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہ تھا۔ ان کے مطالبہ پر حضورؐ کچھ پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات نازل فرما کر آپ کو حکم دیا کہ اگر ازواج مطہرات آرائشِ دنیا اور متاعِ فانی کی طلب گار ہیں تو ان کو کچھ دے دلا کر گھر سے رخصت کر دیں۔ اس پر وہ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کے روحانی لباس سے جگمگاتے ہوئے ایمان والیاں لرز لرز گئیں۔ اور صرف گزر اوقات کو غنیمت جان کر آخرت کی نعمتوں کے باغوں میں محوِ خرام ہوگئیں۔ آج بھی نیک عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے خاوندوں کی آمدن کے مطابق نان و نفقہ طلب کیا کریں یہ نہ دیکھیں کہ وزیروں، مشیروں، امیروں، گورنروں، لاکھوں پتی تاجروں اور کارخانہ داروں کی بیگمات کیا کھاتی اور کیا پہنتی ہیں ہیں۔ ان کی رہائش اور معیارِ حیات کیا ہے؟ بلکہ وہ اپنے "تاجداروں" کی مالی حالت کے مطابق وقت گزاریں۔ اللہ ان پر راضی ہوگا اور آخرت کی نعمتوں سے نوازے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازواج مطہرات کو انتباہ

ارشاد رب العلمین ہے،
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○ (پ ۲۱ ع ۱۹)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ○ (پ ۲۲ ع ۱)

اے بیبیو نبیؐ کی! جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بیحیائی ظاہر کے دوچند کیا جائے گا واسطے اس کے عذاب دوہرا۔ اور ہے یہ اللہ پر آسان۔"

اور جو کوئی فرماں برداری کرے تم میں سے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور عمل کرے اچھے۔ دیں گے ہم اس کو ثواب اس کا دو بار۔ اور تیار کیا ہے ہم نے اس کے لئے رزق اچھا۔"

ازواج مطہرات کو بالراست خطاب

جب ازواج مطہرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بزرگی اور شرافت کو ظاہر کرنے اور دنیا جہان کی عورتوں سے ان کی خصوصیت کے اظہار کے لئے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ ان پاک طینت مومنات کو خطاب فرمایا۔

اے نبیؐ کی عورتو! ان کو بالراست خطاب ہے جس سے ان کی بزرگی حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ظاہر ہے۔ حضرت مریمؑ کو بزبانِ ملائکہ فرمایا۔ یَا مَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ ...... لیکن حضورؐ کی ازواج کو خود خطاب فرمایا۔

پھر اس خطاب میں ازواج کی نسبت اَلنَّبِیّ کی طرف فرمائی۔ اور اَلنَّبِیّ سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمام نبیوں، رسولوں اور سارے جہان سے افضل ہیں۔ تو ایسے نبیؐ کی بیبیاں بھی تمام جہان کی مستورات سے ضرور افضل ہیں۔

اس خطاب کے بعد فرمایا۔ اگر کوئی عورت تم میں سے لادیگی بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ معصیت ظاہرہ۔ یعنی اے نبی کی بیبیو! جب تمہاری کرامت اور بزرگی اس قدر عظیمہ ہے کہ تم نبی کی ازواج ہو۔ پھر جو کوئی تم میں سے معصیت ظاہرہ عمل میں لائے گی۔ يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ۔ تو اس کا عذاب بھی دونا بڑھایا جائے گا۔ یعنی جہان کی عورتوں میں سے جس کسی عورت کو جس معصیت پر جتنا عذاب ہوگا۔ تم کو اس سے دوچند عذاب ہوگا۔ اگر تم سے وہ معصیت سرزد ہوئی۔

فاحشہ مبینہ سے کیا مراد ہے

اہلِ علم کے نزدیک عربی زبان میں جب اَلْفَاحِشَةَ یعنی معرفہ الف لام کے ساتھ آتا ہے تو اس سے مراد خاص زنا اور لواطت ہوتی ہے۔ اور جب یہ لفظ بغیر الف لام کے نکرہ آتا ہے تو اس سے دوسرے معاصی مراد ہوتے ہیں۔ پھر جب فاحشہ کے ساتھ کوئی صفت آتی ہے تو معصیت اس نوع کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے مراد لی جاتی ہے۔ جیسے فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ۔ جب عورت کے حق میں بہ مقابلہ شوہر کے آئے۔ تو مراد شوہر کی نافرمانی اور اس سے بدخلقی سے پیش آنا ہوتی ہے۔ پس خوب یاد رہے کہ مذکورہ آیت میں فاحشہ مبیّنہ سے مراد حضورؐ کی نافرمانی اور سرکشی ہے۔ یعنی اگر تم نے حضورؐ کو ایذا دی۔ پریشان کیا یا بدخلقی سے پیش آئیں۔

دوگنا عذاب کی وجہ؟

حضورؐ کی ازواج مطہرات کو دوگنا عذاب ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضورؐ کی ازواج کا مرتبہ، شرافت اور بزرگی پہاڑ کے برابر ہے۔ بہت بلند و بالا ہے۔ اس لئے جو معصیت عام عورت سے ہوگی۔ ضرور بُری اور قبیح ہوگی۔ اور اگر وہ پیغمبر کی بی بی سے ظہور میں آئے گی تو اس کے مرتبہ کے لحاظ سے زیادہ قبیح ہوگی۔ جیسے جاہل آدمی سے گناہ ہونا بُرا ہے۔ اور وہی گناہ عالمِ دین سے ہونا بہت بُرا ہے۔ عام آدمی سے چوری بُری ہے۔ اور پولیس کے آدمی سے بہت بُری ہے۔ تو حضورؐ کی پاک ازواج کے مرتبہ کی بلندی ظاہر کرنے کے لئے فرمایا۔ خبردار! اگر تم سے کوئی معصیت سرزد ہوئی تو تم کو اس معصیت کی سزا بہ مقابلہ عام عورتوں کے دوگنی دی جائے گی۔ یہ [illegible] ہے!

حضورؐ کی بیبیاں گناہ سے پاک رہیں

یہ جو فرمایا۔ کہ اگر تم سے کسی نے معصیت کا ارتکاب [illegible] سزا دوگنی ہوگی۔ یہ محض تخویف اور تنبیہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ۔ (پ۲۴ ع)

اے نبیؐ! اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے اعمال حبط کر دیئے جائیں گے۔"

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (پ۷ ع)

اور اگر یہ (اٹھارہ پیغمبر) شرک کرتے تو ان کے عمل بے کار ہو جاتے۔"

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّ[illegible] وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ۔ (پ۲۵ ع۱۳)

کہہ! اگر رحمٰن کے [illegible] تو میں سب سے پہلے عابد ہوں۔"

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّ[illegible] وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ۔ (پ۲۳ ع۱۵)

اگر خدا کو اولاد منظور ہوتی تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا پسند کر لیتا۔"

مذکورہ آیات میں سب امور بطور شرط کے ہیں اور شرط کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ان آیتوں میں بھی ایسا نہیں ہوا۔ نہ حضورؐ سے شرک ممکن۔ نہ دوسرے اٹھارہ پیغمبروں سے ممکن۔ نہ خدا تعالیٰ کی اولاد ممکن۔ ایسے ہی ازواج مطہرات سے فاحشہ مبینہ کا ظہور ناپید۔ اور دوگنی سزا کا تصور کالعدم! — یہ سب کچھ بطور تنبیہ کے ہے۔ سب ازواج مطہرات ساری زندگی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت، فرماں برداری، اور متابعت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں۔

ازواجِ مطہرات کے لئے دوگنا ثواب

ارشادِ خداوندی ہے۔ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

یہ آیت پہلے بیان ہو چکی ہے کہ اللہ نے ازواجِ مطہرات کی کرامت اور بزرگی ظاہر کی۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنے کے سبب خدا تعالیٰ ان کو دوچند ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور اَعْتَدْنَا صیغہ ماضی کے ساتھ رزقِ کریم کا وعدہ فرمایا۔ صیغہ ماضی سے رزقِ کریم کا مہیا کرنا۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رزقِ کریم ان کے لئے موجود ہو چکا ہے۔ اور ایسے رزقِ کریم کو پانے والیاں معصیتِ قبیحہ سے پاک ہیں۔ اور نہ ہی ان سے کوئی معصیت سرزد ہوئی اور نہ ہوگی۔ اور تازیست وہ مطیعات اور صالحات ہی رہیں گی۔ کیوں؟ اس لئے ان کے لئے رزقِ کریم یعنی نعمتِ جنت تیار ہو چکی ہے۔

يَقْنُتْ لِلّٰهِ۔ یہ قنوت لقائے الٰہی عزوجل کی محبت ہے جو ازواج کے دل میں موجزن تھی۔ اور حضورؐ کے واسطے قنوت آپ کی رسالت پر دائمی ایمان اور ان کی متابعت ہے۔ اور زوجیت کے حقوق میں یہ ہے کہ حضورؐ کو ہمیشہ خوش رکھیں اور سرِ مُو اطاعت سے انحراف نہ کریں۔

اور تَعْمَلْ صَالِحًا یہ ہے کہ دنیائے دنی کی طالب نہ ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اطاعت میں لگی رہیں۔ بے شک ازواج مطہرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور دنیا کو بہ مقابلہ آخرت چھوڑ دیا۔ اور بادشاہی میں فقیری کی۔ پس حضورؐ کی ازواج مطہرات، امہات المومنین رضی اللہ عنہن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کرتا نور نیرین تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔

ازواج مطہراتؓ کو اللہ تعالیٰ نے آداب سکھائے

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات نازل فرما کر ازواج مطہرات کو آداب سکھائے۔ ازبسکہ امت کی تمام عورتیں ان کے ماتحت ہیں۔ اس لئے یہ سب احکام و آداب مسلمان عورتوں کے لئے بھی ہیں۔ وہ بھی غور سے سنیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ (پ ۲۲ ع ۱)

ترجمہ:۔ اے نبی کی بیبیو! اگر تم پرہیزگاری کرو تو تم معمولی عورتوں کی مانند نہیں ہو۔ (سنو!) تم نرم لہجے سے بات نہ کیا کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہو سکتا ہے) کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ کوئی (فاسد) خیال کرلے۔ ہاں قاعدے کے مطابق بات کیا کرو۔ (سنو) اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔ اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کیا کرو۔ (اور) نماز قائم کرتی رہو۔ اور زکوٰۃ دیتی رہو۔ اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ اللہ یہی چاہتا ہے اے نبیؐ کی گھروالیو! تم سے وہ ہر قسم کی لغو بات دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں خدا کی آیتیں اور رسول کی حدیثیں پڑھی جاتی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے۔"

عورتوں کے لئے نصیحت اور تقویٰ کا دریا بہہ رہا ہے

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو بالراست خطاب فرمایا جو ان کی شان کے شایان ہے۔ ارشاد ہوا۔ اے نبی کی بیبیو! تم عامی عورتوں کے مانند نہیں ہو۔ اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا۔ معلوم ہوا۔ ازواج مطہرات کا رتبہ اور مقام بہ سبب ازواج رسول ہونے کے بہت اعلیٰ، ارفع اور کہکشاں گیر ہے۔ اسی لئے وہ عامی عورتوں کے مانند نہیں ہیں۔

عورتیں نرم لہجے سے بات نہ کریں

آگے ارشاد فرمایا۔ تم نرم لہجے سے بات نہ کیا کرو" یعنی جب امت کے مردوں سے بات کرو تو بات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضوع نہ ہو۔ رقیق اور نرم کلام نہ ہو۔ میٹھی اور سریلی آواز سے بات نہ کرو۔ جیسے عورتوں کی جبلت میں نرم کلامی ہوتی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر قسم کے لوگ آتے تھے۔ منافق فاجر بھی آتے تھے۔ پھر حضورؐ کی وفات کے بعد زیادہ احتمال ہے کہ ایسے لوگ ازواجِ مطہرات کے پاس مسائل دریافت کرنے کو آئیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے (جو طبائع کا خالق ہے) ان پاک بیبیوں کو ارشاد فرمایا۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (مردوں سے) نرم لہجے سے بات نہ کریں۔

"تاکہ جس کے دل میں روگ ہے وہ لالچ کرے۔ کوئی (فاسد) خیال کرلے"۔ یعنی نرم لہجے میں بات سن کر کوئی منافق مکار آدمی دل میں فاسد خیالات اور طمع جمالے۔ اور ارادہ کرلے کہ ایسی نرم اور پیاری آواز والی عورت کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہیئے وغیرہ۔ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔ اور قولِ معروف کہو"۔ قاعدے کے مطابق بات کرو۔ صاف اور قدرے سخت بات کرو۔ لیکن ایسے طور سے بات نہ ہو کہ اس میں بدتمیزی اور بداخلاقی پائی جائے۔ متانت، سنجیدگی اور قدرے رعب سے بات ہونی چاہیئے۔ اور مختصر!

عشقیہ غزلیں اور ہیجان خیز گیت

معزز قارئین و قارئات! توجہ فرمائیں۔ ہمہ تن گوش ہو کر سنیں۔ کہاں خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ازواجِ رسولؐ اجنبیوں سے بات کرتے وقت (پس پردہ) نرم لہجہ اختیار نہ کریں۔ بلکہ قولِ معروف کہیں۔ یعنی بات میں خوش کلامی اور رقت نہ ہو۔ نرمی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو ۔ کَمَا مَرَّ ۔ یہ ازواجِ رسولؐ کو ارشاد ہو رہا ہے۔ اور کہاں آجکل گانے والی عورتیں سامنے بیٹھ کر صرف باتیں ہی نہیں کرتیں ۔ بلکہ عشقیہ غزلیں گاتی ہیں۔ ہیجان خیز گیتوں سے ٹی۔ وی پر بیٹھے لاکھوں مردوں کے سوئے ہوئے شہوانی جذبات کو ابھارتی ہیں ۔ اور ساتھ ساتھ ہونٹوں، آنکھوں اور ہاتھوں سے اشارے کرکر نظر و سماعت کی دنیا میں قیامتیں ڈھاتی ہیں۔ آہ! وہ رب ذوالجلال جو غیر مردوں سے بوقت ضرورت بات کرتے وقت یہ قدغن لگاتا ہے کہ کلام کا لہجہ نرم نہ ہو۔ خوش آوازی نہ ہو۔ میٹھی گفتار نہ ہو۔ جب وہ رب متعال یہ دیکھتا ہے۔ عورتیں مردوں کو لٹو کر دینے والے گانے سناتی ہیں اور ان کے دل موہتی ہیں ۔ وہ کتنا غضبناک ہوتا ہوگا ۔ اس بے حیائی اور خدا ناترسی پر چشم زدن میں دنیا و مافیہا کو فنا کر دینے کی طاقت رکھنے والی ذات کتنی بردبار اور متحمل ہے کہ سب کو ہوا ، پانی ، رزق اور سب ضروریاتِ زندگی مہیا کر رہی ہے اور فوری گرفت نہیں کرتی ۔لیکن مہلت اور ڈھیل دیئے گئے انسان اس کے حلم سے کچھ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ غرور و اِبا کے ریگ زار میں دوڑتے جا رہے ہیں۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

تو مشو مغرور از حلمِ خدا
دیر گیرد ، سخت گیرد مر ترا

ایک اور صاحب دل فرماتے ہیں ؎

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اسکی ڈراس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں گھروں میں قرار پکڑیں

آگے ارشاد ہوتا ہے۔ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ۔ اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو"، یعنی بغیر کسی ضروری کام کے گھر سے باہر نہ نکلو۔ اگر بیماری کی حالت میں حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جانا پڑے۔ یا کسی عزیز کی بیمار پُرسی کرنی ہو۔ یا ماتم ہو گیا ہو۔ یا اور کوئی اہم امر درپیش ہو۔ تو پھر پردے کے ساتھ باہر جا سکتی ہیں۔

سیر و تفریح کے لئے گلیوں، کوچوں، بازاروں، پارکوں، میلوں ٹھیلوں، عرسوں، مینا بازاروں، شاپنگ سنٹروں وغیرہ میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ عورت کے معنی شرمگاہ کے ہیں۔ ننگی کے ہیں۔ اسے ستر اور حجاب کی اشد ضرورت ہے۔ اسے ہر حال میں مستورہ ہونا چاہیئے۔ نہ کہ عورہ۔ قرآن کو سینے سے لگانے والی عورتو! قرآن میں ہی لکھا ہے۔ وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ۔ تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو" یعنی گھر کو سنبھالو۔ گھر کا نظم و نسق چلاؤ۔ بچوں اور خاوند کی خدمت میں لگی رہو۔ تم چراغِ خانہ بنو، شمعِ محفل نہ بنو۔ سبھا کی پری بننے کا خیال نہ کرو ؎

صورتِ شمع نور کی ملتی نہیں اُسے قبا
جس کو خدا نہ دہر میں گریۂ جانگداز دے

عورتوں کا گھر میں بیٹھ رہنا جہاد کا ثواب ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی لونڈیوں (عورتوں) کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔ (جمعہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں حاضر ہوں۔ خطبہ سنیں۔ مسائل سیکھیں، لیکن انہیں چاہیے کہ سادی سودی جس طرح گھروں میں رہتی ہیں۔ اسی طرح آئیں۔ (ابن کثیر) یعنی میک اپ کر کے خوشبو لگا کر نہ آئیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عورتوں نے حضورؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر فضائل سب مرد ہی لے گئے۔ اور ہم کو کوئی ایسی بات میسر نہیں ہے۔ جس سے ہم جہاد فی سبیل اللہ کا مرتبہ پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں سے جو کوئی گھر میں بیٹھی رہی۔ وہ مجاہد فی سبیل اللہ کا مرتبہ پاتی ہے۔ (ابن کثیر)

عبداللہ بن مسعودؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ عورت بالکل شرمگاہ ہے۔ پھر جب وہ باہر (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اس کو تکواتا ہے۔ اور عورت جب تک اپنی کوٹھری کے قصر میں رہتی ہے۔ تب تک وہ اپنے رب کی رحمت سے سب حالتوں سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کی اپنے گھر کی اندرونی کوٹھری کی نماز گھر کی نماز سے افضل ہے۔ اور گھر کی نماز صحن کی نماز سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

تو با زمانہ ستیز

آج کل کی آزاد بیبیاں، اَپ ٹوڈیٹ بیگمات، سکولوں اور کالجوں کی لڑکیاں کہیں گی (الا ماشاء اللہ) اسلام ہمیں کوٹھڑیوں میں بند کرنے کے لئے آیا ہے۔ گھر کی چاردیواری میں رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اس طرح تو ہم قید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوکر رہ گئیں۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ اسلام کے اس حکم کو مانیں یا نہ مانیں۔ خواجہ بدر وحنین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر کان دھریں یا نہ دھریں۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کا حکم یہی ہے۔ زمانے کے تقاضے کے مطابق ہم اسے ڈھال نہیں سکتے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

حدیثِ بے خبراں ہے "تو با زمانہ بساز"
زمانہ با تو نہ سازد، تو با زمانہ ستیز

یعنی یہ نادانوں کی بات ہے کہ تو زمانے کے موافق ہو جا۔ (سنو!) زمانہ اگر تیرے (اسلامی حکم) کے موافق نہیں ہوتا تو، تو زمانے سے جنگ کر"

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ زمانے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔ لہٰذا چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی۔ بھائی زمانے سے موافقت نہ کریں۔ تو گزارا نہیں ہو سکتا۔ اللہ علامہ اقبالؒ کی قبر کو نور سے بھرے۔ انہوں نے ڈنکے کی چوٹ پر فرمایا۔ اگر اسلام کے احکام کے علی الرغم زمانہ تجھے اپنی ڈگر پر چلانا چاہے۔ زمانہ تجھے اپنی موافقت پر مجبور کرے تو، تو زمانے کے موافق نہ ہو جا۔ بلکہ با زمانہ ستیز۔ زمانے کے ساتھ جنگ کر۔ یعنی زمانے کی مخالفت اور دشمنی مول لینی گوارا کرلے۔ زمانے کے سانچے میں نہ ڈھل جا۔ یعنی اسلام کے احکام و اصول سے ذرا نہ ہٹ ؎

چمک سورج میں کیا باقی رہے گی   اگر بیزار ہو اپنی کرن سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھروں میں قرار پکڑو

نزولِ قرآن کے زمانے میں جب عورتوں کو گھر میں بیٹھ رہنے، قرار پکڑنے کا حکم ہو رہا تھا۔ تو ازواج مطہراتؓ اور صحابہؓ کی بیبیوں نے وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔ پر پورا پورا عمل کر دکھایا تھا۔ اور اسلام نے اتنی ترقی کی کہ چہار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اور اہلِ ایمان عزت و حرمت، سطوت اور حکومت کی معراج پر پہنچ گئے تھے۔ مرد اور عورتیں قرآنی احکام پر عمل پیرا ہوکر کہکشاں گیر ترقیاں کر گئے۔ دنیا اور دین ان کے جلو میں شانہ بشانہ چلتے تھے۔ آہ! آج کہا جاتا ہے کہ اگر عورتیں گھروں میں ٹکی رہیں۔ چار دیواری میں بیٹھی رہیں تو مسلمان ترقی نہیں کر سکتے۔ دوسری قومیں آگے نکل جائیں گی۔ اور مسلمان پیچھے رہ جائیں گے۔

قوم اور ملک کی ترقی مردوں سے ہے

یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ عورتیں اگر شرعی پردہ کریں اور صرف گھروں کو سنبھالیں۔ مردوں کی طرح دوڑ دھوپ نہ کریں تو قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جناب فرمائیے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جو آرمی کو اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ جس سے پاکستان کا نام دنیا بھر میں روشن ہو گیا۔ یہ آرمی مردوں پر مشتمل ہے یا عورتوں پر؟ مردوں پر! پھر ساری پولیس مردوں پر حاوی ہے یا عورتوں پر؟ مردوں پر! ریلوے کا محکمہ، ڈاک خانہ کا محکمہ، نہر کا محکمہ، زراعت کا محکمہ، حکومت کے اور بہت سے محکمے۔ ملک کے وکلا اور مجسٹریٹ اور جج صاحبان، کچہریوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بے شمار کام کرنے والے ملازمین سب مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! واہ آرڈی نینس فیکٹری میں جو پچاس ہزار کے قریب نفوس کام کرتے ہیں۔ وہ مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! ریلوے کے ورکشاپ مغل پورہ میں جو نصف لاکھ کے لگ بھگ لوگ کام کرتے ہیں۔ یہ مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! سارے ملک کے اندر کثرت مرد ڈاکٹروں کی ہے یا عورتوں کی؟ ڈاکٹروں کی کثرت ہے! پاکستان میں کروڑوں کی تعداد میں جو مزدور طبقہ ہے۔ وہ کون لوگ ہیں؟ سب مرد ہیں! پاکستان میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ دکانداری کرتے ہیں۔ تاجر ہیں۔ منڈیوں میں کام کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہی سب کاروبار کرتے ہیں! ساری دنیا میں ہوائی جہازوں کے پائلٹ مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! دنیا بھر کے اندر جو کروڑوں کی تعداد میں بسیں چلتی ہیں۔ ان کے ڈرائیور مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہیں! پچاس لاکھ کے قریب جو لوگ پاکستان سے باہر (سعودی عرب' کویت بحرین وغیرہ) روزگار کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ وہ مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! کروڑوں روپے کا زرِمبادلہ جو پاکستانی، بیرونِ ملک سے پاکستان بھیجتے ہیں۔ یہ مرد ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہیں! خلانورد مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہیں! چاند پر اترنے والے مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہیں! آدم کی اولاد میں جتنے انبیاءؑ ہوئے ہیں۔ مرد ہوئے ہیں یا عورتیں؟ سب مرد ہوئے ہیں! ایک عورت بھی نبی نہیں ہوئی! ملک کے بنکوں میں لاکھوں ملازم مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہیں! یورپ نے ایک صدی کے اندر لاکھ سے زیادہ ایجادیں دنیا میں پیش کی ہیں۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب موجد مرد ہیں یا عورتیں؟ مرد ہیں۔ مرد! ملک میں زمینداری، کھیتی باڑی مرد کرتے ہیں یا عورتیں؟ مرد کرتے ہیں! (عورت صرف "شاہ ویلا" لے کر کھیتوں میں جاتی ہے) اخبار نویسی اور صحافت کی دنیا میں قلم کی بادشاہی مردوں کے ہاتھ میں ہے یا عورتوں کے ہاتھ میں؟ مردوں کے ہاتھ میں ہے!

ثابت ہوا کہ ملک اور قوم کی ترقی کی روح و رواں مرد ہیں۔ جنہیں اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کی قرآنی دستار بندی کا شرف حاصل ہے۔ اور لِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ ط کا خلعت ملا ہے۔ یعنی مرد حاکم ہیں عورتوں پر۔ واسطے مردوں کے عورتوں پر درجہ ہے۔ ہاں عورت کا بھی ایک اپنا مقام ہے۔ جس کے چمن زار میں یہ صنفِ نازک محوِ خرام ہے۔ پس یہ اُلٹی منطق کسی طرح بھی درست نہیں کہ اگر عورتیں پردہ کر کے گھروں میں بیٹھی رہیں تو قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

در اصل آزادی کے یہ جراثیم یورپ نے پھیلائے ہیں جو ملک گیر وبا کی صورت اختیار کر گئے۔ اور عورتیں چراغِ خانہ کے بجائے شمعِ محفل بننے پر فخر کرتی ہیں۔ اسلام کی بیٹیو! یورپ کی "کاربنی" فضا میں سانس نہ لو۔ مدینۃ النبیؐ کی بادِ صبا سے کیفِ ایمان پاؤ۔ کہ ؎

نافۂ آہوئے یثرب عطر بیزی می کند!
در جہاں بشکست قدر و قیمتِ مشکِ ختن

بن سنور کر بے پردہ باہر نہ پھرو ارشاد ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى۔

اور (اے پیغمبرؐ کی بیبیو اور سب مسلمان عورتو!) زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق نہ پھرو۔"

قدیم زمانہ نادانی میں عورتیں بن سنور کر مٹک چمک دکھلاتی چال کے ساتھ باہر پھرتی تھیں۔ سر پر اوڑھنی برائے نام ہوتی تھی بے حجابی اور بے پردگی کے ساتھ حسن کی نمائش کرتی پھرتی تھیں۔ میلوں ٹھیلوں میں عورتیں اور مرد اکٹھے گھومتے اور بے حیائی کے مظاہرے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پہلے زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بے پردہ۔ برائے نام دوپٹہ سر پر یا گلے میں ڈال کر میک اپ کے ساتھ۔ بن سنور کر، گلیوں، بازاروں، گزرگاہوں، میلوں اور مینا بازاروں میں نہ پھریں نہ گھومیں۔ یہ ہے تبرج جاہلیہ۔ اس سے بچو۔ خواتین کرام! یہ مولویوں کا فتویٰ نہیں ہے کہ ان کے پیچھے پڑ جاؤ۔ آپ پڑھی لکھی شریف زادیاں ہیں۔ قرآن مجید پارہ ۲۲ اور پہلے رکوع میں خود پڑھ لیں۔ اور بحیثیت مسلمان مستورات اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والی مومنات ہوکر اپنے ایمان اور ضمیر سے پوچھ لیں۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے ؎

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پرکار و سخن ساز ہے نمناک نہیں ہے

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ اور قائم رکھو نماز کو۔ اور دیا کرو زکوٰۃ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرماں برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔"

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے پلیدی اے گھر والو، اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا۔"

پہلے ارشاد ہوا تھا کہ (اے نبیؐ کی بیبیو!) تم اپنے گھروں میں سکون سے قرار پکڑے رہو۔ جم کر بیٹھ جاؤ۔ زمانہ جاہلیت کی بے لگام عورتوں کی طرح اپنی زیب و زینت، آرائش اور بناؤ سنگار غیر مردوں کو نہ دکھاتی پھرو۔ پھر فرمایا۔ نماز پابندی سے قائم رکھو۔ اور زکوٰۃ بھی دیتی رہو۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرماں بردار بنی رہو۔ یہ اہتمام اس لیے کیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کے اہل بیت کو ہر قسم کی ناپاکیوں اور نجاستوں سے پوری طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔

آگے ازواج النبیؐ ہی کو خطاب ہے۔

وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الْحِکْمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝

اور یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں، اللہ کی نشانیوں اور حکمت سے۔ تحقیق اللہ باریک بین

لہ اہل بیت سے مراد یہاں ازواج النبیؐ ہیں۔ آیت کا سیاق و سباق اور مؤنث کے صیغے اسی بات پر دلالت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خبردار ہے"۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت بھری حدیثیں جو تمہیں سنائی جاتی ہیں۔ ان کو خوب یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ باریک بین اور ہر بات سے باخبر ہے۔ کوئی بات اس پر پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔

امّت کی عورتوں کے لئے سبق

مذکورہ آیتوں میں ازواج النبیؐ کو خطاب ہے اور یہ حکم امت کی سب عورتوں کے لئے بھی ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی زندگی کے ہر زاویہ میں پیروی کریں۔ دین، مذہب، اخلاق میں ان کے نقش قدم پر چلیں۔ تمدنی، معیشی، معاشرتی زندگی میں ان سے کسب نور کریں۔ کہ ازواج النبیؐ امت کی شریف زادیوں کے لئے جگمگاتی شمعیں ہیں۔

پیغمبرؐ کی بیبیو! نماز قائم کرو!

ارشاد ہوتا ہے۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ۔ اور نماز قائم رکھو"

نماز فرض ہے اور ہر مسلمان عورت (اور مرد) پر نماز فرض ہے اور اس کا ترک بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ (صحیح مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان بندے کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے۔"
یعنی نماز بندے اور کفر کے درمیان مانند دیوار کے ہے کہ بندہ اس دیوار کے سبب کفر تک نہیں پہنچتا۔ اور جب نماز ترک کی۔ تو دیوار جو درمیان میں حائل تھی گر گئی اور بندہ کفر سے جا ملا۔ یہ سخت انتباہ ہے ترکِ نماز پر۔

ترکِ نماز کافری ترکِ نماز آذری

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ط (مشکوٰۃ۔ کتاب الصلوٰۃ)

عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے ہے (وہ) نماز ہے۔ پس جس نے چھوڑ دی نماز پس وہ کافر ہو گیا۔"

یعنی اسلام نے جو منافقوں کو امن دے رکھا ہے کہ انہیں قتل نہیں کیا جاتا۔ ان سے جزیہ نہیں لیا جاتا۔ اور عام مسلمانوں کی طرح اسلام کے احکام ان پر جاری ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں اور جماعت میں حاضر ہوتے ہیں اور ظاہری احکام اسلام کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنی نماز پڑھنے کے باعث وہ مسلمانوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ پھر جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔ اس نے اپنے کفر کا اظہار کر دیا۔ اس سے نماز نہ پڑھنے والی عورتیں (اور مرد) غور کریں کہ وہ تارک نماز ہو کر کس قدر گنہگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہیں اور اسلام سے کتنی دور ہو جاتی ہیں۔ ہاں کفر کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝

نماز قائم کرو (اے عورتو! اے مردو!) اور نہ ہو جاؤ مشرکوں سے۔"

یہ شرک اور کفر بے نماز سے متعلق آیت اور حدیث سے ثابت ہوا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اسی مفہوم کی خوب خوب ترجمانی کی ہے

ع ترکِ نماز کافری ترکِ نماز آذری

اسلام کی ذمہ داری اور بے نماز

حضرت ابی درداءؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ۔ وصیت کی مجھ کو میرے دوست (یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے۔ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ۔ یہ کہ شریک نہ لاؤ ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور جلایا جائے تو۔ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔ اور مت چھوڑ نماز فرض جان بوجھ کر۔ پس جو کوئی چھوڑے اس کو جان بوجھ کر۔ پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ۔"

ذمہ بری ہونا یہ ہے کہ اسلام کا عہد اس بے نماز سے ختم ہوگیا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ قتل، جزیہ، اور تعزیر سے جو وہ مامون تھا۔ اب وہ امن جاتا رہا۔ فاریات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں۔ اور خوف کھائیں کہ ترکِ نماز اسلام سے خارج کر دینے والی چیز ہے۔ آگے ارشاد ہوا۔ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ اور نہ شراب پی کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔" (مشکوٰۃ)

بے نماز کا حشر قارون اور فرعون کے ساتھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی نہیں محافظت کرتا نماز پر، تو نہ ہوگی وہ اس کے لئے نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش۔ اور ہوگا وہ (بے نماز) قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے۔" (مشکوٰۃ شریف)

نماز کی محافظت یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے۔ بلا عذر کوئی نماز نہ چھوڑے۔ ناغہ نہ کرے۔ اور آرام، اطمینان اور سکون سے پڑھے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ بڑی طمانیت سے ادا کرے۔ افراتفری سے جلدی جلدی، ٹھونگیں مار مار کر نماز پڑھنا، نماز برباد کرنا ہے۔ ایسی نماز منہ پر ماری جاتی ہے۔ اور نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے۔ ایسی دوڑ بھاگ کی نماز ـــ نماز ہی نہیں ہوتی۔ حضورؐ ایسی نماز کے بارے میں فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ فرماتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی۔ ایک شخص نے حضورؐ کے سامنے تین بار نماز پڑھی ہر بار آپؐ نے فرمایا۔[1] اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ واپس جاؤ۔ پھر نماز پڑھو۔ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ یعنی تیری نماز ہوئی نہیں۔ وہ شخص رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ آرام سے نہیں کرتا

---

[1] مشکوٰۃ شریف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اس لئے آپ فرماتے تھے۔ نماز پھر پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس ایسی نماز پڑھنے والا نماز کی محافظت نہیں کرتا۔ تو ایسی نماز قیامت کے روز بے نور ہوگی۔ نہ بخشش کا ذریعہ بنے گی اور نہ دلیل و برہان ہوگی۔

پھر بے نماز قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ معاذ اللہ! استغفراللہ! خدا مسلمان بھائیوں کو ایسے کافروں، بے ایمانوں اور مشرکوں کی معیت سے بچالے۔

لیکن ان کی معیت سے بچنے کے لئے اس دنیا میں پانچوں نمازیں بڑے خلوص و خضوع سے ٹھہر ٹھہر کر آرام و سکون کے ساتھ پڑھنی چاہئیں۔

سب عورتیں اور مرد سنت کے نور میں نماز پڑھیں

روشن ہے شمع علم خدا کے کلام میں
نور عمل ہے اسوۂ خیر الانام میں

یاد رہے کہ قرآن مجید میں جو احکام و فرائض ہیں۔ ان پر عمل کرنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لینا فرض ہے۔ اگر حضورؐ کے طریق کے مطابق عمل نہ کیا تو اللہ کے حکم یا فرض کی تعمیل نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ وہ عمل قبول ہی نہ کرے گا۔ جس پر خاتم سنت نہ ہوگی۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔ (پ۲۸ع۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو (قرآنی احکام پر عمل کرنے کا طریقہ) دے تم کو رسولؐ پس لے لو وہ"

یہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے۔ کہ صرف اور صرف حضورؐ ہی کے طریقہ پر عمل کرنے سے وہ عمل قبول ہوگا۔ اگر سنت سے ہٹ کر عمل کریں گے تو وہ عمل برباد ہوگا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ (پ ۲۶ ع ۸)

اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ کی اور فرماں برداری کرو رسولؐ کی۔ اور نہ برباد کرو اپنے عملوں کو۔"

یعنی جو عمل سنت کے مطابق نہ ہوں گے وہ عمل برباد ہو جائیں گے۔ تو سارے قرآن پر سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ عمل خدا کے نزدیک درست اور موجب اجر و ثواب ہو۔ ایسے ہی نماز بھی بالکل ___ ہوبہو ___ حضورؐ کی نماز کے مطابق ہوگی تو میزان میں رکھی جائے گی۔ اور ثواب کا باعث بنے گی۔ ہم ذیل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز پیش کرتے ہیں۔ سب عورتوں اور مردوں کو چاہیئے کہ وہ ہوبہو ___ حضورؐ کی نماز کے مطابق ہی نماز پڑھا کریں۔ اور حضورؐ نے فرمایا بھی ہے ___ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔ (بخاری شریف)

پڑھو نماز ٹھیک اس طرح جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے"۔ یعنی نماز ہوبہو میری طرح پڑھو"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

حضرت ابی حمید ساعدیؓ نے دس صحابہؓ کے درمیان کہا۔ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

قَالُوْا فَاعْرِضْ۔ صحابہؓ نے کہا۔ پس بیان کر (حضورؐ کی نماز)

قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ۔

کہا ابوحمیدؓ نے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے طرف نماز کے، اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے ان کو اپنے مونڈھوں کے۔

ثُمَّ یُکَبِّرُ۔ پھر تکبیر کہتے۔ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ)

ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ۔ پھر قرآن پڑھتے (یعنی سورۃ فاتحہ اور، اور سورتیں) پھر تکبیر کہتے۔ وَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے۔) حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے۔

ثُمَّ یَرْکَعُ۔ وَ یَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ۔ پھر رکوع کرتے۔ اور رکھتے دونوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر۔

ثُمَّ یَعْتَدِلُ۔ پھر سیدھی کرتے کمر۔ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے (یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے)۔

ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهُ۔ پھر اٹھاتے سر اپنا (رکوع سے) فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ پھر کہتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ۔ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ۔ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے (یعنی رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرتے) حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ مُعْتَدِلًا۔ یہاں تک کہ ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر کرتے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے۔ (یعنی قومہ میں اطمینان سے کھڑے ہوتے۔)

ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ۔ ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا۔ پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لئے۔ فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ عَنْ جَنْبَیْهِ۔ پس دور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں اپنے سے۔ وَ یَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ۔ اور کھولتے انگلیاں پاؤں اپنے کی (کہ سر انگلیوں کے قبلہ کی طرف ہوتے)

ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهُ۔ پھر (سجدے سے) اٹھاتے سر اپنا۔ وَ یَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا۔ اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھاتے پاؤں کو) پس بیٹھتے اس پر)۔

ثُمَّ یَعْتَدِلُ۔ پھر سیدھے ہوتے۔ حَتّٰی یَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ۔ یہاں تک کہ پھرتی ہر ہڈی طرف اپنے ٹھکانے کے۔ مُعْتَدِلًا۔ درحالیکہ برابر ہوتی۔ (یعنی جلسہ بڑے آرام اور اطمینان سے ادا کرتے)

ثُمَّ یَسْجُدُ۔ پھر سجدہ کرتے۔ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ یَرْفَعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے (سجدے سے) وَ یَثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی۔ اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھاتے) اور بیٹھتے اوپر اس کے (یعنی جلسہ استراحت کرتے)۔ ثُمَّ یَعْتَدِلُ۔ پھر اعتدال کرتے (یعنی ٹھہرتے خاطر جمعی سے)

حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِهٖ۔ یہاں تک کہ پھر آتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر۔

ثُمَّ یَنْهَضُ۔ پھر کھڑے ہوتے۔ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ پھر کرتے دوسری رکعت میں اسی طرح۔ (یعنی سوائے دعائے افتتاح اور تعوذ کے۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھتے)۔

ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر (یعنی تشہد کے بعد) اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک جیسے کہ تکبیر کہتے تھے۔ نزدیک شروع کرنے نماز کے۔ (یعنی دو رکعت پڑھ کر جب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے۔)

ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰالِكَ فِیْ بَقِیَّةِ صَلٰوتِهٖ۔ پھر کرتے اسی طرح اپنی باقی نماز میں۔

حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِیْ فِیْهَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَ قَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ یہاں تک کہ ہوتا وہ سجدہ جس کے پیچھے سلام ہے (یعنی اخیر رکعت کا دوسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ جس کے بعد التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں، نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کولہے پر اوپر بائیں جانب اپنی کے۔ پھر سلام پھیرتے۔

قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔ دس صحابہؓ نے کہا۔ تو نے سچ کہا۔ اسی طرح پڑھتے تھے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم "(مشکوٰۃ شریف بحوالہ ابوداؤد۔ دارمی)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ابی حمید کی حدیث میں یہ بھی ہے۔ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِى السَّبَّابَةَ۔ (پھر آخری رکعت کے قعدے میں) رکھا اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور اشارہ کیا اپنی انگلی کے ساتھ، یعنی سبابہ کے۔"

رسولِ رحمت کی نماز کا یہ طریقہ دل پر نقش کرلیں!

اس نقش میں عمل کا رنگ یوں بھریں!

۱۔ سنوار کر وضو کرکے قبلہ رُخ کھڑے ہوں اور دل میں نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہیں۔

۲۔ پھر دعائے افتتاح اور سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ اور کوئی اور سورۃ ساتھ ملائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائیں (رفع الیدین کریں) اور رکوع میں آجائیں۔ اللہ اکبر کہیں۔

۴۔ رکوع میں دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھیں۔

۵۔ رکوع میں کمر سیدھی رکھیں۔

۶۔ رکوع میں نہ تو سر کو جھکائیں اور نہ بلند رکھیں۔ اس طرح کمر سیدھی ہو جائے گی۔

۷۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور کہیں۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائیں (یعنی رفع الیدین کریں)۔

۸۔ رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ کمر بالکل سیدھی کریں۔ اور کچھ وقت کھڑے رہیں۔ قومہ میں۔ اور یہ پڑھیں۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

۹۔ آرام سے قومہ کرنے کے بعد پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں آجائیں۔

۱۰۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھیں۔

۱۱۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیاں کھولتے ہوئے سر ان کے قبلہ کی طرف رکھیں۔

۱۲۔ بڑے آرام اور اطمینان سے سجدہ کرکے پھر سر اٹھائیں اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ سیدھے بیٹھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر آجائے۔ اس جگہ بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ یہاں یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ اور مجھے ہدایت دے۔ اور مجھے عافیت دے۔ اور مجھے رزق (حلال) عطا کر۔ (مشکوٰۃ)

۱۳۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے سے اٹھیں۔ اور بائیں پاؤں کو موڑ کر یعنی بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ یہاں بیٹھنا جلسۂ استراحت کہلاتا ہے۔ ایسے آرام سے بیٹھیں کہ ہر ہڈی اپنے موضع پر آجائے۔ پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

۱۴۔ اگر چار یا تین رکعت والی نماز ہو تو دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرکے جلسۂ استراحت کے بعد جب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو دونوں ہاتھ اٹھائیں یعنی رفع یدین کریں۔

۱۵۔ جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو بالکل پہلی رکعت کی طرح یہ رکعت بھی پڑھیں۔ البتہ دعائے افتتاح اور تعوذ نہ پڑھیں کہ یہ پہلی رکعت میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۃ فاتحہ شروع کر دیں۔

۱۶۔ جب آپ آخری رکعت کے لئے بیٹھیں جس میں سلام پھیرا جاتا ہے تو اپنا بایاں پاؤں نکال کر کولہے پر بیٹھیں۔ اسے تورک کہتے ہیں۔ پھر سب کچھ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

۱۷۔ اس آخری رکعت میں جب آپ التحیات پڑھیں۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْھَدُ کہتے وقت انگشتِ شہادت کو اٹھائیں۔ یہ شیطان کو نیزہ لگتا ہے۔ اور حضورؐ کی سنت ہے۔

یہ ہے مسنون نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ آپ نے اوپر پڑھ لیا ہے۔ اس طریقۂ نماز کی دس صحابہؓ نے تصدیق کی اور کہا۔ اے ابی حمید ساعدی! تو نے سچ کہا۔ بے شک حضورؐ اسی طرح ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ کَانَ یُصَلِّیْ میں استمرار پایا جاتا ہے۔ یعنی حضورؐ ہمیشہ ہمیشہ اسی طرح ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔

پس اسی طرح نماز پڑھنا امت پر فرض ہے۔ یہ کسی فرقے کی نماز نہیں ہے۔ کسی امتی کی بنائی یا بتائی ہوئی نماز نہیں ہے بلکہ یہ اس رسولؐ ــــ رحمت للعالمین، خاتم النبیین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین، سیدالکونین، سیدالثقلین، سید ولدِ آدم، حبیب خدا، اشرفِ انبیاء، شافعِ روزِ جزا، صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کا نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ جو امت کے لئے نیکی کا معیار ہیں۔ کسوٹی ہیں۔ اسوۂ حسنہ ہیں۔

جس عمل پر مہرِ محمدی ہوگی۔ وہ عمل قبول ہوگا۔ جو سنت کے مطابق نہ ہوگا، اس کی قبولیت کی کوئی امید نہیں۔

ع

خلافِ پیغمبرؐ کسے راہ گزید!
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھ کے دکھانے والے سرِ راہِ مرسلاںؐ

وہ محمد مصطفیٰؐ ، ختمِ رسل ، فخرِ رسل
دونوں عالم کا شرف ، دونوں جہاں کی عزت

جنبشِ لب ہے کہ ہے موجۂ آبِ حیواں
خندۂ لب ہے کہ ہے خندۂ صبحِ عشرت

اس طرح لبِ نازک میں ہے تبسم پنہاں
جیسے آغوش میں غنچہ کی چھپی ہو نکہت

انبیاء بیٹھیں ترے آگے دو زانو ہوکر
محفلِ قدس تری ذات سے والا رتبت

تیری خوشنودیٔ خاطر ہے رضامندیٔ حق
اور رضامندیٔ حق تیری کتاب و سنت

تختۂ خلدِ بریں تیری گلی کا رستہ
زینتِ ہشت فلک اِک ترے گھر کی زینت

تری تعریف بہارِ چمن ، عیش و نشاط
روح کو اس سے طراوت تو دلوں کو نزہت

خود بخود غنچۂ دل ہنسنے لگا کھلنے لگا
سانس چلتی ہے کہ چلتی ہے نسیمِ جنت

(وفا رامپوری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ فرض ہے

جس طرح نماز فرض ہے۔ اسی طرح روزہ بھی فرض ہے۔ اس کا منکر کافر اور تارک سخت گنہگار ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ (پ۲)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! فرض کیا گیا ہے تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر " تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (روزے) کئی دن گنتی کے ہیں۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو۔ تو لازم ہیں اتنے (چھوڑے ہوئے) روزے اور دنوں سے "

نوٹ:۔ اس آیت سے رمضان کے روزے فرض ثابت ہوتے ہیں۔ جس طرح پہلی امتوں پر فرض تھے۔ واضح ہو کہ رمضان شریف کے روزہ کا تارک مرتکب گناہِ کبیرہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ پس بغیر عذر شرعی کسی مسلمان کو روزہ ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ بیمار ہو یا مسافر، جو کوئی سفر یا مرض کے باعث روزہ نہ رکھ سکے تو اس کو اجازت ہے کہ مقیم اور صحت یاب ہو کر جتنے روزے چھوٹے تھے، اتنے دنوں کے روزے رکھ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور تاکید کے بارے میں اور ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ۲)

(ترجمہ) رمضان کا مہینہ (ہی) ہے۔ جس میں قرآن اترا ہے۔ جو لوگوں کو راہ دکھانے والا، ہدایت کی واضح نشانیاں اور (زندہ) معجزہ ہے۔ پھر جو کوئی تم میں سے رمضان کے مہینے کو پائے۔ تو وہ سارا مہینہ روزے رکھے۔ اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو۔ وہ (بحالت مرض یا سفر روزہ نہ رکھے۔ اور چھوڑے ہوئے روزوں کو) گن کر (سوائے رمضان کے) اور دنوں میں رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور نہیں چاہتا تم پر سختی۔ تاکہ تم (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کو بہت بزرگی سے یاد کرو۔ کہ اس نے تم کو (اسلام کا) راستہ دکھایا اور تاکہ تم (اس طرح اللہ کا) شکر کرو۔" (پ۲)

نوٹ۔ اس آیت مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ رمضان المبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے برکت والے مہینہ میں قرآن کا نزول ہوا ہے۔ یکبارگی لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کے بیت العزت میں اترا ہے۔ اور پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا حالات کے مطابق تیئس سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی صورت میں نازل ہوکر دنیا والوں کو ملا ہے تیرہ برس مکہ میں اور دس برس مدینہ میں اترتا رہا۔

یہ قرآن کیا ہے؟ ہدایت کی واضح آیات مہرِ نیمروز سے زیادہ روشن نشانیاں اور لازوال معجزہ ہے۔ اور پھر فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ کے حکم سے رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنے فرض ثابت ہوتے ہیں۔ بالکل جس طرح نماز، زکوٰۃ اور حج فرض ہے۔ اسی طرح روزہ رمضان بھی فرض ہے۔

یاد رہے۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ توحید و رسالت کی شہادت صدق دل کے ساتھ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ جس طرح دیگر ارکانِ اربعہ کے بغیر مسلمانی لاشے ہے۔ اسی طرح روزہ کے فقدان سے اسلام جواب دے جاتا ہے۔ اگر ترکِ نماز سے عمادِ دین گر پڑتا ہے تو روزہ کے دانستہ چھوڑنے پر بھی دین کی چار دیواری دھڑام سے زمین بوس ہو جاتی ہے۔ پس ہر عورت (مرد) کو روزوں کی سخت پابندی کرنی چاہیئے۔

روزوں سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے (فرضیت کا اعتقاد کر کے) اور (محض) طلبِ ثواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے۔ تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور طلب ثواب کی غرض سے (یعنی قیام رمضان کیا) تو (بھی) اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا لیلۃ القدر کو ایمان سے (کہ واقعی یہ رات ہزار مہینے سے بہتر ہے) اور ثواب کی نیت سے تو اس کی سابقہ خطائیں مٹا دی جائیں گی"۔ (بخاری مسلم)

نوٹ :۔ جو کوئی رمضان کا روزہ صرف اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر، اس سے ڈر کر، اجر آخرت کے لئے رکھے گا۔ اور رمضان میں قیام کرے گا۔ یعنی خلوص و تقویٰ سے تراویح پڑھے گا۔ قرآن کی تلاوت اور ذکر کرے گا۔ اور اسی طرح رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں خاص طور پر قیام کرے گا۔ شب قدر کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے ان راتوں کو زندہ کرے گا۔ تو اس کی زندگی کے تمام گناہ سوائے حقوق العباد کے مٹا دیئے جائیں گے۔ زہے نصیب جس عورت (مرد) کو یہ سعادت نصیب ہو۔

ترکِ روزہ پر تخویف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (عورت مرد) ماہِ رمضان کا ایک روزہ بلا عذر شرعی چھوڑ دے۔ اگر تمام عمر (نافلہ) روزے رکھے۔ تو اس کے گناہ کی تلافی نہیں ہوگی۔ (بخاری شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان المبارک کا روزہ بغیر عذر شرعی ترک کرنے والا کافر اور حلال الدم ہے۔ (ابو یعلی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص روزہ رکھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان بوجھ کر (بلا وجہ) توڑے گا تو اس کو جہنم میں معلق لٹکایا جائیگا۔ اس کی باچھیں چیری جائیں گی۔ اور وہ کتے کی مانند چیخے گا۔"

(صحیح ابن خزیمہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں پر رمضان سے بہتر اور منافقوں پر اس سے بدتر کوئی مہینہ نہیں آیا۔"

(صحیح ابن خزیمہ)

پس تمام عورتوں (اور مردوں) کو رمضان المبارک کے روزے بڑے شوق، خلوص اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی نیت سے رکھنے چاہئیں۔

زکوٰۃ کی فرضیّت

نماز اور روزہ کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی اپنی ملکیت کی زکوٰۃ دینی فرض ہے۔ جو کچھ عورتوں کو ان کے میکے گھر سے ملا ہے۔ سونا یا چاندی۔ یا خاوندوں نے ان کو دیا ہے۔ یا مہر ملا ہے۔ ان کی زکوٰۃ عورتوں کو ادا کرنا فرض ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ زناں اپنے مال کی زکوٰۃ نکالا کرو۔ اگرچہ اپنے زیور سے ہو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم (زیور کی زکوٰۃ نہ دینے کے سبب) اکثر دوزخی ہوگی۔"

(ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنگنوں کی زکوٰۃ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ اور بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن موٹے موٹے سونے کے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھ کر) فرمایا۔ کیا تم اس کی (یعنی سونے کی) زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ بولی۔ نہیں! آپ نے فرمایا۔ کیا تجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ قیامت کے دن تجھ کو دو کنگن آگ کے پہنائے؟ (یہ سن کر) اس نے کنگنوں کو اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈال دیا۔ اور کہا۔ ھُمَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ۔ یہ کنگن اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہیں۔ (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ جو سونا استعمال میں ہو۔ اس کی بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ بعض کہتے ہیں کہ جو سونا پڑا رہے اس کی زکوٰۃ دینی آتی ہے۔ جو استعمال میں ہو۔ اس کی زکوٰۃ دینی نہیں آتی۔ یہ بات غلط ہے۔ جو پڑا رہے۔ اس کی زکوٰۃ بھی دینی چاہیئے۔ جو استعمال میں ہو۔ اس کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی چاہیئے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے سونے کا نصاب کتنا ہے۔ چاندی کا کتنا ہے اور زکوٰۃ کتنی دینی چاہیئے۔ سونے چاندی کے سوا زکوٰۃ اور کن کن چیزوں پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ نفلی صدقات اور عام خیرات کے بے شمار مسائل پر ہماری کتاب "انوارالزکوٰۃ" ملاحظہ فرمائیں۔ یہ کتاب آپ کے ایمان کی کھیتی کو سیراب کر دے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج فرض ہے

حج بھی اسلام کی پانچویں بنیاد ہے۔ حج کی شرطیں پوری ہونے پر جو عورت مرد حج نہ کرے گا۔ اس کی موت کو حدیث شریف میں یہودی یا نصرانی کی موت سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ حج کی پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے اور بے شمار مسائل حج جاننے کے لئے ہماری کتاب "حج مسنون" مطالعہ فرمائیں۔ یہ کتاب پاک و ہند میں بڑی مقبول اور معروف ہے۔ اس کی ہر ہر سطر کتاب و سنت کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہی ہے۔ کتاب ہذا کی تنگ دامنی کے باعث ہم نے زکوٰۃ اور حج کے متعلق دونوں مذکورہ کتابوں کے پڑھنے کے لئے گزارش کی ہے۔

حسنِ مجروح

کوئی غیرت مند باپ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی بدمعاش اس کی جوان بیٹی کی طرف گھورے۔ اور نہ ہی کوئی غیور خاوند یہ گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی غنڈہ اس کی بیوی کو نظر بد سے دیکھے۔ لیکن عقل مستور نسوانی پیکر کو عریاں دیکھنے پر تلی بیٹھی ہے۔ عریانی اور بے حیائی آجکل فیشن میں داخل ہے۔ اس فیشن کو اپنانے والی عورت ماڈرن خاتون کہلاتی ہے۔ اور ماڈرن ہونے کے شوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سماعت قرآن اور حدیث کی آواز سننے سے مرض و قرے دوچار ہے ؎

آئی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عورت ایک انتہائی خوبصورت اور نازک آبگینہ ہے۔ حسن کے شاہکار، اس آبگینہ کی جتنی بھی حفاظت کی جائے۔ اور جس قدر اس تاباں اور درخشندہ ہیرے کو عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا جائے۔ چوروں، ڈاکوؤں، حاسدوں، رقیبوں اور نظر بازوں سے بچایا جائے۔ اس حورونش کو چراغ خانہ بنایا جائے۔ اتنے ہی ان خورشید خدوں کی فطرت کے آفتاب اور پاکیزہ قدروں کے ماہتاب آپ کے معاشرہ کی دنیا کو خوشنودیٔ حق تعالیٰ، خیر و برکت اور تقویٰ کے نور سے بھر دیں گے۔ اور عورت کی حقیقی عزت، حرمت، عصمت اور آبرو کی لیلائیں مبارک بادی کے محملوں میں بیٹھ کر آپ کے دروازوں پر دستک دیں گی۔

لیکن افسوس! عورت اس دور میں اس قدر ذلیل و رسوا ہے کہ اسے نمودِ حسن کے نشہ میں اتنا پتہ نہیں رہا کہ وہ کس طرح ذلیل اور رسوا ہو رہی ہے۔ شاطر اور ہوسِ زر کے غلام دکاندار اسلام کی پیروی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یورپ کی تقلید میں اپنی دکانوں پر خوبصورت لڑکیاں ملازم رکھتے ہیں۔ جو گاہکوں کو مال دکھاتی، قیمت بتاتی اور فروخت کرتی ہیں۔ جس دکان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی لڑکیاں سیلزمین کا کام کرتی ہیں۔ وہاں خریداروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ آہ! دکان کا مال بیچنے کے ساتھ لڑکیوں کے حسن و جمال، حرکات و سکنات اور اشاروں کنایوں کو بھی بیچا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر عورت کی اور کیا تذلیل ہو سکتی ہے۔

دفاتر میں بھی مردوں کے ساتھ عورتیں ملازمت کرتی ہیں۔ وہاں بھی "مروارید" اور "خرمہروں" کا خلا ملا عورت کی عزت و عصمت کے لئے زبوں ہے۔

بے شمار عورتیں شاپنگ کے لئے دکانوں پر جاتی ہیں۔ اور دکانداروں کی نظروں کے تیروں سے چہرے زخمی کراکر لوٹتی ہیں۔ اور ماڈرن ہونے کے نشہ میں نہیں سمجھتیں کہ ان کی عزت و عصمت کا چاند گہنا گیا ہے۔ بعض نوجوان غیر شعوری طور پر اپنی بنی سنوری رفیقۂ حیات کو ساتھ لے کر بازاروں میں گھومتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسے کتنی خوبصورت بیوی عطا کی ہے۔ حالانکہ عقل و شعور کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس ہیرے کی کنی کو ڈبیہ میں بند رکھتا۔ تاکہ شیطانی نظروں سے محفوظ رہتی اور خاوند کی غیرت کا سندس بھی چاک نہ ہوتا۔

پورے میک اَپ کے ساتھ بے پردہ عورتیں گلیوں، بازاروں شاہراہوں، گزرگاہوں، کلبوں، محفلوں اور سوسائٹیوں میں محو خرام ہوتی ہیں۔ لاکھوں شہوانی نگاہوں کے کروڑوں تیر ان ماہ وشوں کے چہروں اور جسم کے دوسرے بے حجاب حصوں کو زخمی کرتے ہیں۔ اور حسنِ مجروح کی یہ لیلائیں جب گھر آتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نہیں سمجھتیں کہ وہ "لہولہان" ہو کر لوٹی ہیں۔ چیچک کے داغ تو چہروں پر نظر آتے ہیں۔ لیکن بُری نظروں کے تیروں کے زخم اور جسم سے بہتا ہُوا خون ان کو نظر نہیں آتا ہے۔ جنہیں خوف خدا لرزہ براندام رکھتا ہو ور ان کی نظر قرآن اور ارشاداتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔ ان کو ضرور نظر آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا ہے۔ لیکن وہ بجائے قوام ہونے کے عورتوں کے حضور ریشہ خطمی بن گئے ہیں اور انہوں نے عورتوں کو کھلی چھٹی دے دی ہے۔ اللہ غریقِ رحمت کرے اکبر الٰہ آبادی نے کتنی حق بات کہی ہے ؎

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے بیبیو پردہ وہ کیا ہُوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا!

فلم انڈسٹری میں عورت کی ذلت کی حد ہو گئی ہے۔ میک اَپ میں کوئی کسر چھوڑے بغیر بن سنور کر، پیشانی کے چاند، مخمور آنکھوں کے نشا، گالوں کی صبحِ درخشاں، سینے کے ابھار، اداؤں کے مہ پاروں، حرکاتِ اعضاء کی مہ وشوں، آواز کے سحر اور رقص کی قیامت قامتی کے، عورت ہی تماشائیوں سے سودے کرتی ہے۔ اگر حیا، شرم، عفت اور عصمت کوئی شے ہے تو کیا فلمی دنیا، ریڈیو اور ٹی۔ وی کے اداروں سے ان کا جنازہ نہیں نکل گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے اقتدار سنبھالتے ہی یہ اسلام نواز جملہ زبان سے ارشاد فرمایا۔ چادر اور چار دیواری ۔۔ لیکن اس جملہ کی صدائے بازگشت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ہماری واجب الاحترام بہن (مسز ضیاء) صاحبہ نے چادر اور چار دیواری کے تصور کو گلدستہ طاقِ نسیاں بنا دیا۔ اور چراغِ خانہ کے بجائے شمع انجمن بن گئیں۔ اب چادر اور چار دیواری کا یہ عالم ہے کہ صدرِ مملکت کے سامنے ملک میں بے حجابی اور بے پردگی اور بے حیائی کا سیلاب آیا ہوا ہے اور خود مہر بہ لب ہیں۔ اور علامہ اقبالؒ فرما رہے ہیں ؎

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو روسیاہی

اخباروں اور رسالوں والے بھی خوب صورت عورتوں کی مختلف پوزوں میں تصویریں چھاپ کر ان کے بالوں کے سنبل و ریحان، آنکھوں کے رس اور نگاہوں کی برق اور دیگر جاذبِ نظر عریاں اعضاء کی نمود بیچتے ہیں تاکہ اخبار و رسائل کی اشاعت بڑھے۔ اگر "اخبار جہاں" میں فرشتوں کو مائل کر لینے والی عورتوں کی تصویریں نہ ہوں تو اس کی اتنی اشاعت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ افسوس عورتیں کئی بے معنی باتوں پر تو جلوس نکالتی رہتی ہیں۔ لیکن جلوس نکالنا تو درکنار، وہ اس بات پر ٹس سے مس نہیں ہوتیں کہ وہ کس طرح بے شمار طریقوں سے ذلیل و رسوا ہو رہی ہیں۔ اور اس نمود، بے حجابی، بے پردگی اور ذکور واناث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلا ملا کو اپنی عزت ، وقار اور شان سمجھتی ہیں ۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ
(مشکوٰۃ)

حیا ایمان سے ہے ۔ جب حیا اور شرم نہ رہے ۔ تو ایمان معوج ، مفلوج اور مردہ ہو جاتا ہے ۔ اور پھر بے حیا ہر وہ بات کر گزرتا ہے جو ایمان کے منافی ہوتی ہے ۔ دنیائے حیاء کے فرماں روا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ بِمَا شِئْتَ ۔ جب تجھ میں حیا نہ رہے ۔ تو پھر جو چاہے کر ۔" (مشکوٰۃ)

یعنی بے حیا باش ہرچہ خواہی کن ۔۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص میں حیا نہ رہے ۔ پھر اس کو کھلی چھٹی مل جاتی ہے ۔ وہ جو چاہے کرتا پھرے ۔ ہر وہ عورت اور مرد جس کا اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے پر ایمان ہے ۔ اور قرآن مجید کو خدا کا کلام ، وحی الٰہی مانتا ہے ۔ اور سید ولد آدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا برحق رسول تسلیم کرتا ہے ۔ اس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور رسولِ امین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادات کے پھولوں کا ہار زیبِ گلوئے ایمان کر لینا چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد سماعت فرمائیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہوتا ہے۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بہت پیارا ہو جاؤں اس کے نزدیک اس کے باپ سے اور اس کی اولاد سے اور تمام لوگوں سے۔" (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال پر عمل کرنے کے لئے ہر آڑے آنے والی چیز کو ٹھکرا دینا چاہیئے۔ امتثالِ اوامر میں اگر والدین، اولاد، تمام جہان، دنیا و مافیہا روک بنیں تو سب کو تج دیں۔ گردِ راہ بناکر فرمانِ خیرالورٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے آبِ حیات کو نوشِ جان کرکے حیاتِ جاودان پالیں۔ یہ مطلب ہے حضورؐ کو ہر چیز سے بڑھ کر پیارا جاننا اور ماننا۔ احب الیہ کی مینا سے زلالِ جانفزا پی کر خیابانِ ارم میں محوِ خرام ہونا۔

زبانِ وحی بیان سے حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

تم میں کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ ہو جائے خواہش اس کی تابع اس چیز کے جو میں لایا ہوں۔" (مشکوٰۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے کیا لائے ہیں؟
قرآن اور اس پر اپنا عمل لائے ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ جب تک مسلمان اپنی خواہش کو کتاب و سنت کے تابع نہ کر دیگا۔ وہ نہ ایمان دار ہے نہ مسلمان۔ پس عورتوں کو اپنی تمام خواہشات فرمانِ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے تابع کر دینی چاہئیں۔ یعنی خواہش حدیث اور سنت پر غالب نہ آنے پائے۔ بلکہ ارشادِ مصطفوی کے نور کے سامنے وہ تاریکی مٹ جائے۔ اور حضور کے ارشاد کے سامنے اپنی خواہش مٹانے والی عورت سراپا نور بن جائے گی۔ کہ اس کے حسن کو دیکھ کر حورانِ جنت رشک کریں گی۔

حیاء کا تقاضا

اب جب عورتیں آرائش جمال کے ساتھ بن سنور کر، میک اپ کے نشہ میں چور ہوکر، بے پردہ، گلیوں، بازاروں، شاہراہوں، کلبوں، مینا بازاروں، سوسائٹیوں اور محفلوں میں آئیں جائیں۔ تبرج جاہلیہ کی راہ پر گامزن ہوں۔ طبلہ، سرنگی، ستار بجائیں۔ گائیں اور ناچیں، اور لوگوں کو دعوتِ نظارہ دیں۔ ذرا ضمیر سے پوچھ کر بتائیں۔ کہ کیا پیراہن حیاء تار تار نہیں ہو جائے گا۔ شرم کے خرمن کو آگ نہ لگ جائے گی۔

اوپر آپ پڑھ آئے ہیں۔ ایک حدیث کا ترجمہ۔ "بے حیاء باش ہرچہ خواہی کن"۔ پھر بے حیائی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں، اس کا کیا حشر ہوگا؟ آخر ایک دن اس جہانِ آب و گِل کو چھوڑنا ہے۔ اور اسلام کے عقیدے کے مطابق آخرت میں اللہ کے سامنے جانا ہے۔ پھر بے حیاء لوگ اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے ؎

عیش منزل ہے غریبانِ محبت پہ حرام
سب مسافر ہیں بظاہر نظر آتے ہیں مقیم (اقبالؒ)

حیاء کی تائید و تاکید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں:۔

الحیاء من الایمان والایمان فی الجنة والبذا من الجفاء والجفاء فی النار۔ (مشکوٰۃ)

شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان دخولِ جنت کا باعث ہے۔ اور بے حیائی جفا ہے اور جفا دخولِ دوزخ کا باعث ہے۔"

شرم و حیا کے متعلق یہ ارشادِ نبویؐ صرف ان مردوں اور عورتوں کے لئے مفید اور کارگر ہو سکتا ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور فرمان کو دنیا و مافیہا سے بڑھ کر پیارا اور محبوب جانتے ہیں۔ جو نطقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ہر روک و رکاوٹ کو پائے استحقار سے ٹھکرانا تقاضائے ایمان سمجھتے ہوں۔ اور استردادِ مانع کے بعد عمل بالحدیث سے حظِّ ایمان پاتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حکم:-

اسلام میں بدنظری کو آنکھ کا زنا قرار دیا ہے۔ اس لئے آنکھوں کے متعلق قرآن نے خصوصی حکم دیا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ (پ۱۸ ع۱۰)

کہہ دیجئے ایمان والوں سے۔ کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اور اپنے ستر کی حفاظت کریں۔ ایسا کرنے میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔"

یاد رکھیں کہ نظر کا فتنہ بڑا مہلک اور خطرناک ہوتا ہے۔ جونہی کسی مہ جبیں پر نظر پڑی تو اس کا حسن و جمال دیو سرکش بن کر دیکھنے والے کے خون میں گردش کرنے لگتا ہے جو اس کو کسی صورت چین نہیں لینے دے گا۔ نہ صرف معمول زندگی ہی متاثر ہوگا بلکہ رات کی نیند بھی عنقا ہو جائے گی اور اسے کسی کروٹ چین نہ آئے گا۔ دل اڑے گا کہ پھر اس مہ جبیں کو دیکھے۔ اس سلسلہ میں اس کی آبرو اور عزت پر بھی حرف آئے گا۔ اور بدنامی بھی ہوگی۔ اور اگر بار بار کوچۂ محبوب میں پھیرے لگائے گا تو ہو سکتا ہے کہ جوتے بھی کھائے۔ یہ سب کارستانی بدنگاہی کی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نظر نیچی رکھ کر چلنے کا حکم دیا ہے تاکہ نہ نظر پڑے اور نہ فتنہ جاگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو حکم

مردوں کی طرح عورتوں کو بھی حکم دیا گیا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ۔ (پ۱۸ ع۱۰)

کہہ دیجئے ایمان والی عورتوں کو کہ نیچی رکھیں نظریں اپنی اور حفاظت کریں اپنے ستر کی۔ ایسا کرنے میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔

یعنی عورتیں اگر ضروری کام کے لئے باہر جائیں تو چادر اوڑھ کر جائیں اور نظریں نیچی رکھیں اور اپنے راستہ چلی جائیں۔ کیونکہ ضروری کام کے لئے عورت باہر جا سکتی ہے۔

یہ شریف لوگوں کی شریفانہ روش ہے کہ مرد بھی نیچی نگاہیں رکھ کر اپنی راہ پر چلے جائیں اور عورتیں بھی نیچی نگاہوں کے ساتھ اپنے راستہ پر چلی جائیں۔ اس طرح تاک جھانک نہ ہوگی اور نہ فتنہ اُٹھے گا اور بے حیائی کا سدّباب بھی ہو جائے گا۔

بے حیائی سے بچنے اور پاک دامنی کے بارے میں ارشادات خیر الوریٰ

بے حیائی اور بدکاری، پاک دامنی اور عصمت کی ضدیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن ضدوں کا قلع قمع کر دیا اور عفت اور پاک دامنی لوگوں کی ہڈیوں میں رچانے بسانے کے لئے بہت سے ارشادات کے موتی بکھیرے ہیں۔ مزکّیٔ عالم سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یا شباب قریش احفظوا فروجکم لا تزنوا الا من حفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرجه فله الجنة (حاکم، بیہقی)

اے قریش کے نوجوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا نہ کرو، خبردار! جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا، اس کے لئے جنت ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو پاک دامنی اور پرہیزگاری کی نصیحت فرمائی ہے۔ کیونکہ زیادہ نوجوانوں پر ہی شہوت غلبہ کرتی ہے۔ فرمایا۔ زنا سے بچو۔ جو زنا سے بچے گا اور ستر کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ ویسے یہ حکم تمام مردوں اور عورتوں کے لئے ہے۔

ایک نوجوان کو حضورؐ کی حکیمانہ نصیحت

ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے زنا کی اجازت دیں۔ صحابہؓ نے اس کو اس گستاخی پر ڈانٹا اور سخت بے زاری کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوان کو فرمایا۔ نزدیک آؤ۔ پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ تزکیہ کے نور سے عرب کو معمور کرنے والے، دانائے سُبل، ختم الرسلؐ، مولائے کُل۔ مزکیٔ عالم اکرم الاوّلین، اکرم الآخرین، سیّد ولد آدم، رسول ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان کو یوں مخاطب کیا۔ ارشاد فرمایا۔

نوجوان! کیا تم یہ کام (زنا، جس کی تم اجازت چاہتے ہو) اپنی ماں کے لئے پسند کرتے ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان : ہرگز نہیں اے اللہ کے رسولؐ !

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : دوسرے لوگ بھی یہ بُرائی اپنی ماں کے لئے پسند نہیں کرتے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : کیا زنا کو اپنی لڑکی کے لئے پسند کرتے ہو ؟

نوجوان : میں آپؐ پر قربان۔ نہیں یا رسولؐ اللہ !

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : دوسرے لوگ بھی زنا اپنی لڑکیوں کے لئے پسند نہیں کرتے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : کیا یہ کام تم اپنی بہنوں کے لئے پسند کرتے ہو ؟

نوجوان : ہرگز نہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ !

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : لوگ بھی یہ کام اپنی بہنوں کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : کیا یہ کام تم اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرتے ہو ؟

نوجوان : ہرگز نہیں یا رسولؐ اللہ !

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : دوسرے لوگ بھی یہ کام اپنی پھوپھی کے لئے پسند نہیں کرتے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم : بتاؤ۔ کیا یہ کام تم اپنی خالہ کے لئے اچھا سمجھتے ہو ؟

جوان : ہرگز نہیں یا رسولؐ اللہ !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم: دوسرے لوگ بھی زنا اپنی خالہ کے ساتھ پسند نہیں کرتے۔

اس کے بعد (یعنی زمین ہموار کرکے) اپنا برکتوں بھرا ہاتھ اس کے سر پہ رکھا اور یوں دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَ اَحْصِنْ فَرْجَہٗ۔

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کر دے اور اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما؛

راوی ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کی اس نصیحت اور دعا کا یہ اثر ہوا کہ اس جوان کو پھر کبھی زنا کا خیال تک نہ آیا۔ (مسند امام احمد)

قربان جایئں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، کتنی دانائی اور حکمت سے اس جوان کو نصیحت فرمائی۔ نہ مارا پیٹا، نہ ڈانٹا۔ نصیحت اور خیر خواہی کا ایسا انداز اختیار کیا کہ اس جوان کی کایا پلٹ گئی۔ قولِ بلیغ سے اس کی رگ رگ میں ہدایت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ آپ ہی کی ذاتِ مقدس کے لئے یہ وحی جلی نازل ہوئی۔ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَ یُزَکِّیْھِمْ۔ سکھاتا ہے (سربراہِ مرسلاں صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کتاب اور حکمت اور پاک کرتا ہے ان کو (شرک کی نجاست اور رذائل کی گندگی سے۔)

الحاصل کتاب و سنت یعنی اسلام نے عورت (اور مرد) کو پاک دامن، عفیف، پرہیزگار اور فواحش سے کنارہ کش رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے عورت اور مرد کی عزت اور تکریم بھی ہے۔ خود اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بھی، اس کے خاندان کے لئے اور سارے معاشرے کے لئے بھی۔ یورپ میں آوارگی کا سیلاب قوم کی اخلاقی دیواریں بہالے گیا ہے۔ فلاسفر اور اکابر قوم سوچ کے سمندر میں غرق ہیں کہ کیا کریں۔ کیا ہی اچھا کہا گیا ہے ؎

زندگی کیا لذّتِ عصیاں کی ناداں غور کر
برق رو دھارے پہ اک تنکا ہے جو بہ جائیگا
دیکھتے ہی دیکھتے لذّت فنا ہو جائے گی
اور عذاب اس کا ہمیشہ کے لئے رہ جائیگا

اخلاقی رذائل اور فواحش کا خونناب پینے والوں سے گزارش ہے ؎

زندگی کہتی ہے غافل میں فنا کا باب ہوں
چھیڑتے ہیں سازِ غم جس سے میں وہ مضراب ہوں
عافیت سے دور رکھتی ہوں اذیّت سے قریب
منتشر بادل کا سایہ ہوں پریشاں خواب ہوں

آبروئے نسواں کا تحفّظ

جس قدر اسلام نے عورت کی عصمت اور آبرو کو تحفّظ دیا ہے اور اس کی پاک دامنی اور عفّت کے احکام بیان کئے ہیں، کسی مذہب میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ از بسکہ عورت حسن و جمال کا شاہکار ہے اس لئے یہ مردوں کے لئے ایک فتنہ اور آزمائش بھی ہے۔ ایک ادائے مستانہ اس کے سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی ہے۔ یہ مقناطیس ہے جو آہنی مردوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ عورتیں جب بلا حجاب چلیں پھریں گی تو شعوری یا غیر شعوری طور پر دعوت نظارہ دیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ناممکن ہے کہ فتنہ نہ اُٹھے۔ عورتوں اور مردوں کو فتنہ اور اخلاقی بُرائی سے روکنے کے لئے اسلام نے احکام بیان کئے ہیں تاکہ ان کی پابندی کرکے مرد و زن دونوں پاکیزہ اور پرہیزگارانہ زندگی گزاریں۔

عورت پر تہمت لگانے کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (پ ۱۸ ع ۷)

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں۔ پھر چار گواہ (ثبوت میں) نہ لائیں تو ان کو اسی کوڑے مارو اور (آئندہ) ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ ایسے لوگ بدکار ہیں!

غور کریں۔ عورت کی عزت و عصمت کی کتنی اسلام نے حفاظت کی ہے کہ ان پر تہمت لگانے والوں کو اسی کوڑے کی سزا کا حکم دیا اور آئندہ ان کی شہادت ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرائی ہے۔

ستر ڈھانپنا فرض ہے

جسم کا وہ حصہ ستر کہلاتا ہے جس کا ڈھانپنا فرض ہے۔ دار قطنی میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما فوق الرکبتین من العورۃ والسفل من السرۃ من العورۃ۔ جو کچھ گھٹنے کے اوپر ہے وہ ستر ہے (جس کا چھپانا فرض ہے) اور جو کچھ ناف کے نیچے ہے وہ ستر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (جس کا چھپانا فرض ہے)

یعنی مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے۔ اس حصہ بدن کو کسی کے سامنے ننگا نہ کریں اور نہ یہ حصہ بدن کسی کا دیکھیں۔ یاد رکھیں کہ ران کو ننگا کرنا گناہ ہے اور کسی کی ران کو دیکھنا بھی گناہ ہے کہ ران کو دیکھنا ستر کو دیکھنا ہے۔

احکام القرآن میں حدیث ہے۔ ملعون من نظر الی سوءۃ اخیہ۔ وہ لعنتی ہے جو اپنے بھائی کے ستر کو دیکھے۔

ترمذی شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! کبھی برہنہ نہ ہوؤ کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (یعنی فرشتے) ہے جو کبھی تم سے علیحدہ نہیں ہوتا سوائے قضائے حاجت کے اور وقت مباشرت کے۔

ابن ماجہ میں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی کے پاس آئے۔ فلیستتر۔ تو اس وقت بھی اپنے ستر کو ڈھانپے اور بالکل گدھوں کے مانند ننگا نہ ہو جائے۔

عورت بھی ستر کو ڈھانپے

مردوں کا ستر تو ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے لیکن عورت کا ستر سوائے چہرے اور ہاتھوں کے تمام جسم ہے۔ سوائے خاوند کے تمام مردوں اور رشتہ داروں سے ستر کا چھپانا ضروری ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الجاریۃ اذا حاضت لم یصلح ان یری منہا الا وجہہا او یدہا الی المفصل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیئے سوائے چہرے کے اور ہاتھ کے کلائی کے جوڑ تک"۔

تفسیر ابن جریر میں ارشادِ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے لئے روا نہیں ہے کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے (اس کے کا مطلب سمجھانے کے لئے) آپؐ نے اپنی کلائی پر ہاتھ رکھا اس طرح کہ کلائی اور ہتھیلی کے درمیان ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔

معلوم ہوا کہ عورت کا سارا جسم ستر ہے سوائے چہرے اور ہتھیلی کے"۔ پس عورت سوائے خاوند کے اپنا ستر کسی مرد کے سامنے نہیں ظاہر کر سکتی۔ خواہ باپ ہو، بھائی ہو۔

رحمتِ عالمؐ کا حضرت اسماءؓ کو حکم

حضرت اسماءؓ بنت ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بار لباس باریک پہن کر آئیں۔ اس باریک لباس میں جسم اندر سے جھلکتا تھا۔ حضورؐ نے نظر پھیر لی اور فرمایا۔

یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه و کفه۔ (کتب حدیث)

اے اسماء! (سنو!) عورت جب بالغ ہو جائے تو درست نہیں کہ اس کے جسم سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے (یہ کہہ کر) آپؐ نے اشارہ کیا اپنے چہرے اور ہتھیلی کی طرف"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء کو باریک لباس میں دیکھ کر فوراً نظر پھیر لی۔ حالانکہ حضورؐ معصوم تھے۔ آپؐ کی آنکھوں کی پاکیزگی پر حورانِ جنت کی عصمت قربان۔ تو اسماء کو نصیحت کی (امت کو مسئلہ بتایا) عورت جب سنِ بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آنا چاہیئے۔ پس ہر وہ عورت جو حضورؐ کی رسالت پر ایمان رکھتی ہے اور آپؐ کی تعلیم کو ذریعہ نجات جانتی ہے اس کو حضرت مزکیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے جو حضورؐ نے اسماء کو فرمائی۔

ایمان کی چاپ

جو عورتیں باریک لباس پہن کر بلا حجاب بازاروں میں جاتی ہیں اور ان پر سب لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس سے دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔ ٹی۔ وی۔ پر گانے والیاں گاتی ہیں اور کروڑوں نگاہیں ان کے جسم کے ایک ایک حصہ پر پڑتی ہیں اور ان کی حرکتیں اور ادائیں دیکھنے والوں کے دل لبھاتی ہیں۔ سوچیئے کہ اس تماشاگاہِ عالم میں ہم کس حد تک مسلمان رہ گئے ہیں۔ اور حیا جو ایمان کا جز ہے کیا اس کی چاپ بھی ہمارے ایوانِ ایمان میں سنائی دیتی ہے؟ اور حکومت نے جو ایسی بے حیائی کے بیسیوں دریچے کھول رکھے ہیں اور وسی۔سی۔آر عام کرکے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو بے حیائی کا زہراب پلا رہی ہے، محشر کے روز اللہ کو کیا جواب دے گی؟

بلا اطلاع اچانک گھروں میں نہ آؤ

عورتوں کی آبرو، حرمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احترام کی بہت پاسداری کی گئی ہے کہ گھر کے آدمی بھی جب گھر آئیں تو شپاشپ اندر اچانک نہ آئیں۔ اطلاع دے کر سلام کر کے اندر آئیں تاکہ مستورات کو ایسے حال میں نہ دیکھیں جس میں مردوں کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ (پ ۱۸ ع ۱۴)

اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں، تو ان کو اس طرح اجازت لے کر گھر میں آنا چاہیئے جس طرح ان سے پہلے ان کے بڑے اجازت لے کر گھروں میں آتے تھے۔"

یعنی پہلے تو لڑکے بلا اجازت شپاشپ گھروں میں آتے تھے۔ اب جبکہ وہ سنِ رشد کو پہنچ گئے ہیں اور صنفی احساس ان میں پیدا ہوگیا ہے، اب ان کو چاہیئے کہ بلا استیذان گھروں میں نہ آیا کریں۔ تاکہ وہ عورتوں کو اس حالت میں نہ دیکھیں جس حالت میں مردوں کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔

عورتوں کی حرمت کا یہاں تک پاس ہے کہ غیر مردوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۔ (پ ۱۸ ع ۱۰)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک گھر والوں سے اجازت نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے لو۔ اور جب داخل ہونے لگو تو گھر والوں کو سلام کرو۔"
یہاں تک حکم دیا گیا ہے کہ کسی کے مکان میں جھانکو تک نہ۔ تاکہ عورتوں کی بے حرمتی نہ ہو۔ بخاری شریف میں ارشادِ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے مکان میں بلا اجازت جھانکے تو اہلِ خانہ کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

عورت کی عزت اور آبرو اللہ تعالیٰ کو اتنی عزیز ہے کہ مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تخلیہ میں عورت کے پاس نہ جائیں اور انہیں چھونے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ترمذی شریف میں رسول اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار يا رسول الله افرايت الحمو قال الحمو الموت۔

www.KitaboSunnat.com

عقبہ بن عامر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! عورتوں کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ دیور تو موت ہیں۔"

ترمذی شریف میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خاوندوں کی عدم موجودگی میں عورتوں کے پاس مت جاؤ۔ (سنو!)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان تم میں سے کسی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔"

صحیح مسلم میں ہے۔ لا یدخلن رجل بعد یومی ھذا علی مغیبة الا ومعه رجل او اثنان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن کے بعد کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کی عدم موجودگی میں نہ جائے جب تک اس کے ساتھ اس کے سوا ایک دو آدمی اور نہ ہوں۔

نسائی شریف میں ہے کہ چند عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے ان سے اقرار لیا کہ شرک نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ بہتان تراشی نہ کرنا اور رسول کی نافرمانی سے بچنا۔ جب اقرار ہوگیا تو ان عورتوں نے عرض کیا۔ حضورؐ! آگے آئیے۔ ہم آپ سے بیعت کریں (یعنی ہاتھ آگے کریں۔ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اقرار کریں) آپ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ زبانی اقرار ہی کافی ہے۔

غیر مرد کسی عورت کو نہ چھوئے

بارش کے قطروں، درختوں کے پتوں، سورج اور چاند کی کرنوں اور شعاعوں کی تعداد جتنا درود و سلام ہو آپ پر۔ آپ نے اپنے عمل سے کتنی پاکیزہ تعلیم دی امت کو کہ کوئی غیر مرد کسی عورت کو مس بھی نہ کرے۔ چھوئے بھی نہ۔

ملاحظہ: ہاں ڈاکٹر حکیم تشخیص کے لئے ضروری سمجھیں تو مریضہ کے جسم کو مس کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عورت کا اپریشن بھی کر سکتے ہیں۔ تشخیص کے لئے چہرہ وغیرہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی نیت کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ عورت کو کتنا پاکیزہ، مقدس اور عفت و عصمت کی چادر میں لپٹا ہُوا دیکھنا چاہتا ہے اور ان چیزوں کی حفاظت کے لئے اس نے احکام اور اصول قائم کر دیئے ہیں تاکہ عورتوں یا مردوں کی بے راہ روی کے باعث عورت کا تقدس متاثر نہ ہو اور نہ اس کی آبرو کی ردا داغ دار ہو۔

عورت کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے ارشاد فرمایا (جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں) کہ اگر کوئی مرد پاک دامن عورت پر بہتان لگائے۔ تو اگر وہ اس کے ثبوت میں چار گواہ نہ لائے تو اسے اسّی کوڑے مارے جائیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود الشہادۃ قرار پائے گا۔" دیکھیئے یہ عورت کی عزت وعصمت اور تقدس کی حفاظت کا کتنا بڑا سامان ہے کہ مرد جس کو قرآن میں عورت پر فضیلت اور درجہ حاصل ہے اور یہ ہے بھی قوام، جب اس نے بہتان تراشی کرکے عورت کی بے حرمتی کی تو اُسے کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا۔ اس کی SUPERMACY کا کچھ خیال نہیں کیا گیا۔

اور اگر کوئی جبراً اس کی آبرو ریزی (زنا) کرے تو ثبوت ملنے پر اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اور خلوت میں بیٹھی ہوئی تنہا عورت کے پاس کسی غیر مرد کو جانے کی اجازت نہیں خواہ وہ مرد فرشتہ خصلت اور بڑا پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بھی تو عورت کی عزّت و آبرو کی حفاظت ہی تو ہے۔ اگر مرد پہلی اتفاقی نظر کے بعد دوبارہ عورت کو دیکھے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی آنکھ کو زانی کہا گیا ہے۔ یہاں تک کہ عورت کے جسم کے کسی حصہ کو مَس کرنا اور چھونا بھی حرام ہے۔ عورت! سوچ ـــ اللہ تعالیٰ نے تیرے تقدس، آبرو اور عفت کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیئے کیا کچھ نہیں کیا۔ گویا تیرے وجود کے آبگینہ کو ہر طرح کی ٹھوکر سے محفوظ رکھا ہے اور اس پر پہرے بٹھائے ہیں۔

سبحان اللہ! عورت کی آواز بھی عورت ہے۔ یعنی چھپانے کے لائق ہے۔ مسجد میں جماعت کے اندر اگر امام بھول جائے تو اسے آگاہ کرنے کے لیئے مرد سبحان اللہ کہیں۔ امام سمجھ جائے گا کہ اس سے بھول ہو گئی ہے۔ اور اگر مرد لقمہ نہ دے سکیں تو عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سبحان اللہ نہ کہیں۔ یعنی آواز نہ نکالیں۔ وہ کیا کریں؟ تالی پیٹیں۔ دستک دیں۔ یعنی ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ امام کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ بھول گیا ہے۔ دیکھا! عورت کی آواز کی بھی حفاظت مطلوب ہے تاکہ عورت کی آواز کسی مرد کو لبھا نہ جائے اور پھر وہ اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔ جب کوئی مرد گھر آکر بلائے اور جواب دینے کے لیئے گھر پر کوئی موجود نہ ہو تو عورت کو حکم ہے کہ وہ اس کا جواب بلانے والے مرد کو میٹھی آواز سے نہ دے۔ لوچ دار آواز نہ نکالے تاکہ کوئی دل کا روگی بُری نیت نہ کر بیٹھے بلکہ معمولی سے سخت لہجے میں جواب دے (بداخلاقی نہ پائی جائے)۔ دیکھئے عورت کی آواز کی بھی حفاظت کی گئی ہے۔

الحاصل اللہ تعالیٰ نے اس ”کوہِ نور ہیرے“ کی حفاظت پر کڑے پہرے بٹھلائے ہیں۔ پس عورت اگر مسلمان ہے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہی زندہ رہنا چاہتی ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ اور رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کا آبِ حیات نوشِ جان کرنا چاہیئے۔ ساری زندگی کتاب و سنت کے نور میں گزارنی چاہیئے۔ کہ آخر اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا ہے اور جواب دینا ہے۔

اگر عورت ناک بھوں چڑھائے

اللہ تعالیٰ نے جو عورت کی عزت و حرمت اور عفت و عصمت کی حفاظت کی ہے، اگر عورت ہی ان تمام احکام و ارشادات پر عمل کرنے کے لئے ناک بھوں چڑھائے اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ پابندیوں کی پروا نہ کرے۔ گلیوں، کوچوں، بازاروں دکانوں، میلوں، جھمیلوں میں جاکر زینت و آرائش اور حسن و جمال کی نمود سے ہزاروں آنکھوں کو دعوتِ نظارہ دے۔ جن اعضاء کو اللہ تعالیٰ نے مستور رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں بے حجاب کرے تو وہ بحیثیت مسلمان عورت ہونے کے بتائے کہ اس کی ضمیر کی آواز کیا ہے۔ ؎

لرز گئیں ہیں شبستانِ وقت کی شمعیں
حرا سے نکلا ہے خورشید روشنی کے لیے

عورت کی ردائے عفت بے داغ ہے

اکیلی عورت کو سفر میں جانے کی اجازت نہیں ہے تاکہ کوئی برا آدمی اس کو بے آبرو نہ کر دے اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ عورت اپنے محرم کے ساتھ سفر کرے۔ یہاں تک کہ حج کے سفر کے لئے بھی اس کے ساتھ محرم کا ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں۔

لا تسافرن امرأة الّا مع ذی محرم۔ (مشکوٰۃ)

عورت حج کا سفر نہ کرے مگر ساتھ محرم کے"

یہ حدیث کتاب الحج میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت حج جیسا پاکیزہ اور مذہبی سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ معلوم ہوا کہ جو عورتیں بغیر محرم کے حج کو جاتی ہیں یا غلط محرم بنا کر جاتی ہیں وہ گنہگار ہوکر آتی ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں نیکی برباد گناہ لازم۔ مال بھی برباد۔ سفر میں آنے جانے کا گناہ بھی ہوا۔

غور کریں۔ عورت کی آبرو کی کتنی حفاظت کی گئی ہے کہ عورت اگر کسی سفر میں بھی جائے، حتیٰ کہ سفر حج میں جائے تو اس کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ضرور ہو اور محرم کے معنی ہیں کہ وہ شخص جس کے ساتھ نکاح ابدی طور پر حرام ہے۔ جیسے باپ۔ چچا۔ بھائی۔ ماموں۔ بھتیجا۔ بھانجا۔ اوّل تو عورت اپنے خاوند کے ساتھ سفر کرے۔ اگر خاوند نہ ہو تو محرم کے ساتھ سفر کرے بغیر محرم کے سفر کرنا فتنے سے خالی نہیں ہے اور فتنے سے بچنا ضروری ہے۔

عفت اور پاک دامنی جوہرِ نبوت ہے۔ عفت اور پاک دامنی وہ نورانی جوہر ہے جو نبوت کے تاج میں بھی جگمگاتا ہے۔ اور اس کے حسن کو چار چاند لگاتا ہے۔ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام پر فریفتہ ہوگئی اور ان کو بدی سے ملوث کرنے کی جان توڑ کوشش کی۔ مکر اور فریب سے ان کو ایک کمرے میں گھیر لیا اور کہا۔ ھَیْتَ لَکَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجاؤ۔ تم سے ہی کہتی ہوں"

حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔

کہا۔ یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ بچائے۔ وہ تو میرا مربی ہے۔ اس نے مجھ کو بہت اچھی طرح رکھا۔ ایسے حق فراموشوں کو فلاح نہیں ملتی"

آخر زلیخا نے اقرار کیا:۔

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ط

بے شک میں نے ہی اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی تھی۔ مگر یہ پاک رہا"

پھر اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی بیان کی۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۞ (یوسف)

اسی طرح (برہانِ ربّی سے ہوا) تاکہ ہم اس سے صغیرہ کبیرہ گناہ دور رکھیں۔ اس لئے کہ وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا"

اس سے معلوم ہوا کہ پاک دامنی اور عفت نبوت کی شان اور آن سے ہے اور نبی کی جان اور ایمان کا جُز ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پاک دامنی قرآن بیان کرتا ہے۔

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (حضرت یحیٰی علیہ السلام) پیشوا ہوں گے اور اپنے نفس کو بہت روکنے والے ہوں گے اور نبی صالح ہوں گے۔"

"نفس کے بہت روکنے والے" ان الفاظ سے عفت اور پاک دامنی کے چشمے اُبل رہے ہیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی قرآن بیان کرتا ہے۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (سورۃ تحریم)

اور مریم عمران کی بیٹی جس نے اپنے ستر کی حفاظت کی۔"

یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر بہتان لگایا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مریمؑ کی پاک دامنی بیان کی اور یہود کو مفتری اور جھوٹا کہا۔ (یہ بھی عیسائی دنیا پر اسلام کا احسان ہے کہ حضرت مریمؑ سے بہتان دور کیا اور اس کی عفت اور پاک دامنی بیان کی)۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا رُوْحَنَا۔ (سورۃ انبیاء)

اور مریمؑ نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔"

اس آیت میں حضرت مریمؑ کی پاک دامنی اور عفت بیان کی گئی ہے۔ سبحان اللہ! پھر اس عفیفہ کے بطن سے ایک پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جنم لیا اور بغیر باپ کے پیدا ہونے پر ماں اور بیٹا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی بن گئے۔

امہات المومنینؓ کی پاکیزگی بیان ہوتی ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ (پ ۲۲ ع ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اے گھر والو! (نبیؐ کی بیبیو!) تم سے آلودگی دور رکھے۔ اور تم کو (ہر طرح ظاہری اور باطنی طور پر) پاک رکھے۔"

مسلمان عورتوں کو غور کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو پاک دامنی، پرہیزگاری، عفت اور عصمت بڑی پسند ہے۔ جو عورتیں اللہ والی بننا چاہتی ہیں، اللہ کا قرب پسند کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی خوشی اور تحسین کے پھولوں سے دامن بھرنا چاہتی ہیں، وہ عفت اور عصمت کا لباس ہمیشہ زیب تن رکھیں، اپنے سراپا کی حفاظت کریں۔ پاکدامنی اور پرہیزگاری کا زلال پیتی رہیں۔ کہ ؎

پھولوں کی انجمن سے ستاروں کی بزم تک
موضوعِ گفتگو ہے تیری دل کشی کی بات

پردہ اور عورت

اس دور میں بہت سی خواتین، امراء، اغنیاء اور حکام کی بیگمات پردہ کی الرجک ہیں۔ (الاّ ماشاء اللہ) جونہی ان کے سامنے پردہ کا نام لیا گیا وہ گھبرا کے کہتی ہیں۔ ہیں! یہ کیا۔ اسلام اتنا تنگ نظر نہیں ہے کہ وہ عورت کو پردہ کی قید میں رکھے اور انہیں باہر کی ہوا نہ لگنے دے۔ یاد رہے کہ ہمیں ان خواتین شریف زادیوں کے نیک چلن، پاک دامن اور نیک ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہم اس خیال سے ان کے سامنے پردے کا مسئلہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مشکوک چال چلن کی عورتیں ہیں۔ ہرگز نہیں! بلکہ ہم پردہ کو خدا تعالیٰ کا حکم سمجھ کر ان کو سناتے ہیں جو حق تعالیٰ نے ان کے لئے فرمایا ہے۔ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی ان کو بتایا ہے۔ مثلاً نماز فرض ہے۔ یہ صرف گنہگاروں کے لئے ہی فرض نہیں ہے بلکہ نیکوں، پارساؤں، ولیوں تک کے لئے فرض ہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ارشاد ہوتا ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم کر اور خود بھی نماز کا پابند رہ۔

اسی طرح پردہ خدا کا حکم ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے (جو عورتوں، مردوں کا خالق، مالک، رازق، رب، دانا اور ان سب کا حاجت روا اور مشکل کشا ہے) عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے نازل فرمایا ہے۔ پردہ ملا کا بنایا ہوا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ملا نے بنا کر دین کے نام سے عورت پر ٹھونسا ہوتا تو عورت اس مسئلہ کو ملا کے منہ پر مار سکتی تھی۔ لیکن پردہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جسے اس نے عورت ذات پر جاری کیا ہے۔ اب عورت (جو اللہ کی لونڈی، عاجز باندی اور اس کے رحم و کرم پر سانس لے رہی ہے۔ مسلمان عورت کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔

سر تسلیم خم کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥ (پ۵ع۶)

پس قسم ہے تیرے رب کی یہ لوگ (جو مسلمان کہلاتے ہیں) ہرگز ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو، اس میں یہ لوگ تجھ سے تصفیہ کرائیں۔ پھر تمہارے تصفیہ سے دلوں میں تنگی نہ پائیں۔ اور پورے طور پر تسلیم کریں۔"

اس حکم خداوندی کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان اور مومن کہلاتے ہیں یہ ہرگز مسلمان اور ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی جھگڑوں اور نزاعوں میں تجھے حَکَم اور منصف نہ مانیں۔ پھر جو تو فیصلہ ان کو دے یہ اس فیصلے سے دل میں کچھ تنگی نہ پائیں اور بصد جان تیرے فیصلے کو مان لیں۔ یعنی تیرا حکم، ارشاد، فیصلہ سن کر اگر یہ لوگ بہ ہزار جان اسے قبول نہ کریں۔ دل میں ذرا بوجھ یا تنگی نہ پائیں، بلکہ تیرا حکم سن کر اُن کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑ جائے۔ روئیں روئیں میں خوشی کی لہر دوڑ جائے، ان کی جان میں جان آ جائے اور مان لیں تیرے حکم کو جیسا ماننے کا حق ہے۔ پھر تو ہیں مسلمان۔ اور اگر تیرے حکم یا فیصلہ سے یہ خوش نہ ہوں، دل پر بوجھ پڑ جائے، تو فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ مجھے تیرے رب کی قسم ہے، یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

مسلمان عورتوں کے لئے لمحۂ فکریہ

اب ہم مسلمان شریف زادیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ آیت بالا کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں کہ پردہ کا حکم، فیصلہ، ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمان کس کا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی مُلّا کا نہیں ہے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اب اس حکم حجاب سے بے اعتنائی برت کر یا اس کی مخالفت کر کے یا اس سے بغاوت کر کے بازاروں میں نکل آنا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ کی زد میں نہیں آتا؟ یعنی فیصلۂ رسولؐ کو جو شخص خوش ہو کر نہیں مانتا یا دل میں تنگی محسوس کرتا ہے وہ مسلمان نہیں! بتایا جائے کہ کیا یہ حکم صحابہؓ کی بیبیوں کے لئے ہی تھا، صرف سلف صالحین کے لئے ہی تھا۔ اور ہم اس حکم سے بے نیاز ہیں۔ ہمارے لئے نہیں ہے۔

جو ہماری واجب الاحترام بہنیں پردہ سے نفرت کرتی ہیں، اسے بُرا جانتی ہیں، در اصل وہ اسلام کو پسند نہیں کرتیں۔ تو جس اسلام کو یا اسلام کے حکم کو پسند نہیں کرتیں، بہتر ہے کہ وہ اس اسلام سے آزاد ہو جائیں۔ یہ کیا مذاق ہے کہ اسلام کا جو حکم ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق ہو اُسے مان لیں اور جو حکم اُن کی خواہشِ نفس اور اپنی پسند کے مطابق نہ ہو اُس سے بغاوت کرنے لگیں۔ جو لوگ اسلام کو اپنی مرضی اور خواہش کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں بلکہ اسلام کو اپنی انگلیوں کے اشاروں پر چلانا چاہتے ہیں، اسلام کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام پر احسان نہ کریں۔

ایک اور حدیث جو آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں اس پر بھی غور کریں۔ ارشادِ نبویؐ ہے۔

لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔

تم میں کوئی ایمان دار نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش اس کی تابع اس چیز کے جو میں لایا ہوں"

یعنی حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنی خواہش کو اس چیز کے تابع نہ کر دوگے جو میں لایا ہوں۔ یعنی میں کتاب وسنت لایا ہوں، میں اسلام لایا ہوں، میں شریعت لایا ہوں۔ پس تم اپنی خواہش کو میری لائی ہوئی شریعت کے تابع کر دو۔ اگر اپنی خواہش کو میری شریعت کے تابع نہ کروگے، تو تم مسلمان نہیں ہو۔ وہی لب کی قرآنی آیت والا مضمون ہے تو پھر مسلمان عورتوں کو سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ اپنی خواہش کو اسلام کے تابع کر رہی ہیں، کیا ان کی مرضی شریعت کے تابع ہے؟ کیا انھوں نے کتاب وسنت کا جوا اپنے کاندھوں پر ڈال رکھا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر اُن کے اسلام کے دعوٰی میں کیا جان رہ جاتی ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔ آخر اللہ کے سامنے پیش ہوکر اس زندگی کا حساب دینا ہے۔ اگر آخرت پر ایمان ہے تو وہ جواب ابھی سے سوچ لیں کہ اسلام کو تابع مرضی بنایا ہوا ہے؟ اگر عمل نے یہی ثابت کر دیا کہ اسلام کو اپنی تابع مرضی بنایا تھا تو آخرت کی بازپُرس اور نتائج و عواقب پر بھی ایک نظر ضرور کرنی چاہیئے ؎

گل و گلچیں کا گلہ بلبلِ خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

اسلام تیرا دیس ہے، تو مصطفوی ہے

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اِسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

توحید سے ہی مسلمان کے ایمان میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ موحد مسلمان ہی تو ہے جس کی ایمانی قوت اور ہیبت سے پہاڑ مانند رائی ہو جاتے ہیں۔ مشرک بدبخت، بزدل اور ڈرپوک ہوتا ہے۔

علامہ پھر فرماتے ہیں۔ اے مسلمان! سُن! اسلام تیرا دیس ہے یعنی تیرا وطن ہے اور تو مصطفوی ہے۔ تو محمدی ہے۔ یعنی اسلام کے دیس میں رہ کر اپنی نسبت اطاعت کے لحاظ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم کر۔ اے مصطفوی! اطاعتِ مصطفےٰ سند ہے تیرے وفادار شہری ہونے کی۔ یعنی اگر تو اپنے دیس اسلام کا وفادار شہری بننا چاہتا ہے تو تابع مرضیِ شریعتِ مصطفےٰ بن جا!۔ پاکستان کا وفادار شہری وہ ہے جو ملک کے قانون کا احترام کرے، اُسے مانے اور قبول کرے۔ اگر وہ قانون کی مخالفت کرتا ہے یا اس سے بغاوت کرتا ہے تو اس کے لئے سزا ہے۔ موت سزا بھی ہو سکتی ہے۔ اُسے ملک بدر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دیس اسلام کا وفادار شہری وہ ہے جو اسلامی شریعت کے احکام و قوانین کو مانتا ہے اور ان کیمطابق زندگی گزارتا ہے اور جو شرعی احکام کی مخالفت کرتا ہے یا ان سے بغاوت کرتا ہے تو اس کے لئے بھی سزائیں ہیں۔ یہاں تک کہ موت کی سزا بھی ہے۔ تو جو دیس اسلام کا وفادار شہری بننا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے، اسے اسلامی شریعت کے قوانین کی پابندی کرنی ضروری ہے

ملاحظہ: حکومت کی مخالفت کرنے والوں کے لئے گرفتاری بھی ہے، ان پر مقدمہ بھی چلتا ہے اور سزائیں بھی ہوتی ہیں لیکن آہ ـــ مظلوم اسلام کے خلاف شرعی حدیں توڑی جا رہی ہیں، جرائم کی آندھی چل رہی ہے، شرک کی ایک دنیا آباد ہے، ملک کے اندر کسی کی جان اور آبرو محفوظ نہیں ہے۔ لیکن یہاں حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حالانکہ آٹھ سال سے حکومت کا دعوٰی ہے۔

اسلام۔ اسلام۔ اسلام ؎

تِرے کوچے کو وہ بیمارِ غم دارالشفا سمجھے
اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے

عورت کو فرشِ ذلّت سے اٹھا کر عرشِ عزت پر بٹھلانے والے
اس کی عصمت اور عفت پر حفاظت کے پہرے لگانے والے

حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

رخشندہ تیرے حسن سے رخسارِ یقیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے
چمکا تِری ذات سے انسان کا مقدّر
تو خاتمِ دوراں کا درخشندہ نگیں ہے
ہر قول ترا حرفِ صداقت کا ہے ضامن
ہر فعل تِرا حسنِ ارادت کا امیں ہے
جس میں ہو ترا ذکر وہی بزم ہے رنگیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں ہو ترا نام وہی بات حسین ہے
چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے
آنکھوں میں ہے اس خلقِ مجسّم کا تصوّر
اِک خلدِ مسرّت میری نظروں کے قریں ہے
جُھکتا ہے تکبّر تری دہلیز پہ آکر
ہر شاہ تری راہ میں اِک خاک نشیں ہے
آیا ہے ترا اسمِ مبارک مرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے

عورت کا مقام گھر ہے

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔ "اور قرار پکڑی رہو اپنے گھروں میں۔" (قرآن)

یعنی اے عورتو! تمہاری جگہ گھر ہے۔ گھروں میں رہو۔ گھر کا سب کام کاج کرو۔ کھانا پکانا، بچوں کی خبر گیری کرنا، انہیں نہلانا پہنانا، ان کی دیکھ بھال اور تربیت کرنا، گھر کا انتظام کرنا، یہ سب کام تمہارے ذمہ ہیں۔ باہر کے سب کاموں کے ذمہ دار مرد ہیں۔ تم گھر کی ملکہ بن کے گھر کے اندر راج کرو۔ شادی شدہ عورتیں اسی لئے قصرِ امارت میں داخل ہوئی ہیں۔

باہر دکانوں سے گوشت، آلو، مٹر، کدو، کریلے وغیرہ سبزی، مرچ، ہلدی، نمک، دالیں، صابون وغیرہ وغیرہ بھی عورتیں ہی لاتی ہیں۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام خواہ مخواہ عورتوں نے اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ یہ سودا سلف خریدنا مردوں کا کام ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گھر کے لئے یہ چیزیں خریدنے والی عورتیں بڑی شریف، نیک اور اچھے اخلاق و کردار والی عورتیں ہیں لیکن حکم اور چیز ہے اور وہ حکم یہ ہے۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو؛

گھروں سے باہر جانے کی اجازت ہے

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (پ ۲۲ ع ۵)

اے پیغمبرؐ! اپنی بیبیوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی بیبیوں سے کہہ دو کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادریں۔ اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اگر عورتوں کو جو گھر میں قرار سے رہ رہی ہیں، کہیں باہر جانا پڑے یا کوئی سفر درپیش آجائے تو جا سکتی ہیں پردے کے ساتھ۔ یعنی چادروں سے سر اور چہرہ ڈھانک لیا کریں۔ آج برقعہ بہترین پردہ ہے، یہ پہن کر باہر نکلیں۔ اُس وقت منافق بدباطن، لونڈیوں کو جو بے حجاب ہوتی تھیں، چھیڑتے اور دِق کرتے تھے۔ آزاد عورتوں کو پردے سے نکلنے کا حکم دیا۔ ایک یہ فائدہ ہوا کہ یہ آزاد عورتیں ستائی نہ جائیں گی۔ پردے سے ان کی پہچان ہو جائے گی کہ یہ آزاد عورتیں ہیں پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بد باطن اُن کو نہ ستائے گا۔ الحاصل پردہ آزاد اور شریف عورتوں کی علامت ہے۔ اس حکم خداوندی سے مسلمان عورتوں کو گھر سے باہر جانا ہو تو برقع پہن کر پردے سے جانا چاہیئے۔ شریف زادیاں سُن لیں۔ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ۔ پارہ ۲۲۔ رکوع ۵۔ آیت ۵۹ یہ اللہ کا حکم ہے ان شریف زادیوں کے نام۔ (باہر جانا ہو تو سر سے) نیچے کر لیا کریں، اپنے اوپر چادریں اپنی"۔ اب شریف زادیوں کو اپنے ایمان اور ضمیر سے پوچھ لینا چاہیئے کہ ان کو اللہ کے حکم کے آگے کیا کرنا چاہیئے نفس کی ماننی ہے یا اپنے خالق، ربّ اور معبود برحق کی؟

عورت اور اُس کی زینت کے مواقع

ارشادِ ربّ العالمین ہے:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥

(پ ۱۸ ع ۱۰)

اور (اے پیغمبرؐ) مسلمان عورتوں سے کہہ دو۔ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔ مگر وہ زینت جو خود ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے۔ شوہر۔ باپ۔ خُسر۔ بیٹے۔ سوتیلے بیٹے۔ بھائی۔ بھتیجے۔ بھانجے۔ اپنی عورتیں۔ اپنی لونڈیاں اور غلام۔ وہ مرد خدمت گار جو عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ یا وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی پردہ کی باتوں سے واقف نہیں ہوئے ہیں۔ اور (ان کو حکم دو۔ کہ) چلتے وقت زمین پر اپنے پاؤں اس طرح نہ مارتی پھریں۔ کہ جو زینت اُنہوں نے چُھپا رکھی ہے (آواز کے ذریعہ) اس کا اظہار نہ ہو۔ اور اے مسلمانو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے۔ کہ چلتے وقت وہ نظریں نیچی رکھیں۔ قصدًا کسی غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں کہ حفظِ فروج سے عورت کی عصمت و آبرو کا ستارہ چمکتا ہے۔ اور عورت کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بناؤ اور زینت کے مواقع کو نمائش کے طور پر ظاہر نہ کرے۔ البتہ دونوں کف دست اور چہرہ ناگزیر حالت میں کھولنے کی ضرورت پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجائے تو کوئی ہرج نہیں۔ ویسے چہرہ بھی پردہ میں رہنا چاہیئے کیونکہ چہرہ سب سے بڑھ کر مجمع محاسن ہے۔ اور عورتیں اپنے سینوں پہ اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈال لیا کریں اور اپنے بناؤ سنگار اور زیب و زینت کو سوائے ان کے کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں اور وہ ہیں۔ اپنے شوہر۔ اپنے باپ۔ شوہروں کے باپ یعنی سُسر۔ اپنے بیٹے۔ اپنے شوہر کی دوسری بیوی کے بیٹے۔ اپنے بھائی جس میں حقیقی بھائی، ماں شریک بھائی، باپ شریک بھائی، دودھ شریک بھائی سب شامل ہیں۔ اپنے بھتیجے، اپنے بھانجے، اپنے میل جول والی مسلمان عورتیں، اپنے لونڈی غلام، اپنے زیرِ دست مرد جو تابع ہوں اور کوئی صنفی خواہش نہ رکھتے ہوں اور وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہیں ہیں۔ اور جب عورتیں باہر نکلیں تو پاؤں زمین پہ زور زور سے مار کر نہ چلیں جس سے زیور کی جھنکار فتنے کا باعث بن جائے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے سے سخت منع کیا ہے کہ خوشبو بھی فتنے کا باعث بن سکتی ہے۔ آگے فرمایا: مسلمانو! آج تک تم سے جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہوگئی ہیں، سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

عورت سر سے پاؤں تک ستر ہے

آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت سر سے لے کر پاؤں تک مستورہ ہے۔ سارا جسم اس کا ستر ہے جسے ڈھانکنا ضروری ہے۔

اب تو کئی عورتیں کہہ دیں گی کہ یہ پردہ تو پنجرہ ہے جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو قید کر دیا گیا ہے۔ ہم اپنی واجب الاحترام خواتین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کا خالق ہے۔ وہ ان کی طبیعت مزاج اور جبلّت کو خوب جانتا ہے۔ اس نے اپنے علم اور حکمت سے عورتوں کے لئے یہ پردہ کا حکم نازل فرمایا ہے جو قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے بسروچشم قبول کیا اور دین اور دنیا کی خوبیاں اور بھلائیاں سمیٹ کر لے گئیں۔ تاریخ ان کی روحوں پر تحسین اور آفرین کے پھول برساتی ہیں۔

آج اگر عورتیں اپنی خواہش نفس اور ماحول کی کشش اور رواج اور فیشن کی نیلم پری کو خدا تعالیٰ کے حکم کی چھری سے ذبح کر دیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پردے کو اپنا لیں تو اُن کے اولیاء اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں شیطان مایوس ہوگیا تھا کہ اس کی پرستش کی جائے۔ وحی کے نزول کے سامنے اس پر مُردنی چھائی ہوئی تھی لیکن آج ابلیس مع اپنی ذریّت کے ننگا ناچ رہا ہے۔ تمام دنیا فسق، فجور اور بے حیائی سے بھری ہوئی ہے۔ آج اگر عورتیں شرم و حیا کا زلال پی کر پردہ قبول کرلیں تو فرشتے ان پر رحمتوں کے پھول برسائیں اور حوروں کی عفت انہیں سلام کرے اور یہ اپنے لئے جنّت کے دروازے کھلے پائیں۔

حالتِ احرام میں عورت مردوں سے چہرہ چھپائے

يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ کے نزول پر عورتیں چہروں پر نقاب ڈال کر باہر نکلتی تھیں یہاں تک کہ ہاتھوں کو بھی دستانوں سے ڈھانکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ اس خیال سے کہ نقاب عورت کے لباس کا حصّہ نہ بن جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالتِ احرام میں چہرہ کھلا رکھنے کا حکم دیا اور دستانے پہننے سے بھی منع فرمایا۔ نھی النساء فی احرامھن عن القفازین والنقاب۔ بے شک حالتِ احرام میں عورتیں چہروں کو ننگا رکھتی تھیں۔ لیکن جب مرد ان کے سامنے آتے تو نقاب پہن لیتی تھیں یعنی چہرے چھپا لیتی تھیں۔

ابوداؤد شریف میں ہے۔

عن عائشة قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدنا جلبابھا من راسھا علی وجھھا فاذا جاوزونا کشفنا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھیں۔ پھر جب وہ لوگ ہمارے مقابل میں آ جاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہروں پر ڈال لیتی تھیں اور جب وہ سوار گزر جاتے تو منہ کھول لیتی تھیں۔"

عن فاطمة بنت المنذر قالت کنا نخمر وجوھنا و نحن محرمات ونحن مع اسماء بنت ابی بکرؓ الصدیق فلا تنکرہ علینا۔ (مؤطا امام مالک)

فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں۔ ہم حالتِ احرام میں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہروں پر کپڑا ڈال لیا کرتی تھیں۔ ہمارے ساتھ اسماء حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے ہم کو منع نہیں کیا۔"

معلوم ہوا۔ اگرچہ حالتِ احرام میں عورتوں کو منہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ لیکن جب مرد سامنے آجائیں تو منہ چھپا لینا چاہیئے۔ یعنی پردہ کر لینا چاہیئے۔

باریک کپڑا جس میں بدن جھلکے نہ پہنیں

یہ حدیث آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ان کی بہن اسماء بنت ابوبکر رضؓ ان کے پاس آئی۔ وعلیھا ثیاب رقاق۔ اور اس پر باریک کپڑا تھا (جس سے بدن جھلک رہا تھا۔) فاعرض عنھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اسماء! دسن، عورت جب بالغ ہو جائے تو سوائے چہرے اور کفین کے اس کی کوئی اور چیز نظر نہیں آنی چاہیئے۔ (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بہت باریک کپڑا نہیں پہننا چاہیئے جس میں بدن جھلکتا ہو۔ یہ بھی بے پردگی ہے اور بے پردگی حرام ہے۔

۵

کسی کو رنگ سے مطلب کسی کو خوشبو سے
گلوں کے چاکِ گریباں کی بات کون کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں ننگے سر نہ پھرا کریں

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قال المرأة عورة۔ عورت سرتا پا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے۔" یعنی سر سے پاؤں تک عورت ستر ہے۔ تو سر بھی ستر ہوا۔ پس عورتیں ننگے سر نہ پھرا کریں کہ بے پردگی ہے! (ترمذی)

کئی پردہ دار عورتیں برقع کے ساتھ باہر جاتی ہیں۔ استانیاں سکول جاتی ہیں۔ جب گھر آتی ہیں تو ننگے سر گھر کا کام کاج کرتی ہیں اور ننگے سر پھرتی رہتی ہیں۔ یہ حرام ہے۔ سر چھپانے کی چیز ہے۔ ستر ہے۔ اسے مستور رکھا کریں۔

گھر میں بھی ننگے سر نہ پھرا کریں۔" یہ بات اکثر لڑکیوں اور عورتوں کے لئے سخت کوفت کا موجب ہے۔ بڑی جانکاہ ہے۔ جگر خراش ہے اور اس سے ان پر اتنا بوجھ ہوگا کہ گویا ان کے دل پر ایک پہاڑ لاکر رکھ دیا گیا ہے۔

ہم پھر عرض کریں گے کہ اسلام اسی بات کا نام ہے کہ اپنے آپ کو اسلام کے حوالے کر دیا جائے۔ اپنی خواہشات اور چاہت کو اسلام کے حکم کے آگے دبا دیا جائے۔ نفس پر اسلام کے قانون اور حکم کا خنجر پھیر دیا جائے۔ پھر مسلمان ہو سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ عورتیں ننگے سر نہ پھریں تو عورتوں کو خدا تعالیٰ کا یہ حکم مان لینا چاہیئے۔ اللہ کے حکم کے آگے باتیں نہیں بنانا چاہیئں اور نہ انہیں یہ حق حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ احکامِ الٰہی سے منہ پھیریں یا بے اعتنائی برتیں۔ اور پھر یہ عاجز انسان جو ہر وقت اس کے رحم و کرم پر زندہ ہے، چلتا پھرتا ہے اور سانس لیتا ہے، خدا تعالیٰ کے آگے دم مارے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حکم سے بولتے ہیں، خدا کے احکام کا نور پھیلاتے ہیں۔ ہر عورت مرد کو اس نور میں گام فرسا رہنا چاہیئے ؎

لب پہ نبیؐ کا اسمِ مبارک رواں ہوا
ہر سانس فرطِ شوق سے نکہت فشاں ہوا
سمٹا ہوا تھا غارِ حرا میں نورِ پاک
روشن اسی سے دہر کراں بہ کراں ہوا
اس کا کلامِ غیب کا پیغام بن گیا
اس کا نظام امن و سکوں کا نشاں ہوا
اس کے کرم سے سروِ چراغاں ہے نخلِ درد
اس کے قدم سے دشتِ وفا گلستاں ہوا

مسئلہ کو چھپانا بڑا گناہ ہے

مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دین کے، علم کو جان بوجھ کر چھپایا۔ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار۔ قیامت کے روز اُسے آگ کی لگام دی جائے گی۔"

پس ہم پردے کے مسئلہ کو صاف صاف کھول کر بیان کرتے ہیں۔ کہ متذکرۃ الصدر احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت کو اتنا باریک لباس پہننا جس میں بدن جھلکے حرام ہے اور ایسے حال میں غیر محرم مردوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے جانا یقیناً حرام اور بے پردگی ہے۔ اسی طرح سر کھولنا حرام ہے اور بے پردگی میں داخل ہے۔ غیر محرم مردوں کے سامنے کھلے سر آنا بے پردگی اور گناہ ہے۔ یہاں تک کہ غیر محرم کے سامنے عورت کا خوشبو لگا کر آنا اور زینت کا ظاہر کرنا منع ہے۔ بدنظری زنا اور ناظر ملعون اور اگر عورت قصداً اپنی زینت دکھائے تو وہ بھی ملعونہ۔ غیر محرم مرد اور عورت کا تنہائی میں بیٹھنا حرام۔ (خواہ دونوں فرشتہ خصلت نیک ہوں) پس عورت سر سے لے کر پاؤں تک حجاب اور پردہ کے لائق ہے۔ المرأة عورة۔ حدیث کا یہی مطلب ہے۔ کہ عورت سراسر حجاب میں رہنے کی چیز ہے۔ عورت ساری کی ساری سَتر ہے۔ یہ کس نے کہا ہے؟ ان ہی رحمتِ عالمؐ کا ارشاد ہے جن کے ارشاد کی یہ شان ہے ؎

تری حدیث ہے اُمّ الکتاب کی تفسیر
تری زباں بھی خدا کی زباں سے ملتی ہے

پھر اس فرمانِ خیر الوریٰؐ کے ایماء سے لرزہ براندام ہوں۔

عورت اور مسئلہ طلاق

طلاق ایک حل ہے کہ اگر میاں بیوی کا کسی صورت نباہ نہ ہو سکے اور کوئی صورت مفاہمت، اتحاد اور شیر و شکر ہو کر رہنے کی نظر نہ آئے، عورت منہ زور، زبان دراز، بے ادب اور لڑنے جھگڑنے والی ہو۔ یا بداخلاق اور بدچلن ہو۔ اور باوجود سمجھانے اور نصیحت کرنے کے باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آئے تو پھر ایسے موقع پر طلاق کے ذریعہ جُدا ہو جانا چاہیئے تاکہ عورت عِدّت گزار کر اپنا مستقبل خود تجویز کرلے اور مرد اپنی بہتری کی راہ آپ تلاش کرے۔

بعض آدمی معمولی لڑائی جھگڑے پر دوڑے دوڑے عرضی نویس کے پاس چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میری بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھ دو۔ عرضی نویس نے طلاق نامے کی عبارت یاد کی ہوتی ہے۔ وہ بیک بارگی تین طلاق کا مضمون لکھ کر اس شخص کو دے دیتا ہے اور وہ طلاق دہندہ اس طلاق نامے کو بیوی کے پاس بھیج دیتا ہے۔ پھر جب حواس ٹھکانے ہوتے ہیں، بال بچہ یاد پڑتا ہے، گھر کی ویرانی کا منظر سامنے آتا ہے، عورت مرد کے خاندانوں کی عزت کا سوال سامنے آتا ہے تو پھر رجوع کے لئے تگ و دو شروع ہوتی ہے۔ جب تقلیدی مولویوں کے پاس جاتے ہیں، حلالہ کی صورت بتا کر غیرت کا جنازہ نکالنے کا فتوٰی دیتے ہیں اور جانبین سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ پھر مایوسی کے عالم میں انہیں بوستانِ حدیث میں گُلِ مراد کِھلا ہُوا نظر آتا ہے تو علماء اہل حدیث کے بابِ استفسار کو دستک دیتے ہیں اور کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں ؎

سیراب ہو گئے گل و نسرین و نسترن
جاری عرب سے چشمۂ آبِ بقا ہُوا

طلاق دینے سے پہلے صُلح کی سعی

قرآن مجید نے ہرگز یہ تعلیم نہیں دی کہ آگ بگولہ ہو کر فورًا طلاق دے دو۔ بلکہ قرآن نے طلاق سے قبل بہت سے ایسے مواقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کئے ہیں جن سے میاں بیوی کے درمیان نزاع، فساد اور جھگڑے کی خلیج کو پاٹا جا سکتا ہے اور ہر قیمت پر صلح اور اتفاق کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ طلاق اگرچہ مجبوراً جب کوئی بس نہ چلے، دینی درست ہے، حلال ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابغض الحلال الی اللہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ وہ حلال چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کو خشمگیں کر دیتی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ طلاق پر راضی نہیں ہوتا کہ دو وجود جدا ہو جائیں۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ۝ (پ۵ ع۳)

اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو ان کی سرکشی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور (باز نہ آئیں) ان کو مارو۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کر دیں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو۔"

غور کریں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کتنا حکمت سے بھرا ہوا ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم کو عورتوں کی سرکشی، بددماغی، زبان درازی کا خوف یا احتمال ہو اور رات دن کے لڑائی جھگڑے سے تنگ آ گئے ہو تو پہلے ان کو زبانی نصیحت کرو۔ سمجھاؤ۔ اگر نہ سمجھیں، نصیحت سے ٹس سے مس نہ ہوں تو پھر ان کو ان کے بستروں پر تنہا چھوڑ دو۔ پاس نہ لٹاؤ۔ یہ بھی ان کے لئے ایک سزا ہے۔ اگر اس پر بھی ان کے کان پر جوں نہ رینگے تو پھر ان کو مارو۔ حدیث میں آتا ہے۔ ایسی مار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مارو کہ ان کی ہڈی پسلی توڑ دو۔ ان کو راہِ راست پر لانے کے لئے دھول دھپا کرو۔ اب اگر وہ اپنی روشِ بد چھوڑ دیں اور تمہاری فرمانبردار بن جائیں تو پھر ان کو دُکھ دینے کے لئے حیلے بہانے تلاش نہ کرو۔ مِل جُل کر محبّت پیار سے رہو۔

اگر اس جدوجہد اور تگ و دو سے وہ نشوز اور سرکشی نہ چھوڑیں تو اوپر والوں کو ارشاد ہوتا ہے :۔

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَيۡنِهِمَا فَابۡعَثُوۡا حَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهٖ وَحَكَمًا مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ‏(پ۵ ع۳)

اور اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں کی کشاکشی کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو، مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو، عورت کے خاندان سے کھڑا کرو۔ اگر ان آدمیوں کو اِصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں اتفاق فرما دیگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا خبر والا ہے "

دیکھئے۔ اگر خاوند کی نصیحت، عورتوں کو بستروں پر تنہا چھوڑنا اور اُن کو مارنا وغیرہ کارگر نہ ہو تو پھر ایک مخلص آدمی صلح صفائی کرانے کی لیاقت اور اہلیت رکھنے والا مرد کے خاندان سے اور ایسا ہی ایک آدمی عورت کے خاندان سے کھڑے ہوں اور حکمت اور دانائی اور خیر خواہی سے دونوں میاں بیوی میں صلح کرانے کی جان توڑ سعی کریں۔ ہوسکتا ہے ان کی نیک نیتی اور خلوص کے سبب اللہ تعالیٰ دونوں میاں بیوی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق پیدا کر دیں۔

عورت اور مرد کے خاندان کے آدمی مل کر بھی صلح نہیں کرا سکے۔ اور عورت اپنی مذموم حرکات سے باز نہیں آئی اور اس نے مرد کی زندگی فی الواقع اجیرن بنا رکھی ہے اور ٹیڑھی پسلی سے پیدا شدہ حوّا کی بیٹی دل آزار روش پر اڑی ہوئی ہے اور خاوند کو کسی شکل چین نہیں لینے دیتی تو اب مرد کو اختیار ہے کہ وہ اسے طہر میں ایک طلاق دے دے۔ اور ایک ماہ تک اسے عدت میں بٹھا کر اس کی اصلاح کی راہ دیکھے۔ اگر باز آگئی ہے تو رجوع کرلے۔ اگر اس کی اکڑ فوں میں کچھ فرق نہیں آیا اور نشوز و بدماغی جوں کی توں ہی ہے تو اب ایک اور طلاق دے دے۔ قرآن مجید نے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ میں اسی طرف اشارہ کیا ہے دوسری طلاق دے کر ایک ماہ انتظار کرے۔ اب بھی اگر عورت اطاعت کا جوا گردن میں ڈالنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتی اور ٹیڑھی پسلی کی توڑ پھوڑ ہی چاہتی ہے تو پھر تیسری طلاق دے کر اس نافرجام کا قصہ پاک کر دے۔ قرآن کہتا ہے۔ اب تیسری طلاق کے بعد جو تین ماہ میں مؤثر ہوگئی ہے۔ فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔ اب یہ طلاق یافتہ عورت اس مرد کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔ ہاں اپنی مرضی سے عدت کے بعد کسی اور مرد سے نکاح کرکے (اور اس سے صحبت کرکے) پھر اتفاق سے بیوہ ہو جائے یا کسی طرح طلاق پا جائے تو اب اگر چاہے تو پہلے خاوند سے عدت کے بعد نکاح کر سکتی ہے اور ایسا کوئی پلان یا سکیم بنا کر ہرگز نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ☆ ☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کیلئے حلالہ کی لعنت

تقلیدی فرقے کا آدمی جب عام دستور کے مطابق ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دیتا ہے اور چند دنوں کے بعد وہ اور اس کے اقربا پچھتاتے ہیں اور رجوع کی راہ تلاش کرتے ہیں اور اپنے مولویوں سے رجوع کے لئے رجوع کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں۔ اب تین پکّی طلاقیں ہو گئی ہیں۔ کوئی صورت رجوع کی نہیں ہے۔ جب پوچھنے والے رجوع کے لئے اصرار کرتے ہیں تو وہ رجوع کے لئے ایک حیلہ بتاتے ہیں جسے حلالہ کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اس مطلقہ بھاگوان کا کسی اعتباری آدمی سے رات کے لئے نکاح کر دو۔ اور اس مرد اور اس عورت کو تاکید کرو کہ رات کو مجامعت ضرور ضرور کریں۔ نہ کریں گے تو پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہو گی۔ پھر اس عورت کا اس مرد سے ملاپ کرا کر صبح اس سے طلاق لے کر پہلے خاوند سے نکاح کر دیتے ہیں۔ بیک بارگی تین طلاقیں دینے والے آدمی کے لئے اس عورت کو حلال کرنے کے لئے بہت سے حلالے نکالے گئے ہیں۔ یہ لوگ اس بے غیرت آدمی کے ہاتھ سے اس بے غیرت عورت کو نیوگ نما حلالہ کا زہر یہ پلا کر دین، ایمان، غیرت اور حیاء کا مدفن تیار کرتے ہیں۔ کئی لوگ یہ حلالہ بردار فتوٰی لئے ہوئے ہمارے پاس آئے اور ہم نے ان کو حلالہ سے توبہ کرا کر حضرت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے چنار کے سایہ میں بٹھا کر رجوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرا کر ان کے گھروں کو آباد کیا ہے۔ کیا کوئی دیوبندی یا بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والا جلسہ واحدہ میں تین طلاقیں دے کر اپنے مولویوں سے رجوع کا فتویٰ لا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! حالانکہ صحیح مسلم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے کہ ایک ہی وقت کی تین طلاقیں ایک رجعی کا حکم رکھتی ہیں اور رجوع ہو سکتا ہے۔ کما سیاتی ؂

تھی کسی درماندۂ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں (اقبالؒ)

حلالہ کے بارے میں ایک عبرتناک خط

راولپنڈی سے ہمیں ایک آدمی نے خط لکھا جو عبرت کے لئے ہم نے اخبار اہل حدیث لاہور میں شائع کرا کر مسئلہ کی وضاحت کی تھی۔ وہ خط اس طرح تھا۔

جناب مولانا صاحب! السلام علیکم۔ گزارش ہے کہ میرے بھائی نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی ہیں۔ جانبین کے خاندان اس طلاق سے سخت بے چین ہیں اس لئے ہم نے علماء سے رجوع کے لئے مسئلہ پوچھا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ حلالہ نکلواؤ کہ اس عورت کا کسی مرد سے رات بھر کے لئے نکاح کرا کر فعلِ مجامعت کراؤ اور دوسرے دن اس سے طلاق لے کر پہلے خاوند سے رجوع کرا دو۔ ہم مجبوراً اس حلالہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ یعنی اس زہر کو پھانکنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کر لیا ہے)۔ اب مصیبت یہ ہے کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ تم کو یہ دیکھنا بھی ہوگا کہ کیا حلالہ نکل گیا ہے (یعنی دخول ہو گیا ہے) حضرت! اب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ایسی صورت بتائیں کہ ہمیں دیکھنا نہ پڑے۔

ہم نے اس کو جواب لکھا کہ یہ حلالہ تو بالکل بدکاری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے حلالہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ لعن اللہ المحلل والمحلل لہ۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر جو حلالہ نکالے اور اس پر جس کیلئے حلالہ نکالا گیا ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بلکہ ایک حدیث میں ایسے حلالہ نکالنے والے کو کرایہ کا سانڈ کہا گیا۔ پس آپ اس حلالہ کے قبول کرنے سے توبہ کریں اور جس مذہب میں یہ حلالہ تجویز کیا گیا ہے اس سے بیزار ہو جائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے نور سے ایمان کا چراغ روشن کریں۔ سنیئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دیا ہے۔

عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلث واحدۃ۔ (مسلم شریف)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور ابوبکرؓ اور دو برس حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں تین طلاقیں (بیک وقت دی ہوئیں) ایک طلاق (رجعی) شمار ہوتی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جلسہ واحدہ میں دی ہوئی تین طلاقیں ایک رجعی ہوتی ہے اور بلا شبہ رجوع ہو سکتا ہے۔ (حلالہ کی بدکاری کی ضرورت نہیں)۔

حضورؐ نے رکانہ کی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دیا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رکانہ بن عبد یزید اخو بنی المطلب نے اپنی بیوی کو جلسہ واحدہ میں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اسے سخت غم لگا۔ (حضورؐ سے ذکر کیا) آپؐ نے فرمایا۔ تو نے یہ طلاق کیسے دی۔ اس نے عرض کیا۔ ایک ہی وقت میں تین دیدیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ فانما تلك واحدة فارجعها ان شئت۔ بیشک یہ ایک ہی ہوئی ہے۔ اگر تو چاہے تو رجوع کرے۔ قال فراجعها۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر رکانہ نے رجوع کر لیا۔ (مسند احمد) دیکھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو رجوع کا حکم دیا اور اس نے جلسہ واحدہ میں تین طلاقیں دینے کے بعد رجوع کر لیا۔ حدیث کی آسانی ہوتے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور طیب طریقے کو چھوڑ کر حلالہ کی بے حیائی کا حیلہ بتانیوالے مولویوں کو سلام کرو اور اس مذہب سے بھی کنارہ کرو جس میں حلالہ کے ذریعہ حیاء اور غیرت کا جنازہ نکالا گیا ہے۔

اوپر آپ پڑھ آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے، دونوں پر لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ۔ کیا تمہیں اُدھار لئے ہوئے سانڈ کی خبر نہ دوں؟ صحابہؓ نے کہا۔ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ ہاں اے اللہ کے رسولؐ (بتاؤ) قَالَ هُوَ الْمُحَلِّلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو اس لئے کسی عورت سے نکاح کرے کہ وہ اس کے پہلے خاوند پر حلال ہو جائے۔ خدا کی لعنت اور پھٹکار ہو ایسے حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہو" (ابن ماجہ)

یک وقت تین طلاقیں دینی منع ہیں

مشکوٰۃ میں ہے کہ ایک شخص نے یک بارگی تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو اللہ کی آیات کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا حضورؐ! کیا میں (قرآن کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والے کو) قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں! معلوم ہوا کہ یک بارگی تین طلاقیں دینا خلافِ تعلیمِ قرآن ہے۔ پھر جو شخص قرآن کے خلاف کر کے جلسۂ واحدہ میں تین طلاق دے دیتا ہے اس کو حلالہ کی بدرو سے بے حیائی کا پلید پانی پلانے کی جگہ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آبِ حیات پلا کر کیوں رجوع نہیں کرا دیا جاتا۔ حالانکہ حضورؐ نے ایک وقت میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دیا ہے۔ پس تین طلاقیں دے کر زلالِ حدیث پی کر رجوع کرنے والوں کو مبارک ہو۔ سچ ہے۔

سہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

عورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ماننا چاہیئے اور ان کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہنا چاہیئے کہ انہوں نے عورتوں کو حلالہ جیسی لعنت سے نجات دی ہے اور آسانیاں پیدا کی ہیں۔ نیز مستورات کو فرقہ بندیوں کی قید کی تنگ نائے سے نکل کر صرف کتاب وسنت کے نور میں گام فرسا ہونا چاہیئے کہ ؎

روشن ہے شمعِ علم خدا کے کلام میں
نورِ عمل ہے اسوۂ خیر الانامؐ میں

لاپتہ خاوند والی عورت کا مسئلہ

اگر کسی عورت کا خاوند گم ہوگیا ہو، اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کئی برس گزر گئے۔ اس کا کوئی خط نہ آیا۔ نہ کسی نے اس کی اطلاع دی ہے۔ زندہ ہے یا مرگیا ہے۔ اب یہ عورت کیا کرے؟

حنفی مذہب نے یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ مفقود الخبر خاوند والی عورت نوّے (۹۰) برس انتظار کرے۔ ۹۰ برس کے بعد چار ماہ دس دن عدّت کے گزارے۔ پھر نکاح کر سکتی ہے۔ یہ فتویٰ کنز، ہدایہ اور ذخیرہ میں موجود ہے۔

فرض کرو۔ ایک لڑکی کی عمر پندرہ برس ہے۔ اس کا نکاح ہوگیا۔ ایک سال کے بعد اس کا خاوند لاپتہ ہوگیا۔ کئی برس گزر گئے۔ خاوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفقود الخبر ہے۔ یہ حنفن نوجوان بی بی دن آہ و بکا میں اور رات اختر شماری میں گزار رہی ہے۔ اس کی جوانی کا دیو سرکش اس کے صبر و ضبط کے قلعہ کو مسمار کر رہا ہے۔ اسے رات دن بغیر شوہر کے ایک کل آرام نہیں۔ اس کے جذبات کی دنیا ہر آن کروٹ لے رہی ہے۔ وہ اپنے مذہب حنفی کے دروازے کو بار بار دستک دیتی ہے۔ اندر سے آواز آتی ہے۔ بی بی۔ گھبراؤ نہیں۔ صبر کی سل چھاتی پر رکھو اور دن، مہینے اور سال گنتی جاؤ۔ جب تو نوّے برس کی ہو جائے گی تو پھر تجھے بیاہ رچانے کی اجازت ہوگی۔ نوّے برس گزر جانے کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزار کر جس سے چاہے شادی کرے۔ پندرہ برس کی عمر میں خاوند گنوا بیٹھی تھی۔ اب ایک سو پانچ برس کی ہوگئی ہے۔ حنفی مذہب نے اس پر رحم کرکے اب نکاح کی اجازت بخش دی ہے۔ اب بحیثیت مقلدہ ہونے کے اسے کوئی حق نہیں ہے کہ وہ تخفیف کی درخواست کرے اور نہ علماء کرام کچھ کر سکتے ہیں جس طرح ایک ساتھ تین طلاق پائی ہوئی عورت کے لئے حنفیوں کے پاس سوائے حلالہ مروجہ کے کوئی حل نہیں ہے اسی طرح نوّے برس میں سے کچھ کم کرنے کا انہیں تقلید اجازت نہیں دیتی۔ اور اگر ایسی جسارت کریں تو لیلائے تقلید کے ماتھے پر شکن پڑجائینگے۔ جس سے حنفی دنیا میں زلزلہ آجائے گا اور سب مقلد آتش زیر پا ہو جائیں گے۔ اس لئے کسی قسم کی آسانی یا سہولت مہیا نہیں کریں گے۔ اور اس لیلا کے محمل کو کاندھوں سے نہیں اتاریں گے۔ آہ! ــــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نوائے سوختہ درگلو تو پریدہ رنگ رمیدہ بُو
ہیں حکایت غمِ آرزو تو حدیث ماتمِ دلبری

جن عورتوں کو حنفی مذہب نے ۹۰ برس کی قید سنائی ہے، ہم انہیں اس کال کوٹھڑی سے نکال کر تحقیق کی فضا میں لاتے ہیں اور مسلکِ اہل حدیث کی آکسیجن مہیا کرتے ہیں اور کتاب و سنت کا حامل یہ مسلک انہیں خوشخبری دیتا ہے ؎

عروسِ لالہ مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
کہ میں نسیمِ سحر کے سوا کچھ اور نہیں

لاپتہ خاوند والی عورت چار سال انتظار کرے

جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور پتہ نہ چلے تو وہ چار برس + چار ماہ دس دن گزار کر کسی اور مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا یہی فتویٰ ہے۔

ان عمر بن خطاب قال ایما امراۃ فقدت زوجھا فلم یدر این ھو فانھا منتظر اربع سنین ثم تعتد اربعۃ اشھر وعشرا ثم تحل۔ (کذا فی الموطا)

یعنی جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ کہاں ہے۔ تو وہ عورت چار سال انتظار کرے۔ پھر چار ماہ دس دن عدت کے گزارے اور حلال ہو جائے۔" (موطا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی (چار سال) مذہب ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے مسوّٰی شرح موطا میں حضرت امام مالکؒ کے فتوٰی (چار سال) کو سب پر ترجیح دی ہے۔

پس حنفی عورتوں کو ان کے مفقود الخبر خاوندوں کے بارے میں اگر حنفی علماء نوّے برس کا فتوٰی دیں تو انہیں تقلید کا جُوا گردن سے اُتار کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتوٰی (چار سال) پر عمل پیرا ہو جانا چاہیئے۔

اس نکاح کی صورت یہ ہے کہ ایسی عورت چار سال مع عدت چار ماہ دس دن گزار کر عدالت میں درخواست دے جس کا جج مسلمان ہو وہ عدالت چار سال کے فتوے کو بنیاد قرار دے کر نکاح کی اجازت دیدے۔ پھر وہ عورت اور مرد سے نکاح کرلے۔

اور بالفرض نکاح کے بعد اگر اس کا لاپتہ خاوند آجائے تو اب اس کو اس عورت پر کوئی حق نہ ہوگا۔ وہ شرعًا مردہ قرار پائے گا۔ یا تین ماہ میں تین طلاقیں دے کر عورت سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے والے مرد کے مانند محروم رہے گا۔

اس لئے کہ عورت کے جذبات اور تنہائی کی راتوں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں فوج کے ملازمین کو ہر چار ماہ کے بعد چھٹی دے کر گھر بھیج دیا جاتا تھا۔ تاکہ عورتیں یہ کہنے پر مجبور نہ ہوں۔ ع

تپش سے میری وقفِ کشمکش ہر تارِ بستر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلۂ لعان

اگر مرد اپنی پاک دامن عورت پر تہمت لگائے تو قاضی کی عدالت میں اُسے چار گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ اور اگر چار گواہ نہ ہوں تو مرد پھر اس کی عورت اس طرح قسمیں کھائیں گے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ ۢبِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ۢبِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(پ ۱۸ ع ۷)

جو لوگ اپنی بیبیوں کو زنا کی تہمت لگائیں۔ اور ثبوت کے لئے چار گواہ نہ ہوں، سوائے ان کی جانوں کے تو ان کی شہادت یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر یہ کہیں کہ بے شک میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور اس عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار قسمیں کھا کر یہ کہے کہ یقیناً یہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا عذاب آئے۔ اگر مرد سچا ہو۔"

جب دونوں قاضی کے سامنے اس طرح قسمیں کھائیں گے۔ تو شرعی لعان پورا ہو جائے گا۔ پھر قاضی کے حکم سے مرد عورت کو طلاق دے دے گا اور عدالت دونوں کو جُدا کر دے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ پاک میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا تھا۔ رحمتِ عالمؐ نے قرآنی آیت کے مطابق فیصلہ دے دیا تھا۔ یعنی لعان کرا دیا تھا۔

مسئلۂ خلع

عورت کا مرد سے طلاق کا مطالبہ کرنا (کسی وجہ سے مجبور ہوکر) اور مہر واپس دے کر، پھر طلاق لے لینا خلع کہلاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ذرا ذرا سی بات پر عورت سیخ پا ہوکر طلاق مانگے تو ایسی عورت ہرگز اچھی نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عورت پر ناراض ہوتے تھے۔ ارشاد نبویؐ ہے:۔

جو عورت ذرا ذرا سی بات پر خاوند سے طلاق مانگتی ہے فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ۔ اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" (مشکوٰۃ باب الخلع)

پس جو عورت حیلے بہانے بناکر خاوند سے طلاق چاہے، اور اس کی نیت میں فتور ہو۔ یا خاوند پر جھوٹے الزام لگا کر اس سے جُدا ہونا چاہے وہ بہت بُری عورت ہے۔ اس پر اللہ ناراض اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشمگین ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ایسی عورت کو منافق کہا گیا ہے یعنی جو خواہ مخواہ خاوند سے علیحدگی اور جدائی چاہے۔

چونکہ نکاح کے بعد عورت اور مرد کو بڑی محبت، پیار سے یک جان دو قالب ہوکر رہنا چاہیئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے بڑا سکون اور چین حاصل ہونا چاہیئے بلکہ ان کا نکاح دنیا میں جنت کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اور اگر کسی سبب مرد عورت کے لیئے مصیبت بن جائے، اس کے حقوق پورے نہ کرے۔ روٹی کپڑے کا خیال نہ رکھے۔ بیوی بیمار ہو جائے تو لاپروائی کرے۔ علاج نہ کرے ہر وقت لڑائی جھگڑا رکھے۔ زد و کوب بھی کرتا رہے اور برسوں اسی روش پر رہے تو ایسی عورت بروئے اسلام عدالت میں درخواست دے کر بذریعہ خلع طلاق لے سکتی ہے۔ لیکن یہ بات اس وقت کرنی چاہیئے جب نباہ کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ ایسی مجبوری اور لاعلاج صورت میں اللہ نے اجازت دے دی ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ۔ (پ ع)

اور اگر تم لوگوں کو احتمال ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جسے دے کر عورت (اپنی جان) چھڑا لے۔"

یعنی جب حالت ایسی ہو کہ میاں بیوی اسلامی ضابطے سے مطابق زندگی نہیں گزار سکتے اور خدا تعالیٰ کی حدیں قائم نہیں رکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے" اور جانبین کے حقوق تلف ہو رہے ہیں اور نباہ کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے تو پھر عورت کچھ دے کر (یعنی مہر) جان خلاصی کرا لے۔ طلاق لے لے۔

رحمتِ عالم ﷺ کے وقت خلع

حدیث شریف میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح سویرے نماز فجر کے لئے گھر سے نکلے۔ ابھی اندھیرا ہی تھا۔ تو دروازے پر ایک عورت کپڑے میں لپٹی ہوئی کھڑی تھی۔ حضورؐ نے پوچھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں حبیبہ بنت سہل انصاری ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی ہوں۔ حضورؐ نے پوچھا۔ کیا بات ہے؟ (کیوں آئی ہو؟) اس نے جواب دیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں سہل کی بیٹی حبیبہ ہوں۔ ثابت بن قیس کی بیوی۔ (عرض ہے) کہ نہ ثابت بن قیس میرے ساتھ ہے، نہ میں اس کے ساتھ ہوں۔ یعنی دونوں میاں بیوی میں اتحاد، اتفاق اور نباہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ (گویا میں علیحدگی چاہتی ہوں) حضورؐ یہ سن کر نماز کے لئے چل دیئے۔ جب ثابت بن قیس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ (ثابت بن قیس! سنو) یہ حبیبہ بنت سہل انصاری ہے۔ اس نے جو خدا کو منظور تھا اپنا حال کہہ سنایا (یعنی تجھ سے جدائی چاہتی ہے) اور مہر بھی واپس دینے کو تیار ہے۔) حضورؐ نے ثابت بن قیس کو کہا کہ اپنا مہر واپس لے لو۔ انہوں نے واپس لے لیا اور حبیبہ بنت سہل انصاری کو (طلاق دے کر) جدا کر دیا۔

(موطا امام مالک۔ باب الخلع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت بن قیس کی دوسری بیوی جمیلہ بنت ابی سلول کا بھی واقعہ ہے۔ یہ عورت بڑی خوب صورت تھی اور جناب ثابت بن قیس بڑے کریہ المنظر (بدصورت) کوتاہ قد اور تیز مزاج تھے۔ (دونوں کی آپس میں نہیں بنتی تھی)، جمیلہ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:-

یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعیب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام۔

اے اللہ کے رسولؐ! میں ثابت بن قیس کے اخلاق اور دین میں کوئی عیب نہیں لگاتی لیکن میں اسلام میں کفر کی بات کو ناپسند کرتی ہوں۔" (قیس مجھے اچھا نہیں لگتا۔ لہٰذا اس کے ساتھ میرا نباہ نہیں ہو سکتا)

حضورؐ نے جمیلہ کو کہا۔ کیا تم ثابت بن قیس کا باغ (جو مہر میں لیا ہوا ہے) واپس کر دو گی۔ اس نے کہا۔ جی ہاں! آپؐ نے ثابت بن قیس کو فرمایا:-

اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ واحدۃ۔ ثابت بن قیس! باغ (واپس) لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو" (بخاری شریف)

معلوم ہوا بعض ضروری وجوہ کی بنا پر عورت خاوند سے طلاق خلع لے سکتی ہے۔ عورت کی بھی اسلام میں شنوائی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ایلاء

ایلاء یہ ہے کہ خاوند قسم کھالے کہ میں اپنی بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ پھر اسی حال میں اگر چار ماہ گزر جائیں تو اب خاوند کو یہ اختیار ہے کہ چاہے بیوی کے پاس چلا جائے یا طلاق دے دے۔ قرآن کہتا ہے:۔

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (پ ۳ ع ۱۲)

جو لوگ قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں سے۔ ان کو فرصت ہے چار ماہ کی۔ پھر اگر مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر ٹھہرایا رخصت کرنا (یعنی طلاق دینا) تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ چار ماہ گزرنے پر خاوند کو اختیار ہے چاہے ملاپ کرلے یا طلاق دے دے۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو توقف کیا جائے۔ یہاں تک کہ خاوند طلاق دے دے۔ اور اس بات کو حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو درداءؓ اور حضرت عائشہؓ نے درست تسلیم کیا"

پس چار ماہ گزرنے کے بعد مرد طلاق دے یا قسم کا کفارہ دے کر رجوع کرلے۔ اور عورت کا معلق چھوڑنا منع ہے۔ اگر چار ماہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد نہ رجوع کرے نہ طلاق دے تو قاضی (عدالت) طلاق دلا دے۔

مسئلہ ظہار

ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کے مانند ہے۔ یا کہے میں نے تجھ کو اپنی ماں کی پیٹھ کی مانند ٹھہرایا۔ تو ایسا کہنے سے طلاق نہیں ہو جاتی۔ البتہ یہ ناپسندیدہ بات (قول منکر) کہنے سے کفارہ دینا پڑتا ہے اور کفارہ دینے سے پہلے بیوی سے میل جول اور صحبت حرام ہو جاتی ہے۔ قرآن کہتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ○ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ط ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ط فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ط ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (پ ۲۸ ع ۱)

تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں۔ (تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی مانند ہے)، وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوجنا ہے اور وہ لوگ بے شک ایک نامعقول اورجھوٹ بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ (ان کے گناہ کو) معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں۔ پھر اپنی کہی ہوئی بات کی تلافی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ ایک غلام آزاد کرنا ہے پہلے اس کے کہ دونوں (میاں بیوی) باہم اختلاط کریں۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ پھر جس کو غلام میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ لگاتار دو ماہ کے روزے ہیں پہلے اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں۔ پھر جو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور یہ (احکام) اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

ظہار یہ ہے ظہار یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو کہے۔ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کے مانند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپسندیدہ بات اور جھوٹ کہا ہے اور فرمایا کہ ماں کہنے سے بیوی ماں نہیں بن جاتی۔ مائیں وہی ہوتی ہیں جو جنتی ہیں۔ اس جھوٹی اور ناپسندیدہ بات کہنے سے کفارہ دینا لازم آتا ہے۔ اور کفارہ ظہار یہ ہے کہ بیوی کو مس کرنے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے۔ وہ نہیں تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے۔ نہیں رکھ سکتا توساٹھ مساکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ کفارہ دینے سے قبل بیوی کو مس کرنا یا اس سے بوس و کنار وغیرہ حرام ہے۔ کفارہ ادا کرنے کے بعد یہ سب کچھ حلال ہے۔

جو کفارۂ ظہار ادا کرنے کی طاقت نہ رکھے

اگر کوئی ظہار کرنے والا کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھے۔ یعنی نہ بردہ آزاد کرنے کی طاقت رکھے، نہ دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہو اور نہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کے کفارے کا کیا بنے گا۔ اس حدیث میں اس کا جواب موجود ہے۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سلمان بن صخر نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر اپنی ماں کی پیٹھ کی مانند حرام ٹھہرایا، یہاں تک رمضان گزر جائے (یعنی رمضان بھر کے لئے ظہار کیا) ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ سلمان نے بیوی سے جماع کر لیا۔ پھر سلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سارا حال کہہ سنایا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ایک بردہ آزاد کر۔ اس نے کہا، مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دو ماہ کے پے در پے روزے رکھ۔ اس نے عرض کیا کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ (کثرتِ شہوت کے باعث دو ماہ رُک نہیں سکتا۔) پھر آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ بولا۔ حضورؐ! مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی کو فرمایا۔ یہ کھجوروں کا ٹوکرا ہے۔ یہ سلمان کو دے دو تاکہ ساٹھ مسکینوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا دے۔ اور ٹوکرے میں پندرہ صاع کھجوریں آتی ہیں" (ترمذی شریف)
اس سے معلوم ہوا کہ اگر ظہار کرنے والے کے پاس کفارہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو امیر اس کو مسلمانوں کے صدقات سے دے کر کفارہ ادا کرا دے۔

مسئلہ عدت

حیض والی مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ (پ۲ ع۱۲)

"اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین حیض"

تین حیض گزرنے کے بعد وہ حلال ہو جائے گی۔

بیوہ عورت کی عدت

بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ قرآن میں ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۝ (پ۲ ع۱۴)

"جو لوگ مر جائیں تم میں سے اور چھوڑ جائیں بیبیاں انتظار کریں (وہ بیوہ عورتیں) ساتھ جانوں اپنی کے چار ماہ اور دس دن"

بیوہ عورت چار ماہ دس دن عدت کے گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاملہ عورت کی عدّت

حاملہ طلاق والی کی عدّت وضع حمل تک ہے۔ قرآن میں ہے۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۝ (پ۲۸ ع۱۷)

اور حمل والی عورتیں ان کی عدت یہ ہے کہ جن دیویں پیٹ کا بچہ۔"

یعنی حمل والی عورت کی عدّت وضع حمل تک ہے۔

حیض سے نا امید عورتوں کی عدّت

اور جس کو حیض نہ آتا ہو جیسے نابالغ لڑکی، یا ایسی بوڑھی عورت جسے حیض آنا بند ہوگیا ہو، یا وہ عورت جسے بیماری کے باعث حیض آنا بند ہو چکا ہو، ان کی عِدّت صرف تین ماہ ہے قرآن مجید میں ہے۔

وَالّٰٓئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ يَحِضْنَ ۝ (پ۲۸ ع۱۷)

اور جو عورتیں نا امید ہوگئی ہیں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تم کو شبہ رہ گیا تو ان کی عِدّت تین ماہ ہے۔ اور ایسے ہی جن کو حیض نہیں آیا۔"

عورتوں کا قبروں پر جانا

ازبسکہ عورتوں کا قبروں پر جانا باعث گناہ ہے بلکہ ان زائرات پر لعنت آئی ہے اس لئے ہم اس مسئلہ کو مزید وضاحت سے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں بہنیں توجہ سے سنیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ ط (مشکوٰۃ شریف)

لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر سجدہ کرنے والوں پر اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سب عورتوں کے لئے ہے۔ عام جاہل عورتوں، پڑھی لکھی بیگمات اور سکولوں کی استانیوں، ہیڈ مسٹریسوں، کالج کی پروفیسروں اور پرنسپلوں سب کے لئے ایک جیسا ہے۔ قبروں کے عرسوں پر بے شمار عورتیں جاتی ہیں۔ عام بے علم عورتوں کے علاوہ پڑھی لکھی اچھی خاصی تعلیم یافتہ خواتین بھی بزرگوں کی قبروں پر حاضری دیتی ہیں۔ یہاں صرف مسئلہ عورتوں کا قبروں کی زیارت کا بیان ہو رہا ہے۔ قبروں پر نذریں نیازیں دینے، اور صاحب قبر سے مرادیں مانگنے اور حاجتیں چاہنے، قبروں کو چومنے چاٹنے اور دھو دھو کر پینے کی بات نہیں ہو رہی ہے کہ یہ کام تو شرک اور اکبر کبائر ہیں۔ صرف قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ سب عورتوں کو قبروں پر جانے سے لرز جانا چاہیئے کہ وہ اس کام پر خواجہ بدر و حنین صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ملعون ہیں۔ خواہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جائیں یا عام قبرستان میں جائیں۔ عزیزوں کی قبروں پر جائیں وہ سخت گنہگار ہوتی ہیں اور ان پر پھٹکار آتی ہے۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی طرف سے یہ نہیں کہہ رہے ہیں، اس رسولِ برحق صلی اللہ علیہ و سلم کا حکم سُنا رہے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ۲۸ ع۴)

اور جو دے تم کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پس لے لو اس کو اور جو کچھ کہ منع کرے تم کو اس سے پس باز رہو۔ اور (خلافِ رسولؐ کرنے سے) ڈرو اللہ سے۔ بے شک اللہ (مخالفِ رسولؐ کو) سخت عذاب کرنے والا ہے"۔

پس سوچ لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام دیں ان کو سر آنکھوں پر رکھیں اور عمل میں لائیں اور جس بات سے آپؐ منع کریں اس سے رُک ہی جائیں۔ باز رہیں اور اس بات میں اللہ سے ڈریں۔ یعنی خلافِ رسولؐ کرنے سے اللہ سے ڈریں۔ کہ اللہ، رسولؐ کے خلاف کرنے والے کو سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اس معاملے میں ان عالموں، پیروں، گدی نشینوں، سجادہ نشینوں مجاوروں اور قبروں کا کاروبار کرنے والوں اور محکمہ اوقاف کو بھی اللہ سے ڈرنا چاہیئے جو قبروں کے عرسوں پر اعلانوں، اشتہاروں کے ذریعے لوگوں کو بلاتے ہیں۔ اور ان میں بے شمار عورتیں بھی آتی ہیں اور اس طرح قبروں پر عورتوں کا بھی ہجوم ہوتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی بازپرس سے لرز جانا چاہیے۔ اور ویسے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر میلے لگانے سے منع فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ عِیْدًا۔ اے اللہ میری قبر پر میلہ نہ لگے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں پر میلے لگانے اور نذروں، نیازوں اور چڑھاووں کے ذریعہ مال اکٹھا کرنا اور بھی مذموم ہے۔ قوم کے مسلمہ شاعر علامہ اقبالؒ بھی سخت نالاں ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

ہو نکو نام جو قبروں کی زیارت کرکے
کیا نہ بیچوگے جو مل جائیں صنم پتھر کے

عرب جہاں سے اسلام نکلا، وہاں کہیں بھی قبروں کا کاروبار نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ۔ تمام سعودی عرب اور باقی سب عرب ریاستوں میں نہ کوئی پختہ قبر ہے، نہ وہاں عرس اور میلے لگتے ہیں۔ نہ مردوں اور عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ نہ وہاں کسی قبر پر نذریں ہیں نہ نیازیں ہیں۔ نہ طواف ہیں نہ اُچھاڑ اور چادریں چڑھائی جاتی ہیں نہ اُن کو عرق گلاب سے دھویا جاتا ہے۔ نہ اُن سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ جنت البقیع جہاں دس ہزار صحابہؓ مدفون ہیں، کوئی پختہ قبر نہیں ہے، نہ عرس ہیں نہ میلے ہیں۔ اور ان سب پر سنت اور حدیث کا نور برس رہا ہے اور سب سے بڑھ کر غور کرنے کی یہ بات ہے کہ جناب سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، سیدالکونین، سید الثقلین، اکرم الاولین، اکرم الآخرین، سید ولد آدم، حبیبِ خدا، اشرفِ انبیاء، شافعِ روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر پر نہ عرس ہے نہ میلہ ہے نہ نذریں چڑھتی ہیں نہ نیازیں، نہ بکرے نہ چھترے نہ دیگیں نہ چادریں چڑھتی ہیں۔ نہ اسے پانی یا عرق گلاب سے دھویا جاتا ہے۔ نہ قبرِ پاک کا طواف ہوتا ہے۔ نہ ان سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ غرض ان قبروں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ ہوتا ہے وہاں نہیں ہوتا۔ کیا ہمارے ہاں کی قبریں، قبرِ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درجے والی ہیں؟
در اصل بات یہ ہے کہ ہم نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان کا لیبل لگا لیا اور کام اسلام کے خلاف کر رہے ہیں۔ محکمۂ اوقاف اور دوسرے قبوری علماء و مشائخ کے پاس کیا جواب ہے؟ کس آیت، حدیث کی دلیل یا فقہ حنفی کے فتوے کی رو سے آپ یہ کام کرتے ہیں ؎

ہاتھ کے خون کو تم رنگِ حنا کہتے ہو
یہ جو دامن پہ ہیں دھبے انہیں کیا کہتے ہو

عورتوں کا قبروں پر جانا۔ اس موضوع کے ساتھ اور بھی ضروری باتیں بیان کر دی گئی ہیں تاکہ نصیحت حاصل ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیج کر دو اور لعنت والے کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ قبروں پر سجدہ کرنے والوں پر لعنت ہے۔ قبروں کو مسجدیں یعنی سجدہ گاہیں اور عبادت گاہیں بنانا موجبِ لعنت ہے۔ پس نہ تو قبروں میں مسجد بنالیں، نہ قبروں پر سجدہ کریں۔ نہ اور کوئی عبادت کا کام کریں۔ مثل طواف، رکوع، سجدہ، نذر نیاز، چڑھاوا۔ نہ اہلِ قبور سے حاجتیں مانگیں کہ یہ عبادت کے کام ہیں۔

تیسری چیز موجبِ لعنت، قبروں پر چراغ جلانا ہے۔ محکمۂ اوقاف کی طرف سے عرسوں کا اہتمام ہوتا ہے اور قبروں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چراغاں ہوتا ہے۔ دیئے، موم بتیاں، ٹیوبیں، بلب، اگربتیاں جلاتے اور سلگاتے ہیں۔ ڈر نہیں آتا ان لوگوں کو، کہ جس کام پر حضورؐ لعنت بھیج رہے ہیں یہ لوگ اس کام کو بڑے اہتمام اور زور و شور سے کر رہے ہیں۔ عورتیں قبروں کی زینت اور چراغاں دیکھ کر بڑی عقیدت سے آتی ہیں۔ آپ ہی بتائیں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کا نام اسلام ہے جو آپ مسلمان مردوں اور عورتوں کی ہڈیوں میں رچا بسا رہے ہیں۔ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر محترم ہی بتائیں کہ آٹھ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے آپ اسلام کو ملک میں نافذ کرنے کی کوشش (ناکام) کر رہے ہیں۔ کیا یہ ننگِ اسلام، گھریلو اسلام، آسمان سے نازل شدہ اسلام کا حصہ ہے؟ اور اس قبوری اسلام کے آپ عملاً ممد و معاون ہیں ؎

قریب ہے یار روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

قبرستان جنت البقیع میں عورتوں کا داخلہ بند ہے

اللہ سعودی حکومت کو تا نور نیترین قائم رکھے کہ اس نے حدیثِ خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں عورتوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ قبرستان کے صدر دروازے پر پولیس کا پہرہ ہے۔ مرد اندر جاتے ہیں اور عورتیں نہیں جاتیں۔ گویا عورتوں کا داخلہ بند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں قبروں کی زیارت کی اجازت نہیں ہے۔ کیوں ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ اللہ سعودی حکومت کو تر و تازہ رکھے۔ کہ حدیث پر عمل کرتی اور کراتی ہے۔ عورتوں کو لعنت سے بچاتی ہے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتوےٰ

ایک شخص مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے پوچھتا ہے۔ عرض کرتا ہے۔

حضور! اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں ؟

آپ ارشاد فرماتے ہیں :۔

یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے، جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک وہ واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں (ملفوظات۔ حصہ دوم۔ صہ ۱۴۳)

(مطبوعہ: گلزار عالم پریس لاہور۔ ناشر: نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب۔ لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ: بریلوی علماء اور مشائخ اور بریلوی احباب اور محکمہ اوقاف اور صدر محترم کو مولانا احمد رضا خان صاحب کے اس فتوے پر عمل کرنا چاہیئے۔ اہلِ حدیث ــــ حدیثِ پاک کی رو سے منع کریں تو ان پر وہابیت کی پھبتی کس دی جاتی ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب تو وہابی نہیں ہیں۔ ان کی ہی مان کر عورتوں کو میلوں، عرسوں اور قبروں پر جانے سے روکیں۔ بلکہ سعودی حکومت سے سبق سیکھ کر حکومت حکماً منع کرے۔ مزاروں پر پولیس کا پہرہ بٹھائے۔

عورتوں کا اہلِ قبور سے مرادیں مانگنا

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ زیارت کے علاوہ اگر عورتیں ولیوں، بزرگوں یا شہیدوں کی قبروں پر حاضر ہوکر ان کو پکاریں، ان سے مرادیں مانگیں، دکھوں، دردوں، کربوں، مصیبتوں، غموں سے رہائی پانے کے لئے عرضیں کریں۔ ایسا کرنے سے وہ بے شک مشرک ہو جائیں گی۔ کیونکہ فوق الاسباب طور پر دکھوں، مصیبتوں اور کربوں کا دور کرنا صرف اللہ ہی کے بس میں ہے، کسی غیر اللہ کے بس میں نہیں ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ط (پ ۸ ع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو (اے پیغمبرؐ!) کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔"

جب اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرما رہا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو تو بھی دور نہیں کر سکتا، صرف اللہ ہی دور کر سکتا ہے۔ فرمائیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کون قبر والا بزرگ بڑا ہے جو آپ کی تکلیف اور مصیبت دور کرے گا۔ یہ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے اور دیکھئے کہ کون ہستی خطاب فرما رہی ہے اور مخاطب کون ذات ہے؟ ایک اور ارشادِ خداوندی ہے:۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝

(پ ۲۹ ع ۱۲)

کہہ (اے پیغمبرؐ) میں تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا۔"

سوچئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو آپ سے بڑا اور کون بزرگ ہے جو آپ سے مصائب اور نوائب دور کر سکتا ہے، یا بھلائی اور خیر کے دروازے کھول سکتا ہے۔

اہلِ قبور تو آپ کے پکارنے سے بے خبر ہیں

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ۲۶ ع۱)

اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ تعالےٰ کے سوا ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک اس کو جواب نہ دے گا اور وہ تو ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔"

اللہ کا ارشاد سن لیا آپ نے۔ کہ تم جن کو بھی سوائے اللہ تعالےٰ کے پکارتے ہو (من دون اللہ میں سب غیر اللہ آگئے)۔ فوت شدہ ساری آدم کی اولاد آگئی۔ قبروں والے تمام اولیاء اللہ اور شہداء آگئے۔ ان کو تمام مصائب و حوائج میں پکارتے ہو۔ یہ تو قیامت تک تم کو جواب نہ دیں گے۔ اور جواب کیا دیں؟ وہ تو تمہاری پکاروں سے بے خبر ہیں۔ عورتو! اور مردو! سوچو! غور کرو۔ اللہ فرما رہا ہے کہ وہ لوگ تو تم کو قیامت تک جواب نہ دیں گے اور وہ سب تمہاری پکاروں سے بے خبر اور غافل ہیں۔

حاجت روائی میں بے اختیار ہیں

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ (پ۲۲ ع۱۴)

اور اللہ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے۔"

اللہ کے ارشاد کو کان لگا کر سنو! ارشاد ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کو تم اللہ کے سوا (مصیبتوں وغیرہ میں پکارتے ہو) وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے پھر وہ تمہاری مصیبتیں کیسے دور کریں گے؟

قبروں والے سنتے نہیں ہیں

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ (پ۲۲ع۱۵)

اور تم (اے پیغمبرؐ) اُن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔"

جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا اپنے پیغمبرؐ کو۔ کہ تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔ معلوم ہوا قبروں والے سنتے نہیں ہیں۔ پھر ولیوں اور بزرگوں کی قبروں پر میلے لگانے اور ان کو پکارنا بے سود ہوا۔ کیونکہ وہ بقول قرآن سنتے ہی نہیں ہیں۔

یہ سب باتیں ہم نے عورتوں کی خیرخواہی کے لیئے لکھی ہیں۔ کیونکہ عورتیں کثرت کے ساتھ بزرگوں کی قبروں پر جاتی ہیں اور ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگتی ہیں۔ نذریں مانتی اور چڑھاوے چڑھاتی ہیں اور نہ صرف جاہل اور اَن پڑھ عورتیں یہ کام کرتی ہیں بلکہ پڑھی لکھی بیگمات اور خواتین بھی بزرگوں کی قبروں پر حاضری دیتی ہیں اور مشکل کشائیاں چاہتی ہیں۔

خواتین سے گزارش

عورتوں کے لیئے اسلام کا یہی حکم ہے کہ وہ عقیدہ توحید کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں۔ اس کے رسولِ برحق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔ توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے فرائض کی پابندی کریں۔ قرآن کی تلاوت کرتی رہیں۔ ترجمہ ضرور ضرور جانیں کہ بغیر ترجمہ جانے قرآن پر عمل نہیں ہو سکتا۔ ہو سکے تو تہجد بھی پڑھا کریں۔ نماز اشراق کی سعادت بھی حاصل کیا کریں۔ اخلاقِ فاضلہ ہڈیوں میں رچائیں اور بسائیں۔ شرم و حیا کا پیکر بنی رہیں۔ فواحش سے کنارہ کش رہیں۔ خاوند کی فرماں برداری کریں۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کریں۔ بھوکوں کو کھلاتی اور ننگوں کو پہناتی رہیں۔ غریبوں کا خیال رکھا کریں۔ سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آیا کریں۔ حسد، بغض، کینہ سے سینہ پاک رکھیں۔ نوحہ اور بین سے اجتناب کریں۔ انفاق فی سبیل اللہ کی عادت ڈالیں چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کریں۔ شرک اور بدعت دوزخ کے الاؤ ہیں، تازیست ان سے کنارہ کش رہیں۔ پاک دامنی اور پرہیزگاری کو ایمان کی جان جانیں۔ صورت کے ساتھ سیرت کو بھی اُجلا رکھیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت کے نور میں گام فرسا رکھے۔ آمین!

بی بی فاطمہؓ کا معجزہ

عورتوں میں یہ شرکیہ بیماری وباء کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔ جیسے بی بی فاطمہ رض کا معجزہ پڑھانا کہا جاتا ہے۔ چند صفحات کا ایک پمفلٹ ہے جس کے پہلے صفحہ پر بی بی فاطمہ رض کا معجزہ لکھا ہوا ہے۔ اندر ایک جھوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑی ہوئی کہانی کچھ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ایک سنار اچھا خاصا کھاتا پیتا مالدار آدمی تھا۔ اس کو بی بی فاطمہؓ کی نیاز کے لڈو دیئے گئے۔ اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس انکار کی وجہ سے اس پر سخت مصیبت اور تباہی آگئی۔ وہ بھوکا ننگا اور کنگال ہو گیا۔ اس کے بیوی اور بچے بھوکوں مرنے لگے۔ بہت عرصہ اس کا یہی حال رہا۔ آخر وہ سفر میں چلا گیا کہ کہیں روزگار مل جائے۔ لیکن کوئی روزگار نہ ملا۔ بڑا ذلیل و خوار ہوا۔ ایک روز بیٹھا رو رہا تھا کہ ایک برقعہ پوش عورت آئی (یہ حضرت بی بی فاطمہؓ تھیں) اس نے پوچھا۔ کیوں رو رہا ہے۔ وہ بولا۔ میں نے بی بی فاطمہؓ کی نیاز کے لڈو نہیں لیے تھے۔ اس لئے یہ تباہی اور مصیبت آئی ہے۔ برقعہ پوش عورت نے کہا۔ جاؤ بی بی فاطمہؓ کی نیاز دلاؤ اور لڈو بانٹو۔ اس شخص نے بی بی فاطمہؓ کی نیاز دلائی اور لڈو بانٹے۔ بس پھر اس کی کایا پلٹ گئی۔ مال کی ریل پیل ہو گئی اور عیش و آرام کی زندگی گزارنے لگا۔

جاہل عورتوں کو اتنا پتہ نہیں

ان جاہل عورتوں کو اتنا پتہ نہیں کہ معجزہ خدا کے نبی کا ہوتا ہے امتی کا نہیں ہوتا۔ اس جھوٹی کہانی کو بی بی فاطمہؓ کا معجزہ کہنا ان عورتوں کی نادانی اور جہالت کا ثبوت ہے۔ ان عورتوں کو پوچھو۔ کسی امتی مرد کا معجزہ نہیں ہوتا تو عورت کا معجزہ کیسے ہوا۔

ایک عورت کہتی ہے کہ فلاں روز میں بی بی فاطمہؓ کا معجزہ پڑھاؤں گی۔ سب بہنیں میرے گھر آنا۔ وقت مقررہ پر سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتیں اس دعوت دینے والی عورت کے گھر جمع ہو جاتی ہیں اور ایک عورت وہ معجزہ پڑھ کر سناتی ہے اور یقین کرتی ہے کہ اب میرے گھر مال و دولت کی ریل پیل ہو جائے گی۔ مصیبتیں اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ پھر گھر آنے والی عورتوں کو وہ عورت چائے پلاتی ہے، یا کھانا کھلاتی ہے۔ پھر کوئی اور عورت کہتی ہے کہ فلاں تاریخ کو میرے گھر آنا۔ میں معجزہ پڑھاؤں گی۔ پس اس طرح یہ معجزہ پڑھانے کا چکر چلتا رہتا ہے۔ یہ وبا زوروں پر ہے۔

بی بی فاطمہؓ بلائیں اور مصیبتیں ٹالتی ہیں

غریبی، بھوک، ننگ اور مصیبتیں ٹلوانے کے لئے جو عورتیں معجزہ پڑھواتی ہیں انہیں اللہ سے ڈر کر سوچنا چاہیئے کہ حضرت بی بی فاطمہؓ ان کی مصیبتیں کیسے دور کر سکتی ہیں جن کے خاوند حضرت علیؓ مسجد میں نماز کے لئے گئے۔ مصلے پر کھڑے ہوئے تو ایک ظالم بدبخت شخص نے انہیں چھرا گھونپ کر شہید کر دیا۔ "حاجت روا یا علی" نہ خود کو بچا سکے اور نہ جانا کہ قاتل مسجد کے اندر چھپا ہوا ہے اور نہ بی بی فاطمہؓ نے معجزہ دکھا کر اپنے پیارے، خاوند کو بچایا۔ پھر اے عورتو! تم کس دلیل سے کہتی ہو کہ بی بی فاطمہؓ کا (جھوٹی کہانی سے سجایا ہوا) معجزہ تمہاری مصیبتیں اور بلائیں ٹالتا ہے۔ اللہ سے ڈر جاؤ۔ اس شرک سے باز آ جاؤ۔ حضرت بی بی فاطمہؓ کی ذات کو اپنی شرکیہ مجلس میں لا کر ان کی شان کے منافی کام نہ کرو۔ ان کی عملی زندگی کو اپناؤ۔ ان کی سیرت مقدس کے سانچے میں اپنی زندگیاں ڈھالو۔ ان کا یہ شعر گوش ہوش سے سنو۔ آپ فرماتی ہیں ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُبَّتْ عَلَيْنَا مَصَائِبٌ لَوْ أَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ہم پر وہ مصیبتیں آئی ہیں اگر وہ مصیبتیں دنوں پر آتیں تو وہ راتیں بن جاتیں ۔یعنی مصیبتوں کی وجہ سے دن اپنا نور کھو بیٹھتے اور راتیں بن جاتے۔"

اَب آپ بتائیں کہ حضرت فاطمہؓ تو اپنی مصیبتوں کی سختی اور شدت کس انداز میں بیان فرماتی ہیں ،تمہاری مصیبتیں کیونکر ٹال سکتی ہیں ۔ اس شرکیہ عقیدے سے توبہ کرو ۔ پڑھی لکھی اسکولوں اور کالجوں کی طالبات کا اس مجلس میں شریک ہونا ان کے علم کے لئے باعثِ عار اور ننگ ہے۔

اور سنو ، کربلا کا واقعہ تو آپ سب کو یاد ہی ہے ۔ حضرت حسینؓ حضرت فاطمہؓ ہی کے بیٹے تھے ۔کس بے دردی کے ساتھ آپ کو شہید کیا گیا ۔ شہادت کے بعد سر مبارک ہی تن سے جدا نہ کیا گیا بلکہ ظالموں نے ان کی نعش پر گھوڑے دوڑائے ۔ بی بی فاطمہؓ اپنے بیٹے کی مدد کے لئے کربلا نہ آئیں ۔ ان کی ساری آل اولاد میدانِ کربلا میں چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں تک پانی کے ایک ایک گھونٹ کو ترستے چل بسے ۔ بی بی فاطمہؓ وہاں نہ آئیں ، ہمارے پاس معجزے دکھانے آتی ہیں اور مصیبتیں ٹالتی ہیں ۔

بی بی فاطمہؓ کے ابا جان

اَب حضرت فاطمہؓ کے ابا جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک قرآنی آیت سنو !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ (پ ۶ ع)

(ترجمہ) اور (اے پیغمبرؐ!) اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔

ضمیر اور ایمان سے پوچھو کہ جب سرورِ کائنات، دونوں جہانوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی شان کا نہ خدا نے بنایا نہ بنائے گا، اپنی ذات پر آئی ہوئی مصیبت خود نہیں ٹال سکتے تو کیا بی بی فاطمہؓ یا امت کا کوئی ولی بلائیں اور مصیبتیں ٹال سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! ؎

سکونِ دل سے سامانِ کشودِ کار پیدا کر
عُقدہ خاطرِ گرداب کا آبِ رواں تک ہے

سکولوں کالجوں میں میلاد پڑھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ ۱۲ ربیع الاول مشہور ہوگئی ہے۔ البتہ ۹ ربیع الاول زیادہ صحیح مانی گئی ہے۔ لیکن تاریخ وفات میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ سب ۱۲ ربیع الاول پر متفق ہیں۔ یاد رہے کہ حضورؐ انور کی وفات کے صدمہ سے بڑھ کر کسی کی وفات کا صدمہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت حسینؓ کی وفات (شہادت) کا تو ہر سال ماتم بپا ہوتا ہے بلکہ غلو کرتے ہوئے لوگ محرم کے مہینہ میں بیاہ شادی تک نہیں کرتے لیکن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے جس کی وفات پر آپ خوشیاں مناتے ہیں، پہاڑیاں بناتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے بازار سجاتے اور جلوس نکالتے ہیں۔ آپ کی وفات کے روز آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشیاں کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

مدت سے اس روز کا نام بارہ وفات سنتے آئے ہیں۔ چندہ مانگتے وقت لڑکے گلی کوچوں اور بازاروں میں کہتے ہیں بارہ وفات کا چندہ دو۔ پھر آپ نے بارہ وفات کے روز کو خوشیوں مسرتوں کی جگہ دے دی ہے۔ ۱۰ محرم کو آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ ماتمِ حسینؓ میں اپنے جسم پر چھریاں مارتے اور لہولہان ہوتے ہیں۔ (اگرچہ یہ غلو ہے) اگر آپ دسویں محرم کو بھنگڑا ڈالیں۔ سستی پنّوں کا بہروپ بھر کر اونٹوں پر ناچیں، بازار سجائیں اور خوشی کا اظہار کریں تو آپ کو لوگ کس نظر سے دیکھیں گے اور آپ کے اس فعل کو کیا کہیں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ۱۲ ر وفات کو آپ کی خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی۔ افسوس! قوم کو اور مولویوں کو اور حکومت کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کچھ سوچ سے کام نہیں لیتے بلکہ حکومت تو لوگوں کو خوشیاں منانے اور جلوس نکالنے اور بازاروں کو سجانے کی ترغیب دیتی ہے ؎

وائے ناکامی، متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اسکولوں اور کالجوں میں استانیاں میلاد کی محفلیں جماتی ہیں۔ نعتیں پڑھاتی اور پھر کھڑے ہو کر سلام پڑھتی ہیں۔ ان پڑھی لکھی خواتین کو اللہ سے ڈر کر سوچنا چاہیئے کہ یہ میلاد پڑھانا اور اسے کارِ ثواب جاننا آپ نے کس دلیل سے شروع کر رکھا ہے۔ آج سے چالیس پچاس سال پہلے آپ کے اس کارِ ثواب کو [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ کیا پہلے نیک لوگ صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین، اس ثواب سے محروم رہ گئے۔ اور یہ نیک لوگ میلاد نہ پڑھا کر محبتِ رسولؐ کی سعادت حاصل نہ کر سکے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام (ثواب کا کام) نکالا وہ مردود ہے۔" (بخاری)

پس آپ اس نئے کام سے رک جائیں اور دین کو اسی شکل میں رہنے دیں جس شکل میں حضورؐ چھوڑ گئے ہیں۔ کسی امتی کو دین میں کمی بیشی کا اختیار نہیں ہے۔ آپ سب کو سنت کے کاموں کو اپنانا چاہیئے کہ اس میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ ؎

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی سنت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

کونڈے بھرنا

رجب کے مہینے میں عورتیں امام جعفر صادق کے نام کے کونڈے بھرتی ہیں۔ بڑے قیمتی اجزاء سے کھیر تیار کر کے مٹی کی پیالیوں میں ڈال کر خاص تاریخ کو عورتوں کو بلا کر کھلاتی ہیں اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق کی توجہ سے ان کا سارا سال خوشحال گزرے گا اور وہ بلاؤں مصیبتوں سے محفوظ رہیں گی۔ یہ بھی مشرکیہ عقیدہ ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ خداوندی ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ۲۶ ع)

ترجمہ: اور کون بڑا گمراہ ہے اس شخص سے جو ایسوں کو پکارتا ہے اللہ کے سوا جو قیامت تک اس کو جواب نہ دیں گے۔ اور وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں"

اب آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ قیامت تک جواب نہ دیں گے اور تمہاری پکار سے بے خبر ہیں۔ پھر تم کس عقیدے سے سمجھتی ہو کہ حضرت امام جعفر صادق ہمارے کونڈوں کی نیاز لے کر ہمارا خیال رکھیں گے یہ بھی شرکیہ عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرو اور تکلیفوں مصیبتوں میں صرف اللہ ہی کو پکارو کہ اس نے فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

پکارو مجھ کو قبول کروں گا واسطے تمہارے"

قضاعمری نماز بدعت ہے

اکثر عورتیں عمر بھر کی قضا نمازیں یوں ادا کرتی ہیں کہ رمضان شریف کے آخری جمعہ کو پانچوں نمازیں پڑھتی ہیں اور کہتی ہیں کہ عمر کی قضا نمازیں ادا ہوگئی ہیں۔ اس بُرے عقیدے سے توبہ کرو دین مکمل ہوچکا ہوُا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی قضا عمری کی نماز نہیں بتائی، خود دین میں مداخلت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذابِ قبر کے دو نفل

بعض عورتیں دو نفل روز پڑھتی ہیں عذابِ قبر کے ۔ تاکہ عذابِ قبر سے نجات ہو۔ یہ عورتیں بڑی بے ادب اور جاہل ہیں۔

بہنو! سنو! کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ اس مکمل دین کے اندر حضورؐ نے کوئی ایسے نفل نہیں بتائے۔ پھر از خود عورتوں کو کہاں سے وحی ہوئی ہے کہ دو نفل عذابِ قبر کے پڑھو۔ بہنو سنو! عذابِ قبر پانچ نمازوں سے ٹلے گا۔ تہجّد سے ، نمازِ اشراق سے ٹلے گا۔ تلاوتِ قرآن سے ٹلے گا۔ رمضان کے روزوں سے ، حج زکوٰۃ کی ادائیگی سے ٹلے گا۔ اتّباعِ رسولؐ سے ٹلے گا۔ ڈر جاؤ خدا سے ، خود مسئلے نہ گھڑو دین کے اندر۔ شریعت سازی سراسر عذاب ہے ہر کام سنت کی سند سے کرو۔

راہ داری کے اڑھائی سپارے

میّت کے لئے عورتیں اڑھائی سپارے پڑھتی ہیں۔ کئی عورتیں سمجھتی ہیں کہ راہ داری کے اڑھائی سپارے پڑھنے سے گھر سے لے کر قبر تک میّت کو عذاب نہیں ہوگا۔ یہ بھی عورتوں نے خود مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میّت کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔ ان پر وحی آتی ہے۔ حضورؐ نے نہیں فرمایا کہ راہ داری کے اڑھائی سپارے پڑھو۔ یہ عورتیں اس بدعت کے جاری کرنے پر پوچھی جائیں گی کہ تم نے کس دلیل سے راہ داری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اڑھائی سپارے پڑھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش قدمی کر کے گنہگار ہوتی ہیں۔

میّت پر نعت خوانی

جس گھر میں میت ہوتی ہے وہاں عورتیں جمع ہو کر نعت خوانی کرتی ہیں اور پھر کئی قسم کے چندے جمع کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نعت خوانی کرنے کا ارشاد فرمایا ہے نہ کچھ اور پڑھنے پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ ان عورتوں کو ایسے نیک کام جاری کرنے سے ڈرنا چاہیئے۔

گھروں میں سپارے تقسیم کرنا

میّت کی رسم قل کرنے کے لئے گھروں میں سپارے تقسیم کئے جاتے ہیں کہ یہ پڑھ دو۔ پھر تیسرے دن یہ سپارے اکٹھا کرتی ہیں۔ اور بہنیں سپاروں کا ثواب رسم قل پر میت کو پہنچاتی ہیں۔ اوّل تو رسم قل اسلام کے اندر ہے ہی نہیں۔ نہ قرآن میں، نہ حدیث میں، نہ فقہ میں۔ پھر سپارے تقسیم کر کے پڑھوانا۔ یہ کس کا حکم ہے۔ یاد رکھو۔ ثواب اس کام پر ملے گا جو خدا نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ ایسے فرضی ثواب کے طریقے وضع کرنا دین میں دخل اندازی ہے۔

معراج شریف کا روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج شریف ہوئی، معراج کا روزہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں دیا۔ پھر تم عورتیں روزہ معراج کو کارِ ثواب بتانے والی کون ہو؟ یہ کام کرکے بجائے ثواب کے گناہ سمیٹو گی۔ حضورؐ کی بے شمار سنتیں موجود ہیں ان پہ عمل کرکے جنّت کی سند لو۔

عورتوں کا نماز تسبیح پڑھانا

آج کل ایک رواج چل رہا ہے کہ بہت سی عورتیں ایک مکان میں جمع ہو جاتی ہیں۔ عموماً جمعہ کے روز۔ پھر ایک عورت امام بن کر سب کو نماز تسبیح پڑھاتی ہے اور تسبیح کے کلمات اونچی آواز میں پڑھتی جاتی ہے اور باقی سب عورتیں بھی پڑھتی جاتی ہیں۔ اس طرح ۷۵ بار ایک رکعت میں یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے اور چاروں رکعتوں میں تین صد بار یہ تسبیح اونچی پڑھی جاتی ہے اور سب عورتیں بھی ساتھ ساتھ پڑھتی ہیں۔

اول تو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ (القرآن) (ترجمہ) اور جو دے تم کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پس پکڑ لو اس کو" اس سے معلوم ہوا کہ جو بات آپ فرمائیں یا کریں، امت کے لوگ وہی کریں۔ اپنی طرف سے کوئی طریقہ وضع نہ کریں۔ کیونکہ دین میں عبادات کے طریقے وضع کرنا صرف حضورؐ ہی کا منصب ہے۔ امت میں سے یہ منصب کسی کو حاصل نہیں۔ نہ امہات المومنینؓ میں سے کسی نے اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو اکٹھا کر کے نماز تسبیح پڑھائی نہ صحابیاتؓ میں سے کسی نے نماز تسبیح کی یہ وضع اختیار کی بلکہ فرداً فرداً سب گھر میں ہی پڑھتے تھے۔ ویسے بھی نافلہ عبادات سب کو اپنے اپنے گھر میں ہی ادا کرنی چاہئیں تاکہ برکت اور رحمت گھروں میں ہو۔ اگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں سے پوچھا کہ ہم نے تو اپنے رسولؐ کو تمہارے لئے نیکیوں کا نمونہ بنا کے بھیجا تھا، تمہیں آپؐ کے نمونہ پاک میں یہ طریقہ نماز تسبیح کا ایک گھر میں جمع ہو کر پڑھنا کہیں نظر نہیں آیا تو تم نے یہ طریقہ آپ کیوں وضع کر لیا ہے تو جواب نہ آنا آتش زیر پا کر دے گا۔ ہم کو معلوم ہے کہ جب ان عورتوں کو کہا جاتا ہے کہ نماز تسبیح اپنے اپنے گھروں میں پڑھو تو وہ سنی ان سنی کر دیتی ہیں اور ضد پر اُتر آتی ہیں۔ ان کو خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ سنت اور حدیث کی دلیل کے بغیر کوئی کام دین کا نہ کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو باطل نہ کر لو۔" یعنی اطاعتِ رسولؐ سے جو عمل ہٹ کر کیا جائے گا وہ عمل باطل اور برباد ہو گا۔

روشن ہے شمع علم خدا کے کلام میں
نورِ عمل ہے اسوۂ خیر الانام میں

حضورؐ کا ایک لازوال خُطبہ

عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ایک بلیغ (مؤثر) نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ! یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کسی رخصت کرنے والے کا ہوتا ہے (اس لئے) ہم کو (خاص) وصیّت کیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور (اپنے سردار کی) سننا اور ماننا۔ اگرچہ (سنانے والا) غلام حبشی ہی ہو۔ میرے بعد جو تم میں زندہ رہے گا وہ سخت اختلاف دیکھے گا (یعنی بندگانِ حرص و آز دین میں اختلاف پیدا کر دیں گے) اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا (یعنی اختلاف کے زمانے میں سنت پر عمل کرنا) اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رہنا۔ اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (کے جاری کرنے) سے بچتے رہنا۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اس خطبہ مبارک کا ایک ایک لفظ ہدایت کا دریا ہے جس سے ساری امت تا نور نیرّین سیراب ہوتی رہے گی۔ اگر کسی نے غور سے آپؐ کی اس نصیحت کو پڑھا اور نیت میں ہدایت کی طلب ہوئی تو وہ ضرور راہِ نجات پائے گا۔

آپؐ نے فرمایا کہ "میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا، وہ سخت اختلاف دیکھے گا"۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ آنیوالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں وہ دین جو میں چھوڑ چلا ہوں جو کتاب و سنت سے عبارت ہے ، اختلاف کی چنگاری پھوٹے گی اور لوگوں میں مذہبی جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں گے ۔ نئے نئے طریقے اور مسائل گھڑ لیئے جائیں گے۔ اور کتاب و سنت کے حریر سے رواجی مسئلوں کے ٹاٹ کا پیوند لگائیں گے. جو طریقے اور مسئلے حضورؐ کے چھوڑے ہوئے دین کامل میں نہیں ہیں لوگ انہیں رواج دے کر دینِ اسلام کا حصہ بنا دیں گے اور کہیں گے کہ یہ بھی کارِ ثواب ہیں۔ اس اختلاف کی بیماری کا علاج آپ نے یہ بتایا کہ " اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا . یعنی میری سنت کو لازم پکڑنا اور جو باتیں میری سنت کے خلاف ہوں یا میری سنت میں نہ پائی جائیں ، ان سے بچنا اور یہ بھی دیکھنا کہ یہ نئے نئے طریقے اور اختلاف کی باتیں کیا خلفائے راشدین کے دور میں بھی تھیں ؟ جب پتہ چلے کہ ان طریقوں اور مسلوں کا صحابہؓ کے دور میں بھی وجود نہ تھا تو انہیں بدعات سمجھ کر ان کے قریب نہ جائیں ۔ اب مسلمان بھائی اور بہنیں خدا را غور کرلیں کہ جو طریقے ، رواج اور رسمیں انہوں نے نکالی ہیں جن کا پتہ سنت اور صحابہؓ کے طریقے میں نہیں ملتا، ان کو فی الفور ترک کر دیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے ۔ آمین!

آپ حضورؐ کے اوپر والے لازوال خطبہ میں پڑھ چکی ہیں۔ ارشاد ہوا " اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (کے جاری کرنے) سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے "۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوُا کہ دین کے اندر نیا کام نیا طریقہ نیا مسئلہ بنانا یا جاری کرنا بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔ تو یہ گمراہ لوگوں کا کام ہے بدعتیوں کا شیوہ ہے کہ وہ حضورؐ کے کامل دین میں اپنی طرف سے نئے طریقے نئے مسئلے اور نئے ثواب کے کام گھڑ کر جاری کرتے ہیں اور لوگوں کو ثواب کا وعدہ دیتے ہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ کیا حضرت امام الانبیاء رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیک کام بتانا چھوڑ گئے ہیں۔ اگر چھوڑ گئے ہیں تو دین مکمل نہیں اور اگر سب کچھ بتا گئے ہیں (ضرور بتا گئے ہیں) تو دین مکمل ہے۔ پھر جو لوگ اپنی طرف سے دین میں نئے طریقے، نئے مسئلے جاری کرتے ہیں کیا وہ دین کو مکمل کرتے ہیں؟

عورتوں میں رواج ہے کہ کسی تقریب پر عورتوں کو گھر میں اکٹھا کر کے قرآن ختم کراتی ہیں پھر ان کو کھانا وغیرہ کھلاتی، ختم پڑھاتی اور دعا منگواتی ہیں۔ بے شک قرآن پڑھنا پڑھانا بہت بڑی عبادت ہے اور موجب رضائے الٰہی ہے لیکن یہ طریقہ عورتوں کو جمع کر کے قرآن ختم کرانا سنت سے ثابت نہیں ہے نہ حضورؐ کی پاک بیبیوں نے ایسا کیا نہ صحابہؓ یا صحابیاتؓ نے عورتوں کو جمع کر کے اس طرح قرآن ختم کرایا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہر روز گھر کے افراد قرآن پڑھا کریں اور دعا مانگا کریں۔ اگر کسی خوشی کے موقع پر قرآن ختم کرنا ہے تو گھر والے دو تین دن میں قرآن ختم کر کے خیر و برکت کی دعا مانگ لیں۔ اسی طرح بہت سی عورتیں گھر میں اکٹھی ہو کر آیت کریمہ سوا لاکھ بار پڑھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کھانا وغیرہ کھاتی ہیں اور اہلِ خانہ ان سے دعا کراتے ہیں۔ اسی طرح ۲۷ بار سورہ یٰسین ایک گھر میں عورتیں جمع ہوکر پڑھتی ہیں اور اہل خانہ ان سے دعا کراتے ہیں پھر چائے تر سے ان کی تواضع بھی کرتے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ ثواب اسی کام پر ملے گا جس پر سنت کی مہر ہوگی اور جو کام یا طریقہ حضورؐ نے نہ کیا نہ بتایا اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

سلام کرتے ہیں

حوروں کا تبسّم، فرشتوں کی پاک دامنی، طوبیٰ کا سایہ، سدرہ کی بہار، کوثر کی موجیں، تسنیم کی روانی، سورج کی کرنیں، چاند کی شعاعیں، ستاروں کی جھلملاہٹ، آسمان کی پہنائی، دریاؤں کی روانی، سرو جو کی بہار، پھولوں کی شادابی، گلوں کی مہک، کلیوں کا حسن، قوسِ قزح کی رنگینی

سلام کرتے ہیں ــــ اُس عورت کو

جو حجاب آشنا...... شرعی پردہ کے نور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لپٹی ہوئی، مینائے اسلام سے حیا، کی صبوحی پینے والی عفت و عصمت کے سندس میں ملبوس، سراپائے اخلاقِ فاضلہ، کتاب و سنت کے چشمہ کا آبِ حیات پینے والی، احکام خداوندی کی پابند اور خواجۂ بدر و حنین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جان چھڑکنے والی ہو۔

ے

گل ہے اگر بدن تو پسینہ گلاب ہے
صلِّ علیٰ وہ جسمِ رسالتمآب ہے

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ۔ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی ہستی ہے غافل میں فنا کا باب ہوں
چھیڑتے ہیں سازِ غم جس سے میں وہ مضراب ہوں
عافیت سے دُور رکھتی ہوں اذیت سے قریب
منتشر بادل کا سایہ ہوں پریشاں خواب ہوں

زندگی کیا لذّتِ عصیاں کی ناداں غور کر
برق رو دھارے پہ اِک تنکا ہے جو بہ جائے گا
دیکھتے ہی دیکھتے لذّت فنا ہو جائے گی
اور عذاب اس کا ہمیشہ کے لئے رہ جائے گا

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ بیت العتیق (رجسٹرڈ)
کتاب نمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مارچ ۱۹۸۵ء

کتاب و سنت کی روشنی میں

قرآن و حدیث کا نور پھیلانے والی

مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصنیف

کوئی مسلمان گھرانا

ان سرمایہ افتخار کتابوں سے خالی نہیں رہنا چاہیے

صلوٰۃ الرسول ﷺ	رحمت عالم ﷺ کی دعائیں
جمال مصطفیٰ ﷺ	انوار الزکاۃ
انوار التوحید	صد احادیث (رسول اکرم ﷺ کی)
ریاض الاخلاق	تجلیات رمضان
سید الکونین ﷺ	سرور دو عالم ﷺ کا پیغام آخریں
خطبہ رحمۃ للعالمین ﷺ	شان رب العالمین
ضرب حدیث	جماعت مصطفیٰ ﷺ (رضی اللہ عنہم)
اعجاز حدیث	ساقی کوثر
قرآنی شمعیں	نماز جنازہ
اصلاح معاشرہ	بستان الاربعین
مسلمان کا سفر آخرت	ارشادات (شیخ عبدالقادر جیلانی)
عالم عقبیٰ	مقام والدین
سبیل الرسول ﷺ	بیاض الاربعین
حزب الرسول ﷺ	قندیل حج
حج مسنون	نماز مقبول مع نورانی نماز

قیمت مکمل سیٹ — رعایتی صرف

ہمارے ہاں! قرآن پاک ہر قسم تفاسیر احادیث تراجم احادیث تواریخ، ادب، منطق، فلسفہ و مولوی فاضل کی کتابیں مناسبتاً ارزاں ملتی ہیں

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون ۳۲۱۸۶۵

گوجرانوالہ میں ملنے کا پتہ
مکتبہ نعمانیہ
اردو بازار گوجرانوالہ
فون ۴۲۱۵۱